

ماخذ قبل مطالعہ کتاب : تفہیم اعلیٰ طرہ میں

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|-----------|-----------|------|-----|----------|----------|------|-----|--------------|--------------|
| ۴۷ | ۲ | میشک | میشک | ۲۵ | ۳ | استغفار | استغفار | ۶۲ | ۱۵ | مجاہد | مجاہد |
| " | ۱۱ | پران | پران | ۲۸ | ۷ | حائز | حائز | ۶۸ | ۳۱ | اکثر | اکثر |
| ۱۲ | ۱۵ | جودہ | جودہ | " | ۱۲ | نخل | نخل | ۶۹ | ۱۸ | یجدو | یجدو |
| ۱۶ | ۳ | غر | غیر | " | ۱۳ | صورت | صورت | ۷۰ | ۸ | رنج | رنج |
| " | ۸ | انفاق | انفاق | ۲۹ | ۱۸ | عمرہ | عمرہ | ۷۳ | ۲۷ | دکان | دکان |
| " | ۱۲ | ذکرہ کوئی | ذکرہ کوئی | ۳۱ | ۲ | مذکور | مذکور | ۷۵ | ۱۹ | حوالہ | حوالہ |
| " | ۱۵ | ذو الجودہ | ذو الجودہ | ۳۲ | ۱۱ | بالمذکور | بالمذکور | ۷۶ | ۱۰ | توبہ | توبہ |
| ۱۸ | ۳ | ادمن | ادمن | " | " | جائزہ | جائزہ | " | ۱۳ | اور کفر | اور کفر |
| " | " | ہو | ہو | " | ۱۲ | البرازہ | البرازہ | ۹۲ | ۸ | تقدیر | تقدیر |
| " | ۱۱ | چاہیے | چاہیے | ۳۴ | ۱۲ | خزینہ | خزینہ | ۹۶ | ۱۲ | ہے | ہے |
| " | ۱۹ | سا | سا | " | ۱۸ | حرمتہ | حرمتہ | ۹۷ | ۱۸ | باجماع | باجماع |
| ۱۹ | ۷ | بکوز | بکوز | " | " | خیریتہ | خیریتہ | ۹۸ | ۱ | جرا | جرا |
| " | " | ذ | ذ | ۳۸ | ۱۲ | صورت | صورت | ۱۰۲ | ۹ | خود | خود |
| " | ۹ | بائیکہ | بائیکہ | ۴۱ | ۱۶ | تقصیر | تقصیر | ۱۰۵ | ۱۳ | معیہ | معیہ |
| ۲۱ | ۱۳ | صوم خوب | صوم خوب | ۴۲ | ۵ | مین | مین | ۱۰۶ | ۱۱ | دافع بھی | دافع بھی |
| ۲۲ | ۲۷ | الانسان | الانسان | ۴۸ | ۹ | عادیہ | عادیہ | ۱۰۹ | ۱۲ | بس | بس |
| " | " | صوم ما | صوم ما | ۵۵ | ۱۲ | ذکر | ذکر | ۱۱۰ | ۱۲ | بجلی | بجلی |
| " | " | صدقتہ | صدقتہ | ۵۶ | ۱۶ | قیمت | قیمت | ۱۱۱ | ۱۲ | شعین | شعین |
| " | ۱۳ | اغفرنی | اغفرنی | ۵۸ | ۳ | باطنی کا | باطنی کا | " | ۱۷ | شعبۃ الایمان | شعبۃ الایمان |
| " | ۱۲ | واجبہ | واجبہ | " | ۱۲ | شرعیہ | شرعیہ | ۱۱۲ | ۱۷ | بقایا بھی | بقایا بھی |
| " | ۱۹ | تشہید | تشہید | " | ۱۳ | اداسے | اداسے | " | " | ماکتبا | ماکتبا |
| ۲۳ | ۱۵ | ساحہ | ساحہ | ۶۰ | ۱ | ایک دلیا | ایک دلیا | ۱۱۷ | ۳ | مناوروا | مناوروا |

| صفحہ | سطر | فصل | صفحہ | سطر | فصل | صفحہ | سطر | فصل | صفحہ | سطر | فصل |
|------|-----|---------|---------|-----|-----|---------|-----|---------|------|-----|---------|
| ۱۱۳ | ۵ | اوراد | اوراد | ۱۳۱ | ۱۶ | اورشل | ۱۶ | اورشل | ۱۳۱ | ۱۶ | اوراد |
| ۱۱۵ | ۴ | جمعہ | جمعہ | ۱۳۵ | ۱ | ابن | ۱ | ابن | ۱۳۵ | ۱ | جمعہ |
| ۱۱۶ | ۱۶ | ادہ | ادہ | ۱۳۹ | ۹ | دو خیمہ | ۹ | دو خیمہ | ۱۳۹ | ۹ | ادہ |
| ۱۱۷ | ۶ | تکلیب | تکلیب | ۱۴۱ | ۱۵ | قاعدہ | ۱۵ | قاعدہ | ۱۴۱ | ۱۵ | تکلیب |
| ۱۱۸ | ۱۳ | شینا | شینا | ۱۴۲ | ۱۶ | اسانی | ۱۶ | اسانی | ۱۴۲ | ۱۶ | شینا |
| ۱۱۹ | ۶ | شینا | شینا | ۱۴۳ | ۱۶ | لیجاری | ۱۶ | لیجاری | ۱۴۳ | ۱۶ | شینا |
| ۱۲۵ | ۱۳ | النبیاء | النبیاء | ۱۴۴ | ۱۶ | لیصرت | ۱۶ | لیصرت | ۱۴۴ | ۱۶ | النبیاء |
| ۱۲۶ | ۴ | تفہید | تفہید | ۱۴۵ | ۱۶ | تغیضی | ۱۶ | تغیضی | ۱۴۵ | ۱۶ | تفہید |
| ۱۲۷ | ۵ | تفہید | تفہید | ۱۴۶ | ۱۶ | الشعیر | ۱۶ | الشعیر | ۱۴۶ | ۱۶ | تفہید |

فہرست مضامین نافعہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|--|------|--|
| ۸ | کتاب الکفر والعقائد واختصار الایات | ۱۸ | محمد بن عبد الوہاب اور اونکے مقتدیوں کے عقائد و مذہب اچھے ہونے میں | ۱۸ | کفر مولانا اسماعیل شہید کے کافر نہ کہنے میں |
| ۶۴ | حق تعالیٰ کو نہ کہہ کرے چوٹ بولنے پر کفر اور عدم کفر میں | ۶۴ | محمد بن عبد الوہاب کا مفصل حال معلوم نہ ہونے میں | ۶۵ | کفر مولانا اسماعیل شہید و مولانا محمد اسحاق رحمہما کے شیطان اور ملعون ہونے میں |
| ۱۰ | نصوح شیخ کے جواز و عدم جواز میں | ۱۰ | عدم تکفیر منصور اور اونکو قتل فروری ہونے میں | ۱۰ | مولانا اسماعیل شہید و مولانا محمد اسحاق رحمہما کے ولی اللہ کامل ہونے میں |
| ۴۹ | نصوح شیخ کے عدم جواز و شرک میں | ۴۹ | منصور کے ولی اللہ ہونے میں | ۱۲۲ | وجہ و فضائل مولانا اسماعیل شہید میں |
| ۱۰ | منصور شیخ میں صوفیہ کا غلو و ذبیہ شرک ہونے میں | ۱۰ | یزید کو کافر نہ کہنے میں | ۴۵ | تقویۃ الایمان کی سچی اور باغش وقت ایمان نہ ہونے میں |
| ۲۶ | نصوح شیخ کی منع و عدم نبوت قرآن میں | ۲۶ | یزید پر نبوت نہ کرنے میں | ۱۳۲ | تقویۃ الایمان کی سچی اور باغش وقت ایمان نہ ہونے میں |
| ۸۴ | نصوح شیخ میں | ۸۴ | یزید پر نبوت نہ کرنے میں | ۱۳۲ | تقویۃ الایمان کی سچی اور باغش وقت ایمان نہ ہونے میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|---|
| ۶۴ | تقویۃ الایمان کے جملہ مسائل صحیح ہونے میں | ۱۱۵ | ہفت مسئلہ میں امکان کلاب کے اقرار اور اولیٰ جہنم سے اصرار میں | ۱۱۵ | نذر غیر اللہ کے شرک و جوار و عدم جوار میں |
| ۱۱۶ | تقویۃ الایمان کے خلاف عقیدہ رکنے سے متبع اور فاسق ہونے میں | ۳۱ | ذلیفہ ششیاء اللہ کے منع اور موجہ شرک ہونے میں | ۸۳ | ہونے عالم رسول اللہ صلعم یعوب علیہ السلام قبل فحی قدیمہ عائشہ صدیقہ و زینہ یوسف کے کفر و عدم کفر میں |
| ۱۱۷ | افترار اہل بیت تقویۃ الایمان کے بعض مسائل سے مولانا محمد شہید کے توبہ کرنے میں | ۳۲ | ذلیفہ مذکورہ کے ترک میں | ۱۲۳ | اقصاف عام غیب بار اور اس کے راوی کا اطلاق موجہ شرک ہونے میں |
| ۵۱ | نفس شریعت میں رسول اللہ صلعم کا سادات ہونے میں معد توفیق جابریت تقویۃ الایمان | ۱۱۶ | افعال جہاں مثل توشہ گیا رہیں سجدہ طواف سمیہ اللہ ذلیفہ ششیاء وغیرہ شرک و موجہ شرک ہونے میں | ۹۳ | طلب عبادت اہل بیت شرک عدم شرک ہونے میں |
| ۱۱۸ | رسول اللہ صلعم کو بہائی کہنے کے ثبوت میں اور ایک جی نقالے کے سب سے افضل ہونے رسول اللہ صلعم کے تقویۃ الایمان میں | ۸۱ | عاضری روح شیخ عبد مریدین میں شرک و موجہ شرک ہونے میں | ۱۳۰ | اشعار ابوسیت و رسالت میں فرق کرنے کے موجہ شرک و ہونے میں |
| ۸۶ | حق نقالے کسی کو کچھ نہایت نہوئے و منی توفیق لفظ حار تقویۃ الایمان میں و رسول اللہ صلعم کا مثل ہونے میں | ۴۲ | عدم ثبوت عاضری رسول اللہ محلس مو دین اور اس کے شرک و عدم شرک ہونے میں | ۱۳۱ | منشی شعر امیر خسرو و تاویل سنہ بت پرستی میں |
| ۴۷ | امکان کذب یا تعلیل کے جواز و عدم دفع میں | ۴۴ | اشعار اسماء و ذیہ کے جواز ذکر و شرک ہونے میں | ۱۲۶ | قول اولیاء اللہ کی چشم نظری و سیراری حق نقالے کے دیدار کا عقیدہ و مردود ہونے میں |
| ۴۸ | امکان ربانیت علی کے جواز و عدم دفع میں و سید امیر علی عرب و خط حضرت حاجی ادو اللہ صاحب | ۸۸ | اشعار اسماء و ذیہ کے جواز ذکر و شرک ہونے میں | ۸۵ | تسمیہ غیر اللہ کے موجہ شرک و منع ہونے میں |
| | | ۹۹ | تسمیہ من جہان خود رسول اللہ صلعم کے منع کا عقیدہ کفر ہونے میں | ۷۴ | خلال جاکے غیر اللہ کے شرک و تاویلا کا قرہ کہنے میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|--|------|--|
| ۷۷ | ایصال جہاں کو کھڑا کچھ اچھا محکم نیا ہوین تو شہ سستی وغیرہ کے کفر و عدم کفر ہونے میں۔ | ۶۱ | فرق عادات حق تعالیٰ کے فعل اور کسی نبی کی کے ذریعہ سے اظہار ہونے میں | ۶۱ | تخصیصات ایام و مقام ایصال ثواب کے بہت ہونے میں۔ |
| ۷۸ | افعال کفریہ مسلم کی تاویل لازم ہونے میں | ۱۲۸ | کرات کے حق ہونے اور حق نہ کے چاہنے پر خوف ہونے میں | ۵۱ | افعال ایصال ثواب بالیقین کے جواز و عدم جواز میں |
| ۱۸ | افعال شریکہ میں تفریق شرک اور گناہ کبار ہونے میں | ۷۴ | کرات اولیا حق ہونے اور اجماعی ہونے میں | ۵۳ | ایصال ثواب بے تعینات گناہ میں توشہ وغیرہ کے جواز و بہت ہونے |
| ۱۹ | بعض افعال شریک سے خروج عن الاسلام ہونے اور عدم شرک ہونے میں | ۷۴ | بغات کے سر پر آنے اور نہ آنے کے حق ہونے اور محبت پر مبنی کے حق ہونے میں | ۷۱ | برائین قاطعہ میں مجلس و دودک تخصیص بہت ہونے میں۔ |
| ۷۸ | مسلم کے تناقض احتمال کفر و یمن عمل ایمان پر لازم ہونے میں | ۸ | ایصال ثواب میں تعین بہت ہونے اور عرس کے منع و خلاف ست ہونے میں | ۷۲ | ایصال ثواب بلا تعین و اجتماع یوم و لادش کے جواز و بہت ہونے میں معہ توفیق جہاد حق المقصد جلال الدین سیوطی و درالشیعہ ولی اللہ دھماکے۔ |
| ۱۰ | بہت کے حسنہ ہونے میں | ۶۱ | مجلس و دود و قیام مرد و عورت دکروہ ہونے میں | ۷۳ | موسود و مرد و عورت و نفس و فکر کے بہت و مندوب ہونے میں معہ توفیق عبادت فیوض الحرمین |
| ۳۰ | بہت و خروج عن الاسلام سے مراد بہتات فی العبادت ہونے میں | ۷۴ | فائزہ مرد و عورت ایصال ثواب کے بہت و شاہت ہونے ہونے میں۔ | ۷۴ | عرس کے منع ہونے میں۔ |
| ۷۸ | بہت کا طے قدر المقصد چھوٹا بڑا ہونے میں | ۷۴ | ایصال ثواب بلا بہت مرد و عورت جائز ہونے میں | ۸۱ | عرس کے منع ہونے میں۔ |
| ۳۰ | مہند میں قادر و جنتی وغیرہ کا عقائد باطن میں مثل بہتر فرشتہ کے ہونے میں معہ توفیق و بہت | ۷۴ | آیت و قدر نزل ملک فی کتاب کے معہ توفیق و بہت و فکر مجلس بہت کے حرام ہونے میں | ۸۵ | ایصال ثواب بلا تعین و تخصیص معاذ کچھ تو شہ وغیرہ کو مندوب و بہت ہونے میں |
| ۷۸ | تذکرہ الاخوان مست کا مٹی میں مٹے اور عبادت دک و عورت میں معہ توفیق جہاد عقائد الاخوان | ۷۴ | مجلس و قیام مرد و عورت کے بہت فلاح ہونے میں | ۷۴ | تخصیصات کے باعث طہارم نہونے میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | |
|------|--|------|--|------|---|
| ۹۰ | جواز مجلس سو دو روزہ اذکار و افعال شائع کیے جنت ہونے میں | ۱۵۱ | مجلس سو دو و قیام و فاتحہ و سوگواری کے بڑے ہونے میں مسدود اور غیر | ۲۶ | تقسیم صدقات تبعین ایام محمد کے پرست ہونے میں |
| ۱۱ | قول و فعل شرع و مجتہدین کے مجتہد ہونے میں | ۱۶۱ | علمائے شیعہ خط حضرت حاجی ادا و ادا و ادا | ۱۱ | طعام صدقات غنی و مسکین مکروہ و حرام ہونے میں |
| ۱۱ | ادویہ کا شہر جہیز میں آنے کی روایت کا صحیح ہونے میں۔ | ۶۲ | مجلس سو دو و قیام و فاتحہ و سوگواری پرست ہونے میں مسدود و اذکار و افعال | ۷ | اہل حب اور اپنے ہم وطن کو مسدود دینے کے حقوق میں |
| ۱۱۵ | رسالہ ہفت مسئلہ نسبت حاجی اداء اللہ صاحب کے صحیح ہونے میں | ۶۳ | غیر مجتہد حسانت کے بطلان ثواب پہنچنے کے جواز میں | ۲۱ | پہنچنے ثواب عبادات مایہ اور اختلاف عبادات چندی میں۔ |
| ۱۱۶ | نفس ذکر مرود کے جواز میں مسدود توضیح عبارت مایہ مساکی۔ | ۶۳ | اموات کو ایصال ثواب غیر مجتہد پہنچنے میں۔ | ۲۹ | جائز ہونے قرآنی مسند کی طرف سے اور ادا کے احکام میں۔ |
| ۱۲۲ | سویم و فاتحہ و سوگواری کی حدیث مسدود حوالہ اور جزی کے متعلق ہونے میں | ۱۲۸ | ایصال ثواب میں قرآن پڑھنے کی اجرت حرام ہونے میں۔ | ۱۳۲ | جواز ہونے قرآن کا تہذیب اور احکام فقہاء ائمہ میں ہونے میں |
| ۱۲۸ | سویم و مجلس سو دو و سوگواری کی حدیث کے موضوع ہونے میں | ۱۵۵ | ایصال ثواب میں قرآن پڑھنے کی اجرت حرام ہونے میں۔ | ۱۳ | جواز عدم جواز عبارت عوارف کے بقول میں۔ |
| ۱۲۶ | سویم و فاتحہ و مجلس سو دو و قیام مردود کے بڑے ہونے میں مسدود | ۱۳۳ | ایصال ثواب میں قرآن پڑھنے کی اجرت حرام ہونے میں۔ | ۲۹ | اختلاف زیارات قبور سفر کر کے پاسے میں |
| ۱۲۶ | فوزی مولوی محمد گل خان صاحب فاتحہ و سوگواری کے بڑے ہونے میں | ۱۳۴ | ایصال ثواب میں قرآن پڑھنے کی اجرت حرام ہونے میں۔ | ۱۳ | بشوت حیات روح اور اختلاف سلاح اموات میں |
| ۱۲۶ | سویم و فاتحہ و مجلس سو دو و قیام مردود کے بڑے ہونے میں مسدود | ۱۳۴ | ایصال ثواب میں قرآن پڑھنے کی اجرت حرام ہونے میں۔ | ۲۲ | اہل قبور کے دعا کرنے اور یاد کے سلاح و عدم سلاح پر مبنی ہونے میں |
| ۱۵۰ | فوزی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی تعین سویم کی حالت اور بڑے ہونے میں | ۲۸ | انفقا و مجلس غم نصرت کے مجموع و مصیبت ہونے میں۔ | ۷۶ | مثال ہونے اولیا رائد کے حکم شہداء میں |
| | | ۲۶ | انفقا و مجلس شہادت عشرہ محرم کے مندرج ہونے میں۔ | ۷۷ | شہداء کو امن دے جانے مقبول میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|---|------|---|
| ۷۷ | سماع اموات کے مختلف ہونے | ۱۳۹ | قبر کے پختہ و روشنی وغیرہ کرنے کے حرام و منوع ہونے میں | ۶۶ | محرمات اشیا کی فرد خلی کو رکنا وغیرہ کو ایذا دینے کے عدم جواز میں |
| ۷۸ | نہ ہونے میں | ۱۲۵ | مالک ہو جانے و در شہیت کی | ۱۰۳ | تجارت غلامین اشکار کے جواز و عدم جواز میں |
| ۷۹ | تلقین بعد دفن مبنی ہونے سماع | ۱۲۸ | قبت میں سے زمین قبر میں زمین دفن وقف قبور میں مسجد رکنا بنانے کے عدم جواز میں | ۱۰۴ | کتب غیر ذہب بتدین وغیرہ کی بنا پر حرام ہونے میں |
| ۸۰ | عدم سماع میں | ۱۲۹ | ترکہ متوفی کے فرائض میں | ۱۰۵ | خوہرہ و فلوس کے نفوذ ہونے اور اس کے سلم کے جواز و عدم جواز میں |
| ۸۱ | استنات اہل قبور کے جواز و عدم جواز و مبنی ہونے سماع و عدم سماع میں | ۱۳۰ | اجرت تعلیم دین کی اجرت و جواز میں | ۱۰۶ | پامانہ اور مٹانے کی اجرت کے سماع اور جائز ہونے میں |
| ۸۲ | سماع اختیار علیہ السلام کے چھٹا نہ ہونے میں | ۱۳۱ | آیت ولاتشتر باآباء اللہ کے سنی اور ادس کے حکم میں | ۱۰۷ | مکان دہن سے اشغال حرام ہونے میں |
| ۸۳ | استنات اہل قبور کے جواز و عدم جواز اور اس کے فیصلہ ہونے میں | ۱۳۲ | قرآن پڑھانے کی اجرت کے جواز میں | ۱۰۸ | فرسندار کو باد و جو ہونے طاقت اور ہنگامی اخذ ہونے اور نہ ہونے میں |
| ۸۴ | جواز مراقبہ قبور وصول فتن باطنی | ۱۳۳ | اس زمانہ کے وکلاء کا مختصا | ۱۰۹ | والدین کے مال میں تصرف کے جواز و عدم جواز میں |
| ۸۵ | اولیاء اللہ کو تقریبا نذر کرنے کے حرام ہونے میں | ۱۳۴ | مطلال ہونے میں | ۱۱۰ | مرد و عورت وغیرہ تفریق بنانے اور اس کے بیع کے جواز و عدم جواز میں |
| ۸۶ | جواز و عدم جواز جانور وغیرہ جواز ملک کافر و مسلم سے خریدنے میں | ۱۳۵ | کفار کی نوکری کے جواز و عدم جواز میں | ۱۱۱ | امانتہ کو بلا اذن صرف کرنے کے گناہ اور خیانت ہونے میں |
| ۸۷ | جانور قبر وغیرہ پر چوڑھنے سے چوڑھنے والے کی فاس سے نہ نکلنے اور اس کے خریدنے کے حرام و حلال ہونے میں | ۱۳۶ | طیبہ کو چنگی سے تنخواہ لینے کے جواز میں | ۱۱۲ | برادری میں چوہرہ کی کو توعد و جو مانہ مقرر کر کے حکم و ناما جائز ہونے میں |
| ۸۸ | بیمہ و سائبہ کے حکم میں | ۱۳۷ | مال فاحشہ محرمہ کے عوض خرید و فروخت حرام ہونے میں | ۱۱۳ | حقوق کفار کے عوض مسلمانوں سے مواخذہ قیامت کو ہونے میں |
| ۸۹ | قبر میں پتھر لگانے کے کردہ و نہ کردہ | ۱۳۸ | مال حرام کے عوض خرید و فروخت حرام ہونے میں | ۱۱۴ | سواغہ قیامت کو ہونے میں |
| ۹۰ | قبر کی پختہ و روشنی وغیرہ کرنا حرام و منوع ہونے میں | ۱۳۹ | مال حرام کے عوض خرید و فروخت حرام ہونے میں | ۱۱۵ | سواغہ قیامت کو ہونے میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|--|
| ۷۵ | برابر قیمت پرفٹ کی خرید و فروخت کے جواز و عدم جواز میں۔ | ۵ | علن بالحدیث کے اچھے نمونے | ۱۳۴ | میرزا مظہر جانجانا شہید رحمہ کے غیر متعلقہ برائے کہنے سے ناسخ ہونے |
| ۸۸ | زیادتی کی پرفٹ کی خرید و فروخت سود و ناجائز ہونے میں | ۸ | مقلد غیر مقلد کے عامل بالحدیث ہونے میں | ۴۸ | اردین مجتہدین پر طعن اور طعن کی منع کرنیوالے کے ناسخ ہونے |
| ۸۸ | کفار کے میلون میں بغیر فرض و حاکم مال جانے کے حرام ہونے میں | ۹ | اھل بیت اور قیاس کو شریعت | ۶۲ | مولانا انجمن شہید رحمہ کا مذہب حدیث و فقہ کے عمل کرنے کے بابت |
| ۳۳ | فرق فتویٰ تقویٰ اور اذکار حکم | ۱۰۹ | مذہب پر عمل کرنا کے جواز میں | ۱۰۹ | " |
| ۸۸ | شرعیات و طہریت کے ایک سچے اور اذکار کی کیفیت میں | ۹۸ | " | ۱۳۹ | علیٰ حضرت پر بلا پابندی کے ارادہ کے جواز کی صورت میں۔ |
| ۵۸ | علم شریعت اور طہریت و حکم شریعت و طہریت کے ایک سچے اور اذکار کی بابت بار و انتہا کے فرق | ۱۵ | مطلق تقلید کے فرض ہونے میں | ۱۰۲ | حدیث اصحابی کا نجوم النہم موضوع ہونے اور دوسری حدیث سے اس کی تائید ہونے میں۔ |
| ۷۰ | موجد کی صفات اور اذکار احکام | ۸ | تقلید شخصی کے شرک بدعت کہنے کی برائی میں | ۱۲ | اس حدیث کو نہ مل سکا موجب ہونے |
| ۴ | عالم پر عمل کے معنی میں | ۱۲ | تقلید شخصی کے وجوب کی صورت میں | ۲۳ | لباس مہنتہ صوفیہ کو جواز و عدم جواز |
| ۵ | عالم پھیل کے صوفی مبتدع سے زیادہ برتر ہونے میں | ۹۹ | تقلید شخصی کے عدم وجوب صورت جواز میں | ۸۸ | اردین کو جارا گشت گوشت لکنا کی سچہ لکھانے کے جواز میں۔ |
| ۹ | خلافت شیعہ کی قیادت ماننے میں | ۸۸ | تقلید شخصی کے شرک کہنے کی برائی میں | ۲۴ | رنگ سبز غیر معصوم کے جواز و عدم جواز میں |
| ۱۰ | عالم تن پرورد کو معنی میں | ۸۵ | تقلید غیر شخصی کو حرام کہنے کی برائی میں | ۸۵ | " |
| ۲۷ | عالم مادی خلق اللہ کا ہجرت کرنے عرب سے بہتر ہونے میں | ۱۳۴ | تقلید شخصی کے وجوب بغیر غیر شخصی کے حرام بغیر کی صورت میں | ۲۴ | رنگ زرد و غیر مرعوف کے جواز کے راجح ہونے میں |
| ۳۲ | فنیست علم دین میں۔ | ۸۵ | حدیث صحیح پر بقابلہ فقہ عمل کرنے کی شرائط سے توضیح عبارت میرزا مظہر جانجانا شہید رحمہ | ۸۵ | رنگ پڑ یا بسبب پڑنے شراب کے مخمر اور ناجائز ہونے میں۔ |
| ۱۲۲ | عبارات و عبارات کو حصول دین جاننے کی بدست اور لکھنا میں | ۸۵ | " | ۸۵ | " |
| ۵ | غیر متعلقہ دن کی برائیاں میں | ۸۵ | " | ۸۵ | " |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|---|
| ۱۲۳ | جائگہ دیسی مارچہ پر نہیں ہوتے اور اوس کے مکے میں۔ | ۷۸ | دوام پانڈی سوسے کے جوا میں | ۴ | پیران پیر کا قدم سب اولیاء کی گردن پر ہونے کے معنی میں |
| ۱۲۴ | بندا کے یہم ہونے اور اس کے چال ہونے میں۔ | ۷۹ | کنچ کی چوڑیوں کا عورت کو پہننے کے جوا میں | ۱۳ | بندہ کا بندہ ہونے کے معنی اور اس کے موہم ہے معنی چوڑی میں |
| ۱۲۵ | مجموعہ آدھی رات کے کچھ ہونے دار میں کی خط ہونے کے جواز وتزل اسے ہونے میں۔ | ۸۰ | جیب گھڑی پانڈی کی درست ہونے میں | ۱۴ | کشف کے کمال مستبر ہونے میں اشغال وغیرہ کے توت اور اوس کے چمت ہونے میں |
| ۱۲۶ | گردن کے مال ہونے کے جوا میں پنڈی کے بال ہونے کے توت اور جوا میں۔ | ۸۱ | سالگرہ اطفال اور اس کے کھانا کھانے کے سبب ہونے میں ظروف میں ہونے کے جواز وتزل اسے ہونے اور اس کی مشابہت ہونے اور ہونے میں | ۱۵ | استنثار کے برمال میں فوہ ہونے میں |
| ۱۲۷ | بعض مسر کے مسد اسے کے منع اور نا جائز ہونے میں۔ | ۸۲ | استعمال جلد سبب کی حرمت و جوا میں | ۱۶ | جواز ختم ہونے میں اور اس کے چمت ہونے میں |
| ۱۲۸ | بعض مسر کے مسد اسے کے کدوہ اور مشابہت ہونے میں۔ | ۸۳ | ادبیت خالصہ شراب کے نہیں و حرام ہونے میں | ۱۷ | چربہ لالہ کا دوسرا شیشی میں توبہ اور افتخار کے یک ہونے میں |
| ۱۲۹ | سارے سر پر بال رکھنے مسنون ہونے میں | ۸۴ | بکٹ وغیرہ بھرتا کی کی تر و نجاست و جواز و عدم حوائج تخلیف ہونے میں | ۱۸ | بجی فلان کہنے کے جواز اور اس کے کببست میں |
| ۱۳۰ | عورت کی نسل جوئی گوئی ہتھ کر منع دست ہونے میں | ۸۵ | خلاف ترع صوفی کا قاب سبت ۲۷ ہے اور اس کے شیطان ہونے میں۔ | ۱۹ | عالم توبہ اگرچہ سبکدوں بار توٹی ہو قبول ہونے میں |
| ۱۳۱ | احیاء یا برہنہ و سر برہنہ مستحب ہونے میں | ۸۶ | قول مودیکہ کر سکا کوئی سر نہیں پیش نہایت معنی اور اس کی تعلیم | ۲۰ | کالیف میں صبر و نعت پرشکوہ سرتے اور نہ کر سرتے میں۔ |
| ۱۳۲ | کرک کی گھدی میں احیاء و احیاء کے توت و توت | ۸۷ | دور جہر سے اختلاف اور اس کے جواز سے اختلاف | ۲۱ | ذکر لالہ الامد جہر میں معنی ہی ہونے میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|---|------|--|
| ۱۲۷ | ذکر جبر و خفی دونوں کے منہ | ۱۲ | روایت بڑے پیر صاحب کے | ۴۲ | دست بوسی علماء و صلحا کے جواز میں |
| ۱۲۸ | افضل ہونے میں | | کندہ ادا کرنے کی مہراج میں | | |
| ۱۲۹ | فنائی اشہخ و فنائی الرسول کے ثبوت و جواز میں۔ | | موصوع اور اسکے دافع کے | ۴۸ | عبادت نافذ سے اطاعت والدین مقدم اور واجب چوبیس |
| ۱۳۰ | مرید ہونے کے استجاب اور اسکے واجب نہ ہونے میں۔ | ۶۱ | بڑے پیر صاحب کی نسبت اکثر حکایات محض جھوٹ ہونے میں | ۱۱ | عقوق والدین سے فاسق پر پوز |
| ۱۳۱ | عورتوں کی بیعت بلا حجاب | ۶۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کی روایت کا ثبوت کتب صحاح سے نہ ہونے میں | ۵۲ | مرح فاسق کے جواز و عدم جواز میں |
| ۱۳۲ | بالحد سے باطلہ ملا کے حرام چوبیس | | | ۱۱ | مرح فاسق کے حرام و گنہ چوبیس |
| ۱۳۳ | خلاصہ بیعت کا اجتناب منوط و بدعات اہل تبع سنت پر چوبیس | ۱۳۵ | صفر کے آخر جاری شدہ کو جلاء کے اختراعات کے عدم ثبوت میں | ۶۹ | روافض و فاسق سے اتحاد و ربط جسمہ عام ہونے میں۔ |
| ۵۰ | بیعت ہونے کے منافع و مقصد اصل ہونے میں۔ | ۱۳۷ | معجزہ قدیم شریف کے ثبوت و عدم ثبوت میں | ۱۱۱ | کفار و فاسق کی بیعت کے جواز و عدم جواز میں |
| ۱۳۴ | پیر و ن اور بادشاہوں کو ہدیہ دینے کے جواز میں۔ | ۱۳۸ | خلاف روایات بیان کر نیکی حرام ہونے میں | ۱۱ | بیعت کفار و فاسق کے مطلق حرام و فسخ ہونے میں |
| ۱۳۵ | بزرگوں کے شجرہ چرہ کے جواز میں | ۱۳۹ | مرید کا سلسلہ میں کسی کو بزرگ بنانے سے حصول فیض یا پھر شیخ کی سنائی نہ ہونے میں۔ | ۸۹ | کفار سے سلام کرنے کے منع اور سبب ہونے میں |
| ۱۳۶ | اطاعت والدین اور مرشد شیخ کرنے نہ کرنے میں | ۱۴۰ | مرید کا سلسلہ میں کسی کو بزرگ بنانے سے حصول فیض یا پھر شیخ کی سنائی نہ ہونے میں۔ | ۹۰ | انگریزی بان پیکھ کے جواز و عدم جواز میں۔ |
| ۱۳۷ | صوفی کو علم ضروری لازم چوبیس | ۱۴۱ | الحکم حجاب لاکبر کے معنی و تفسیر | ۹۱ | آریہ کے وعظ سننے کے جواز و عدم جواز میں |
| ۱۳۸ | حصول نسبت بدون شیخ شاذ ناورد ہونے میں | ۱۴۲ | بزرگان دین کی ریاضات و مجاہدات کے جواز و عدم جواز میں | ۹۲ | ظالم و مظلوم کے قتال سے شہید ہونے اور نہ ہونے میں۔ |
| ۱۳۹ | ارشاد شیخ یہ نرمی و سختی نسبت مرید درست و صحیح ہونے میں۔ | ۱۴۳ | قیام تکبیر بزرگان کے جواز میں | ۲۵ | اسیاء حق کے واسطے کذب ہونے کے جواز و عدم جواز میں۔ |
| ۱۴۰ | سواخذہ حق یعنی بزرگوں کو چوبیس | ۱۴۴ | قدیم بزرگان کا ثبوت جواز میں | ۱۱ | طافق گرفتاری و قتل مسلم کریم کے جواز و عدم جواز میں۔ |
| ۱۴۱ | | ۱۴۵ | عیدین میں معافیت و صاف کرنے کے جواز ہونے اور ان کو جواز میں۔ | | |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|---|------|--|
| ۲۱ | اعرودن کے رائج کردہ ہونے میں | ۳۰ | کتاب الصلوٰۃ والذکوۃ | ۱۵۱ | ایضاً |
| ۵۱ | راگ میں اشعار پڑھنے کے جواز و عدم جوازمین | ۲۹ | والصیام والکحج | ۱۵۱ | کثرت جلالت جوافون کی بلا ضرورت حرام ہونے میں |
| ۹۷ | راگ کے معنی اور اس کو جوازمین | ۲۹ | زمین غرض خشک ہو کر پاک زمین | ۲۹ | مٹی کے تیل کی روشنی مساجد میں |
| ۱۱۲ | راگ کے معنی اور اس کے جوازمین | ۲۹ | تالاب و درود بلا تغیر ارضیات | ۲۹ | کرہہ تحریم ہونے میں |
| ۱۳۱ | راگ کے معنی اور اس کے جوازمین | ۲۹ | نقشہ باوجود پڑنے بول بڑا کر کے | ۲۹ | مساجد میں دیباستانی گندک سے |
| ۱۵۱ | اعرودن کے رائج کے کرہہ ہونے میں | ۲۹ | پاک ہونے میں | ۲۹ | پوشنی ناجائز ہونے میں |
| ۲۳ | کلیج میں چائے کی ٹائے بہتر | ۲۹ | غسل وضو مسجد میں ڈالنے کے | ۲۹ | بدو مساجد میں لیجانے کے حرام |
| ۹۱ | چوبارے ٹائے کی روایت | ۲۹ | منع ہونے میں | ۲۹ | ہونے میں |
| ۲۳ | معتد نہ ہونے میں | ۲۹ | تیم دیوار مسجد سے کرہہ ہونے میں | ۲۹ | حجر مسجد میں تیل مسجد جلانے |
| ۹۰ | نخل فسخ سے فسخ ہونے میں | ۲۹ | مساجد و درہوں کی کوئی صورت | ۲۹ | کے ناجائز ہونے میں |
| ۱۰۲ | ناسق کی اولاد کے ملال ہونے میں | ۲۹ | معیین نہ ہونے میں | ۲۹ | امام کو بدوئی متولی صرف آدمی |
| ۱۰۲ | نخل بشر طلاق حرام اور طلاق ہونے میں | ۲۹ | نبوت درسد میں | ۲۹ | مسجد ناجائز ہونے میں |
| ۱۲۰ | عدم خیال فسخ نخل بعد بلوغ | ۲۹ | مساجد کی کسی صورت خاص کو | ۲۹ | متولی کو تصرف آدمی مسجد گناہ |
| ۹۱ | اجنبی عورت کے دیکھنے میں دفعۃً | ۲۹ | فرضی جاننے کے جہت پھر | ۲۹ | اور ناجائز ہونے میں |
| ۳۹ | حرامت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | مساجد کی صورت کفار کی عبادت | ۲۹ | نصف آدمی مسجد دوسری مسجد |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | ناتہ کی شائبہ تہہ ہونے میں | ۲۹ | کے جواز و عدم جوازمین |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | صفائی مسجد کے بہتر ہونے میں | ۲۹ | فرد علی بیکار اشیا مسجد دوسری |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | مساجد کی لمبائی و ملکات کی حرمت و جوازمین | ۲۹ | مسجد کے جائز ہونے میں |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | عاجت سے زائد بنام کے | ۲۹ | خواب بیکار اشیا مسجد دوسری |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | عدم جوازمین | ۲۹ | دلنے کی وجہ ہونے میں |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | مساجد میں حق زائد حاجت سے | ۲۹ | مرفعال مسجد غیر نماز و غیرہ کی |
| ۱۱۰ | حرمت رخصت بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں | ۲۹ | منع ادا اسراف ہونے میں | ۲۹ | دفعہ کے ناجائز ہونے میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|--|
| ۴۹ | جو تینوں کے آگے نمازی کے رکعتوں کے جواز و مکروہ نہ ہونے میں۔ | ۱۰۶ | احوط نظر کا قبل مثل اور عصر کا بعد غلین ہونے میں۔ | ۱۳۴ | پڑھنے اور کار و منو پر ہونے پر ثابت ہونے میں۔ |
| ۳۰ | سترہ کا مقابلہ میں امام اور مقتدیوں کو واجب ہونے میں۔ | ۶۶ | وقت نظر و عید کے ایک ہونے میں۔ | ۱۱۱ | روایات اور کار و منو کا قبل نماز |
| ۶۸ | سورہ نماز پڑھنے کے ثبوت و عدم ثبوت میں۔ | ۱۱۱ | تعمیل اور تاخیر نظر و عید کے حکم میں۔ | ۱۱۱ | مالک پر پڑھنا سزا ہونے میں۔ |
| ۸۰ | کپڑے دھو بیے کے بدلے چوٹ سے نماز کے جواز و عدم جواز میں۔ | ۱۱۷ | تاخیر وقت سے عید جامع مسجد میں افضل ہونے میں۔ | ۱۱۷ | مالک صلوٰۃ خمسہ باجماعت میں۔ |
| ۸۹ | اخراج قطرہ جراح سے نماز فاسد ہونے میں۔ | ۶۶ | جموعہ کا قبل وقت پڑھنے نظر کے افضل ہونے میں۔ | ۱۱۷ | والا دن کے منہ سے نماز و جہات حرک نہ کرنے میں۔ |
| ۱۱ | دوسرے نماز نہ توڑنے میں۔ | ۶۶ | مغرب عشاء میں شفق مسخ و سفید دونوں پر فتویٰ اور دونوں کی رعایت احوط ہونے میں۔ | ۱۱۷ | توفیق معنی حدیث لا صلوٰۃ الا بحضور القلب میں۔ |
| ۹۰ | نماز و منور سے از سر نو نماز پڑھنے افضل ہونے میں۔ | ۱۱۷ | جمع بن الصلوٰۃ میں نزدیک امام صاحب روکے ناجائز ہونے میں۔ | ۱۱۷ | افضل جگہ امامت عالم کے فارغی مذہب حنفیہ میں۔ |
| ۹۱ | قوی ہونے مذہب ایک مثل نظر اور عید میں۔ | ۱۱۷ | جمع صوری بحالت عذر جائز ہونے میں۔ | ۱۱۷ | امامت فاضل مکرہ و تحریر ہونے میں۔ |
| ۱۰۱ | قوی ہونے ایک مثل میں بعد فتویٰ قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی۔ | ۹۸ | جمع بن الصلوٰۃ بحالت عذر جائز ہونے میں۔ | ۱۰۰ | تعمیل بعد اذان و غیرہ بدعت کی ترک کی امامت ادلی ہونے میں۔ |
| ۱۳۹ | مثل و غلین دونوں قبول ہونے میں۔ | ۱۳۹ | جمع ہونا نماز جمع بن الصلوٰۃ عذر میں۔ | ۱۳۹ | گنہگار ہونے متولی کے اپنے واسطے انتظامی کرنی حاجت میں۔ |
| ۱۱ | سایہ اصلی کا قاعدہ کلیہ چرک و مصادیق نہ ہونے میں۔ | ۸ | ثبوت حدیث و ہر تہمید کا کلیہ صلوٰۃ غیر من انوم کہنے میں۔ | ۱۱ | انتظار کرنے مقتدیوں کے جواز و عدم جواز میں۔ |
| ۱۰۱ | رجوع ایک مثل میں امام صاحب سے معلوم ہونے میں بعد فتویٰ قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی۔ | ۱۳۴ | عدم ثبوت کہنے اذان و وقت پیشامد امراض طاعون وغیرہ میں۔ | ۱۱ | گنہگار ہونے امام کے رعایت مقتدیوں کے طبع و ربوبی میں۔ |
| | | ۱۰۰ | بعد اذان کہنے عید کے عبت اور گناہ ہونے میں۔ | ۱۱ | بلا اجازت متولی امام میں کہے امامت و عطا کرنے سے متعلق اور امامت ہونے میں۔ |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|--|------|---|
| ۱۰۵ | مسجد مکہ میں حق اہل جملہ کے جماعت کے ہونے میں۔ | ۲۸ | جواز پر ہونے بسم اللہ کے جواز اور اس پر مکرر ہر نماز کے ہونے میں | ۱۳۰ | ادکار مسنونہ پڑھنے سے مسجد پہنچنا ہونیکا قول غلط ہونے میں۔ |
| ۱۱ | غیر معتد نماز پر کتب قبل وقت میں جماعت سے قرابت اولیٰ نہیں | ۷۸ | ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے مستحب ہونے میں | ۲۳ | عقد رنغ سبب شروع وقت شہادت کے آخر تک دو کتب نماز میں |
| ۴۴ | شریک جماعت ہونے پر تنوع کیا کرے دوسری مسجد کے منہ اور گاہ نہیں | ۱۱ | اد پر ناف کے ہاتھ باندھنے سے غیر معتد ہونے میں | ۶۵ | قیام رنغ سبب آخر وقت تک کریم سنون ہونے عقد رنغ سبب کا مذہب معتقد میں |
| ۸۹ | ۱۱ ۱۱ | ۱۳۳ | اد پر ناف اور پنجواں ہاتھ باندھنے کے جواز اور مساوات ہونے میں | ۱۱ | عادل عقد رنغ سبب کو لا دینا کہنے کے منع شدہ ہونے میں |
| ۶۲ | بشرکت جماعت نیت سے کیا کرے کا اثاب ملنے میں۔ | ۶ | جماعت میں آمین یا بحر رنغ میں کوئی سے کلمہ والوں کی نماز میں جہاں ہونے میں | ۱۰۰ | اولیٰ سے معتد خطا کا تشہد میں بعد فرض مقدم اس پر ہاتھ رکھنا واپس ہونے میں |
| ۶۸ | ثبوت ترک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت غدر میں۔ | ۸۰ | تغلب ہونے عقلمند کے آئیں یا پھر رنغ میں نماز میں جہاں ہونے میں | ۸۶ | توشہ نماز پر بوجہ شی ہوا آئی کے جواز و عدم جواز میں |
| ۸۰ | کرود ہونے جماعت ثانیہ مسجد بزرگ شرکت جماعت ثانیہ سے علیحدہ نماز ہونے میں | ۱۱ | آمین یا بحر رنغ میں کرنا اس کے حال احمدیٹ ہونے میں | ۴۳ | سنت فجر در صورت تکبیر ہونے فرغ منسوخ ہونے میں |
| ۱۱ | بازرگہ فساد جماعت ثانیہ درری جگہ چلے جائے میں۔ | ۱۰۶ | حنیفہ کا احتمال رخ رنغ میں نگرے میں | ۱۱ | سنت فجر در صورت ہونے جماعت مسجد میں ہرگز نہ پڑھنے میں۔ |
| ۱۱۵ | ۱۱ ۱۱ | ۱۱ | اجازت رنغ میں محقق کو حسب مذہب شافعی رحمہ میں | ۱۱ | سنت فجر پڑھنے ایک کتب میں پردہ سے پڑھنے کے جواز میں۔ |
| ۱۹ | فرض ہونے طرہ قرآن کے نماز میں | ۱۱۱ | رنغ میں عدم رنغ میں نماز صحیحہ سے ثابت ہونے میں۔ | ۱۰۶ | ۱۱ ۱۱ ۱۱ |
| ۷۳ | گنئی اعران کے منع اور اس کے مستحب ہونے میں | ۱۱ | ممنوع جاننے رنغ میں عدم رنغ میں کے منع ہونے میں۔ | ۱۱ | سنت فجر پڑھنے قریب جماعت مصیبت سخت ہونے میں |
| ۱۳۴ | ۱۱ ۱۱ | ۱۱ | ادکار مسنونہ قریب سبب کے اولیٰ کے اولیٰ ہونے میں | ۶ | سنت فجر در فرض قبل طلوع آفتاب نہ پڑھنے میں |
| ۱۰ | سورہ قہ پر بسم اللہ پڑھنے کے جواز اور اس کے کرودہ نہیں | ۲۳ | سورہ قہ پر سورہ دوم پڑھنے کے بے اصل ہونے میں | | |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|---|
| ۱۰۶ | سنت فجر فجرین قبل طلوع آفتاب نہ پڑھنے میں | ۱۲۳ | بیت و مکہ ہونے تک غیر عربی اشعار و اوداع میں۔ | ۱۳۹ | پڑھنے سے بعد بسم اللہ بختم تراویح کی کیا سوا سورہ نمل میں |
| ۱۲۳ | سنت فجر فجرین آفتاب کھڑا نہ ہونے میں | ۷۸ | سنت بعد جمعہ ۴ یا ۵ کے جواز میں | ۷۹ | پڑھنے سے بعد بسم اللہ بلا تہیہ خواہ سورہ فاتحہ میں |
| ۱۰۷ | نماز قوت قضا کرنے سے طاعت ہونے میں | ۱۱ | ابتداء و کتب بسم اللہ کی تخصیص ہونے اور شرح صدر رسول اللہ صلعم بعد ۱ سال ہونے میں | ۳۸ | پڑھنے سے بعد بسم اللہ ہر سورہ پر چار دوسرا دوا کے جائز ہونے میں |
| ۶۲ | انکشافات نکرے خیالات واردہ نماز اور عمل نجائب نکل کر نہ ہونے میں | ۸۵ | قرآن نکرے لہو کر پڑھنے یا ادا کے بخلات و فن کر دینے میں۔ | ۱۳۹ | دعا بعد ختم قرآن نماز و نماز کے کتب میں |
| ۶۸ | نماز مکہ و وقت پڑھنے میں | ۸۷ | بنابست میں قرآن پاک پڑھنے سے اولیائے حرام و جائز ہونے میں | ۱۳۹ | نہ پڑھنے میں |
| ۱۰۹ | تشیہ بالمسلمین کرنے وقت نہ ملنے پانی دشمنی اور قضا کرنے نماز نہ پڑھنے میں | ۱۲۷ | گردنے و قرآن سے صدقہ کے ہونے اور اخراجات مولم کے خود ثابت ہونے میں | ۱۳۹ | بہتر ہونے ختم تراویح پڑھنے اجتماع مردم بے تعظیمی مسجد میں |
| ۱۳۴ | تقدیر وزن صلح و مد میں۔ | ۱۳۳ | دیکھنے قرآن پیچھے پشت و برابر نہ ہونا | ۱۳۹ | شرکت جامع تراویح دوبارہ بہتر ہونا |
| ۱۰۲ | تقدیر سفر صلوة قصر میں۔ | ۱۳۳ | ادب ہونے اور نہ ہونے میں۔ | ۱۳۳ | حرام ہونا اگر سبب دینی قراۃ قرآن کی ہو |
| ۱۱ | تقدیر فرسخ و میل میں | ۴۹ | تاکید پڑھنے قرآن میں۔ | ۱۱ | جواز تقسیم شریعتی ختم تراویح فروری نماز میں |
| ۷۶ | ہندوستان کے دارالحرب و اسلام ہونا و اختلاف اور مکہ فیصلہ ہونے میں | ۱۱ | برحفاظت کے قرآن سننے تراویح میں مکہ ہونے میں | ۶۲ | طریقہ نماز اتفق میں۔ |
| ۸۷ | عدم جواز حرج و کریم میں۔ | ۱۳۳ | ہجرت ہونے نماز رکوعہ اٹھانے فروری جانتے میں | ۶۸ | کرو و تحریر ہونے جامعہ نماز میں |
| ۱۱۴ | ادب ہونے مسجد کے حسب سبب شافعی و حنفی و حنابلہ و شافعیہ میں۔ | ۲۸ | پڑھنے بسم اللہ میں قرآن اور نہ پڑھنے جزد کسی سورہ میں | ۱۱۵ | بڑھنے بسم اللہ کے سورہ اخلاص پر جائز اور واجب ہونے میں |
| ۷۷ | پڑھنے جموع کے مشرق و مغرب و شام و عصر نماز میں | ۲۸ | نزدیک امام عام بسم اللہ ہر سورہ کا جزد ہونے میں | ۱۳۹ | نماز پڑھنے نماز غرض میں |
| ۳۳ | عدم جواز احتیاط انظر میں۔ | ۱۳۹ | نماز پڑھنے نماز غرض میں | ۱۳۹ | نماز پڑھنے نماز غرض میں |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس ماہ
 میں جو لوگ شہادت کا ذبہ ان الفاظ کے ساتھ دیتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کو عاصی و
 نافرمان کر اس مقدمہ میں سچ کہوں گا جھوٹ نہ کہوں گا یا سچ کہہ میں نے جھوٹ نہ کہا یا سچ
 کہتا ہوں میں جھوٹ نہیں کہتا ہوں میں - پھر باوجود اپنے علم کے مرتکب کذب کیا ہوا اور
 اس کے خلاف کہا تو اس صورت میں یہ شخص گنہگار ہوگا یا کافر - اور ان الفاظ مذکورہ
 فی الشہادۃ الکاذبہ اور ان الفاظ میں جو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب واجہرین
 لکھے ہیں اذ قال اللہ یعلم انی فعلت کذا وھو کاذب فیہ نسبۃ
 اللہ سبحان الی الجمل اور نیز اس کے قائل کو منسوب الی الکفر لکھا ہے اور اس
 ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مہکات شرح فقہ الکبر میں لکھا ہے فی الفتاویٰ الصغیری
 من قال لیعلم اللہ انی فعلت ہذا وکان لحد یفعل کفر ای لانہ کذب
 علی اللہ وایضاً لوقال اللہ لیعلم انہ ہکذا وھو یکذب کفر اڑ

سوال تیسرہ کہ میرا تعظیماً اللہ علیک صاحب صراطِ ناری

یاد دون صورتوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں اگر ایک ہی صورت ہے تو برتا ہے قول ابن حجر
 واما بنی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کاذب فی اشہاد کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں
 اور اگر کچھ فرق ہے تو اس کے کلام کی کیا تاویل ہے۔ بیوا بالکتاب تو جو دایم الحساب فقط
 الجواب فصل گزشتہ برقی تعالیٰ کو شاہد کر کے جھوٹ بولنا کفر ہے جب اعلیٰ قاری اور
 ابن حجر نے کہا اور یہ کہنا کہ جھوٹ نہ کہوں گا استقبال کا زمانہ ہے کہ صبح بولنے اور جھوٹ
 نہ بولنے کا وعدہ کرنا ہی بقولہ اس مقدمہ میں صبح کہو نٹا یا بقولہ صبح کہتا ہوں کیونکہ اگر صبح
 بیان زمانہ مال بولتا ہے مگر مراد زمانہ استقبال ہے کہ بعد اس جہاں کے بیان دفعہ
 کرتا ہے پس خلافت عدہ کیا لہذا روایات علی قاری وابن حجر سے فرق ہے۔ تیسری
 شکل کہ اس مقدمہ میں صبح کہا اگر بعد اظہار کے یہ قول کہا تو البتہ یہ داخل روایت قاری ہے
 ابن حجر میں ہے اور جو بعد اس قول کے اظہار کذب دیا ہے تو یہاں بھی مجازاً استقبال ہی
 مراد ہے بہر حال در صورت مراد معنی استقبال کے کفر نہ ہوگا اور در صورت ماضی کفر ہے
 اور داخل روایت مذکورہ سوال پہلی صورت میں یہ فاسق پر مذکور فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ

اشہد
 ۱۳۰۱

الراحمی رحمہ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال تصور کرنا چیر کا یا استاد یا مرشد وغیرہ کا جائز ہے یا نہیں۔
 الجواب کسی کا تصور کرنا بطور خیال کے کچھ حرج نہیں مگر رائے جو مشائخ میں مروج ہے کہ
 اس کو مشائخ نے کسی علان کے واسطے تجویز کیا تھا اگر اس ہی حد پر ہے کہ جس حد پر بزرگوں نے
 تجویز کیا تھا تو چند ان دشوار نہیں گو ترک اور سکا بھی اولے ہے کہ مختلف فیہ میں العلماء ہے
 اور ایسا ضرر بھی نہیں کہ عدول اس کے کام نہ چل سکے اور جو اس حد سے بڑھ جاوے تو
 البتہ ناجائز ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اشہد
 ۱۳۰۱

محمد تقی

سوال ۷۱۱۔ فتویٰ کس کا حکم ہے اور فتویٰ کس کا حکم ہے اور ان دونوں میں کیا فرق ہے اور ان دونوں میں سے ہم پر عمل کرنا فرض ہے۔

الجواب۔ فتویٰ یہ ہے جس کو علمائے دلیل قرآن و حدیث جائز کہا اور پھر عمل کرے اگر چہ بعض جہ سے اس میں مخالفت بھی معلوم ہوتی ہو اور فتویٰ یہ کہ جہاں شبہ ہو اور بھی نہ کرے پہلی رخصتہ کہتے ہیں اور دوسری کو غریبہ و دونوں حکم شرع کے ہی ہیں۔ اور دونوں میں جس پر عمل کرے درست ہے رخصتہ سے باہر نہ نکلے اور فتویٰ کرے تو بڑا اجر ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۛ

سوال ۷۱۲۔ شرعیہ اور طریقت دونوں یا ایک اگر وہ میں تو کس صورت سے اور اگر یہ دونوں ایک ہیں تو کیسے اور طریقت کا موجب کون ہے۔

الجواب۔ دونوں ایک ہیں ظاہر سے عمل کرنا شرع ہے اور جب قلب میں حکم شرع کا داخل ہو کر طبقاً عمل شرع پر ہونے لگے وہ طریقت ہے۔ دونوں کا حکم قرآن و حدیث سے ہے ادنیٰ درجہ شرع ہے اس کا ہی اعلیٰ درجہ طریقت کہلاتی ہے۔

سوال ۷۱۳۔ اگر کوئی صوفی بعض بعض کام خلاف شرعی کرنا ہو مثل مہو و شرب قیام و عرس بلا لاگ و فاتحہ برآب طعام دست برداشتہ و نماز سیکوس و مراقبہ بر قبور بسورۃ المسد و پارچہ گین امہ اور کوئی بات کفر و شرک کی کرنا ہو تو فرماے کہ ایسے صوفی سے مرید ہونا اور اس کی صحبت میں بیٹھنا جائز ہے یا نہیں اور ایسے صوفی کو بوجہ اپنے مجاہدہ اور تہجد گزاری سے اور حب الہی کے محنت شافہ کے کچھ کمال بھی حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ جو صوفی ہو اور خلاف شرع کام کرے وہ قابل بیعتہ کے نہیں اور نہ وہ صاف طریقت ہے بلکہ شیطان ہے۔ شہر خلاف پیہر کے رہ گزیدہ کہ ہرگز بمنزل خواہر نہ

سوالات مرسلہ احمد سعید خاں صاحبان احمد باقائے دہلی اور دہلی

سعدی لکھ گئے ہیں جس قدر امور کہنے کے ہیں کسی جائز ہے کوئی ناجائز مثلاً بارہ پیر گیس
میں کسی گناہ نہیں یا قبر پر ٹھیک سر ٹھیک کر کچھ پڑھے یہ گناہ نہیں اور خلاف شریعہ کو کسی
کمال ہو دے تو کچھ عجیب نہیں کفار جو گنہگار کو بھی ہو جاتا ہے گروہ کمال کہ متعجبیت عند
اللہ مقالے ہو حال نہیں چرکنا فقط

سوال چوتھا۔ بعض متقی و فاضل کا یہ قول ہے کہ جبکہ پیر کوئی نہیں اور سکا پیر شیطان ہے
اور پیران پیر صاحب کا قدم سب پیروں کی گردن پر ہے اور جب تک بندہ کا بندہ ہوگا
تب تک خدا نہیں ملتا تو اب یہ فرمائیے کہ ان باتوں کا پتہ کہیں طریقت اور تصوف
میں ہیں یا نہیں۔

الجواب۔ اس قول کے یہ معنی ہیں کہ جبکہ کوئی راہ تہا نے والا نہیں وہ شیطان
کی گندہ بین ہو قرآن حدیث اسناد و باب کوئی اگر دین نہ سمجھائے گا خود شیطان
کی تقلید کرے گا سو یہ بات درست ہے۔ پیر سے مراد یہ پیر مرجع نہیں۔ باقی پیران پیر
کا قدم ہونا سب کی گردن پر مراد بزرگی بڑائی اونکی ہو اس میں کیا حرج ہے جو ان سے
بڑے ہیں اور ان کا قدم حضرت پیران پیر کی گردن پر ہے۔ اور بندہ کا بندہ ہونے کے
معنی ہیں کہ کسی خدا تہا نے کے مقبول کا مطیع ہو کر عمل کرے یہ بھی درست ہے کہ کتب
نقطہ اب اولنا اچھا نہیں جو سو ہم پیر سے معنی کا ہو۔ اگر اصل مراد درست ہے۔

سوال پانچواں۔ عالم بے عمل وہی ہے کہ وہ دن کو بتائے اور آپ کرے یا عالم
بے عمل اور ہے یہ نہیں۔

الجواب۔ عالم بے عمل جو تلقین کرے اور خود خلاف شریعہ کرے اگر لوگوں کو تلقین
نہی تو تلقین کرے خود کرے وہ برا نہیں مگر واجبات کو ترک کرے ممنوعات کو کرے

وہ عالم بے عمل ہوتا ہے۔

سوال چھٹیا۔ جو عالم کہ خوب کھاوے اور خوب پہنے اور نماز میں جماعت کی پابندی بھی نہ کرے چاہے جماعت ملے یا نہ ملے اپنے نفس کی خاطر مسائل کو تاویل کرے تو یہ عالم اچھا یا یہ صوفی بدعتی تہجد گزار حاجی و طہنجی مذکور الصدر اچھا فرماے۔

الجواب۔ میرے نزدیک یہ دونوں بُرے ہیں مگر عالم نفس پرور زیادہ بد صوفی متہدع سے کیونکہ اوسکا گناہ لوگوں کو بہت نقصان دیتا ہے۔ صوفی بدعتی کا کم نقصان دیتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ساتواں۔ غیر متسلکوں میں کیا بُرائی ہے۔

الجواب۔ مجتہدین کو بُرا کہنا اور تقلید کو شرک بتانا مسلمان مقلدوں کو شرک باننا انسانیت سے عمل کرنا بُرا ہے اور حدیث پر عمل کرنا جو اللہ تعالیٰ اچھا ہے سب حدیث پر ہی عامل ہیں مقلد ہو یا غیر مقلد فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال آٹھواں۔ اجماع امت اور قیاس مجتہد کا ماننا کہاں سے واجب ہوا۔

الجواب۔ لا یجتمع امتی علی الضلالہ اس حدیث اجماع کی قطعی ہونے کی دلیل ہے قاعنہم آیا اولی الا بصار قیاس کی حجت ہو اور بہت دلائل ہیں اہل علم و افاضہ میں۔ فقط

سوال نواں۔ تقلید شخصی کے وجوب کی کیا دلیل ہے۔

الجواب۔ فاسئلواہل الاکثر الا یہ اور نا اتفاقی اور لا بال ہو جانا عوام

کو سبب عدم تقلید کے دلیل وجوب شخصی کی ہے کہ اس میں انتظام عوام ہے فقط۔

سوال دسواں۔ صبح کو بعد فرض کے دو سنتیں اہل کی اگر رکھیں مہون توفیق

طلوع آفتاب پڑھنا یا نہیں نہیں پائی راسے شریف کیا ہے اور سوائے تولیہ
صاحب رح کے آپ کو حدیث سے کیا ثابت ہوا آیا پڑھنا یا نہ پڑھنا۔

الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب احادیث صحیح کر کے راجع نہ پڑھنا ہی کہ محبت
اس کی قوی ہے۔ فقط

سوال کیا رہوان۔ اگر کوئی غیر متقدم ہمارے پاس جہالت میں کھڑا ہوا اور یمن
اور آئین باہر کرنا ہو تو اس کے پاس کھڑے ہونے سے ہماری نماز میں تو کچھ خرابی نہ
آئے گی یا ہماری نماز میں بھی کچھ فساد واقع ہوگا۔

الجواب۔ کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ ایسا تعصب اچھا نہیں وہ بھی عامل برکت ہے
اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے مگر فعل قوی حد فائدہ درست ہے۔

سوال بارہوان۔ وکیل اور آجکل کے وکیل کہ جو اپنے موکل کی ایذا دہی اور سچ
ہونے پر کچھ بھلا نہیں کرتے بلکہ محسن اپنا متنازعہ مقدم سمجھتے ہیں چاہے فریقین کی
بے ایمانی ہو چاہے فریقین کی حق نفی ہو جو بی گناہی دین اور دلوں میں صرف ہے
متنازعہ کی غرض سے جیسے کہ آجکل کے وکیل ہیں تو فرمائے کہ ان کے یہاں کاکھانا اور
اونسے صحبت رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس زمانہ کی دکالہ اور متنازعہ حلال نہیں اور ٹھکانا بھی اچھا نہیں مگر
بتبادلہ نقطہ دانش طم۔

سوال تیرہوان۔ جو شخص حج کو کہ شریف جاوے اور حدیث منورہ بخدا سے اس
خیال سے کہ حدیث شریف باا کوئی فرض واجب نہیں ہو بلکہ اک کار خیر ہے ناحق میں ہے
استہ خوفناک میں جاؤں کہ مایہ جارسہ میں مٹا فٹے لٹ رہے ہیں اور خوف

جان و مال کا ہے اور اس قدر روپیہ بھی صرف ہوگا اس سے کیا فائدہ تو یہ کچھ گنہگار
ہوگا یا نہیں۔

الجواب۔ مدینہ نہ جانا اس وجہ سے کہی محبت فخر عالم علیہ السلام کا نشان ہے
ایسے وجہ سے کوئی دنیا کا کام نہیں ترک ہوتا زیارۃ ترک کرنا کیوں ہوا اور راہ ہر روز
نہیں لڑتی۔ اتفاقی بات ہے یہ کوئی حجت نہیں مگر ان واجب بھی نہیں بعض کے نزدیک
بہر حال رفع یدین و آئین بچہ سے زیادہ موجب ثواب برکت کا ہے اس کو تو باوجود
اور نفوت آبرو کے بھی ترک نہ کریں اور زیارۃ کو احتمال و ہم سے جی ترک کر دیں اس
جی تامل کر کے دیکھ لیوں کہ کون سا حق کمال ایمان کا ہے اور روپیہ خیرات میں صرف
ہونا سہاوت ہے۔ کہہ سے مدینہ تک پچاس روپیہ اعلیٰ درجہ کا صرف ہے جسے پچاس
روپیہ کا خیال کیا اور حضور کے مرقہ مبارک کا خیال نہ کیا اس کا ایمان و محبت لایب
ناقص ہے گو گنہگار نہ ہو مگر اصل حجتہ میں ہی کمی ایمان کی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال چہم و ہوائ۔ فقر کے بیان کشف کوئی بڑی بات ہے یا نہیں۔

الجواب۔ کوئی کمال مستبر نہیں اگرچہ کمال ہو کیونکہ یہ امر مشترک ہے
مومن و کافر میں تو کمال تو ہوا مگر خیر سے خیر سے اور شر سے شر فقط واللہ اعلم
سوال پنجم و ہوائ۔ اہل عرب کا ہم پر کوئی حق ہے یا نہیں اور کچھ حد تک کہ جو
میسرہ اہل عرب کو دینا بہتر ہے اپنے ہوطن کو کہ جنگا بہتر ہے۔

الجواب۔ اپنے ہوطن کا دینا بہتر ہے عرب کے دینے سے جو مانگتے پیرتے ہیں
مگر جب ان زیادہ حاجت ہو اور یہاں کم حاجت ہو تو پھر عرب کو دینا بہتر ہے۔
الجواب الحارب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فقط۔

سوال سولہواں۔ والی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا
اور کون مذہب تھا اور وہ کیا شخص تھا اور ابی نجد کے عقائد میں اور شیعی عقیدوں کے
عقائد میں کیا فرق ہے۔

الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو والی کہتے ہیں اور ان کے عقائد عمدہ
اور مذہب اور ان کا قبیل تھا البتہ ان کے فرائض میں شدہ قسویٰ گروہ اور ان کے مقتدی
اپنے میں گمراہی جو حد سے بڑھ گئے اور نہیں فادہ آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں
اعمال میں فرق خفی شافی تا کی قبیل کا ہے۔

سوال سترہواں۔ بیع کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے
جواب میں حدیث و برہن کتنا کسی حدیث سے ثابت ہوا نہیں۔
الجواب۔ یہ کہنا پاسیہ ثابت ہے۔

سوال اٹھارہواں۔ ہر سال اپنے پیر یا استاد کی برسی کرے یعنی
سال بھر مرے ہوئے ہو جاوے تو ایک دن غم کرے اور اس روز کا نام غم
شریف رکھے اور اس دن کھانا پکا کر تقسیم کر دے ساکین کو اور ختم کرے بیچ کر
قرآن کا نوہ صوفی کرام کے بیان اور ہماری شریعت میں کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز
الجواب۔ کھانا یا بیخ میں پر کھلانا کہ پس میں ہو بدعت ہے اگرچہ ثواب ہے چھوٹا
اور طریقہ معینہ سرس کا طریقہ سنہ کے خلاف ہے لہذا بدعت ہے اور بلا تعین کر دینا
درست ہے۔ فقط۔

سوال انیسواں۔ اس صورت کی ساجد اور مدارس اور طرز تعلیم قرآن و حدیث
نہیں سنا گیا یہ محض نئی صورت ہو تو اسکا بہت نہ ہونا کیا سبب۔

اچھو اب مسجد کی کوئی صورت شرع میں مقرر نہیں جیسی چاہے بنائے مگر ان مشابہت
 کنیسہ و بیعہ وغیرہ سے نہو علیٰ ہذا مدارس کی کوئی صورت معین نہیں مکان ہوا اسکا ثبوت شد
 سے ہے اور کسی صورت خاصہ کو ضرور جانتا بدعت ہوگا سوال مہیوان قرآن اور حدیث
 پڑھنا کرا جرت لینا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو کس وجہ سے یا یہ متاخرین
 فتویٰ ہے اگر کچھ کفر لینے پر اور اسکے لینے پر اس قسم کی تاویلات کرنا کہ ہم معقول کی
 پڑھائی لینے میں نہ کہ حدیث اور قرآن کی اور ہم مدرسہ میں جانے کی نوکری پاتے ہیں
 نہ پڑھانے کی اور امام شافعیؒ کے مذہب میں درست ہے آپ کے نزدیک قرآن و حدیث پر اور
 امامت پر جائز ہے یا نہیں اور ایسے معاملات میں ایسی تاویل کرنا درست ہے یا نہیں اور
 سورہ بقرہ میں جو اللہ تعالیٰ رکوع ۲۰ میں اور ۱۸ میں ارشاد فرماتے ہیں اوسکے مصداق
 کون لوگ ہیں اچھو اب اجرت لینا تعلیم علوم دین پر اصل حدیث سے ٹکنا ہے
 اسی واسطے شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درست ہے حنفیہ قد مار منع کرتے تھے
 متاخرین نے شافعی صاعب کا مذہب اختیار کیا اور فتویٰ جواز کا دیا بسبب اندیشہ
 تلف علم کے تاویلات کی حاجت نہیں ضرورت میں دوسرے مجتہد کا مذہب لینا جائز ہے
 آخر وہ بھی حدیث سے کہتا ہے سو قدیم مذہب حنفی فتویٰ ہے اور مذہب شافعی پر عمل فتویٰ
 استمرار آیات اللہ حرام یہ ہے کہ روپیہ کے واسطے آیت کے معنی بدل دیں جیسا یہود کرتے
 تھے یہ اب بھی حرام ہے بالاتفاق تمام امت کے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال مہیوان
 کسی پیر یا شہید یا اوستاد یا باب کا قول خلاف شرع ہو مگر دنیاوی کوئی مصلحت ہو تو ان
 یا نہیں۔ اچھو اب خلاف شرع کسی کا قول ماننا درست نہیں جو قول ماننا ہے حکم شرع ماننا
 جائز ہے ورنہ ہرگز درست نہیں فقط سوال مہیوان منصور کہ جن کو زمانہ اکام پو

صاحب مومین مولیٰ گئی تھی اور انکی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں کہ وہ کیسے تھے۔
 ایچواپ مضمون بعد در تھے بہوت ہو گئے تھے اور پرتوی کفر کا دنیا بجا ہے اور ان کے
 باب میں سکوت چاہیے اور وقت دفع فتنہ کے واسطے قتل کرنا ضرور تھا فقط سوال تیسواں
 یزید کہ جسے حضرت امام حسن علیہ السلام کو شہید کیا ہے تو وہ یزید آپ کی رائے شریف میں کا فتنہ
 یا فتنہ ایچواپ کی مسلمان کو کا فتنہ اس سبب نہیں یزید مومن تھا سبب قتل
 فتنہ ہوا کفر کا حال دریافت نہیں کا فتنہ ناجائز نہیں کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف نہ تھا
 سوال چھبیسواں عالم کہ کامرانی و تن پروری کنندہ اور خستین علم مست کرار ہستی
 یہ شعر واقعی سچ اور ٹھیک ہے یا صرف مضمون شامری ہی ہے ایچواپ منی شمر کے بہت
 میں تن پروری یہ ہے کہ اپنے نفع دنیا کے واسطے خلاف شریع بھی کر لیں گے مومنہ دیکھ کر
 فتویٰ دیوے اور جو مبلغ کہلنے پہنچے میں موافق حکم شرع کے عمل کرے اور سب بات امر
 کرے وہ داخل شرع کے مضمون میں نہیں ہوتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چھبیسواں فتویٰ
 کرام کے بیان جو اکثر اشغال اور اذکار مثل رگ کیا س کا پڑھنا اور ذکر اور اور غلطہ قیود
 نہیں بلکہ ویسے ہی اور صبر و غیرہ جو قرون ثلث سے ثابت نہیں ہے یا نہیں ایچواپ
 اشغال صوفیہ بطور معالجہ کے ہیں سب کی اصل نفس سے ثابت ہے جیسا اصل علاج ثابت
 ہے مگر شربت بنفشہ حبث صرت سے ثابت نہیں ایسا ہی سب اذکار کی اصل ہمیشہ ثابت
 ہے جیسا قوب بندہ کی اصل ثابت ہے اگرچہ اور وقت میں نہ تھی سو یہ بدعت نہیں
 ان ان ہیئات کو سنتہ ضروری خاصہ جاتا بدعت ہے اور اسکو ہی ملانے بدعت لکھا ہے
 سوال چھبیسواں کوئی قسم بدعت کی حسنه بھی ہوتی ہے یا نہیں ایچواپ بدعت کوئی
 نہیں اور جس کو بدعت حسنه کہتے ہیں وہ سنتہ ہی ہے مگر یہ اصطلاح کا فرق ہے مطلب سب کا

واحد فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال تیسواں جمعہ کی نماز کا وقت امام عظمیٰ ^ج کے نزدیک کسے بجے سب پر گھنٹوں کا حساب لگا کر فرمائے **الجواب** گرمی میں تاخیر کرنا اور جائزے میں جلدی کرنا ظہر و جمعہ میں برابر ہے گھنٹہ کا حساب کوئی ضرور نہیں جیسا مناسب حال ہو کرے آمین کوئی توقیت نہیں ہو سکتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال اٹھائیسواں عام کفار کے یہاں کی عام نوکری جائز ہے یا نہیں نصاریٰ کے یہاں کی وہ نوکری کرنا کہ جسکی تنخواہ چنگی سے ملتی ہو جیسے طبیب وغیرہ تو یہ نوکری جائز ہے یا نہیں **الجواب** کفار کی نوکری حسین خلاف شرع ہو درست اور باقی ناجائز اور چنگی سے

تنخواہ لینے طبیب کو درست ہے فقط۔ **سوال اونیسواں** زبان سے کہے استغفر اللہ ربی اور توبہ وغیرہ کا دعائیں کوئی اثر نہ ہو یہ استغفار کچھ کفارہ گناہ ہوگا یا نہیں۔ **الجواب** استغفار زبانی میں ذکر زبان کا تو ہر حال حاصل ہے خالی ثواب سے نہیں ^{فقط}

سوال تیسواں کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرنا قرون ثلثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں۔ **الجواب** قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اسکا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اکی اسل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں ^{فقط}

سوال اکتیسواں بعض صوفی قبور اولیا پر شہم بند بیٹھتے ہیں اور سورۃ الم نشرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگوں سے فیض ہوتا ہے اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہیں **الجواب** اسکی بھی اصل ہے آمین کوئی حرج نہیں اگر نہ یہ تاخیر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال ستیسواں** کسی شخص کی تعظیم کو کھڑا ہونا اور پاؤں پکڑنا اور چومنا تعظیماً درست ہے یا نہیں۔ **الجواب** تعظیم دیندار کو کھڑا ہونا درست ہے اور پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے حدیث سے ثابت ہے فقط **سوال تیسواں**

قبور پر عورت کو بانا محض حرام مگر مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں کل زیارات پر عورت
 بانی میں انکی کیا وجہ ہے الجواب عورتوں کو قبور پر جانا مختلف فیہ ہے اکثر علماء منع
 کرتے ہیں بسبب فساد کے اور جو فائدہ ہو تو اکثر کے نزدیک جائز ہے حرمین میں اور سب
 عل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چوتھیسواں رنگین کپڑے پہنا کر نہایت فحش
 موٹی سیج رکھنا بال سر کے بڑا نا اس خیال سے کہ اگلے پیشواؤں کا یہ فعل ہے تو اس میں کوئی
 قباحہ ہے یا نہیں الجواب ان ہیئت میں کوئی حقیقت نہیں بری نیت سے برا چلی تہ
 سے بھلا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چوتھیسواں بعض بعض صوفی یہ کہتے ہیں کہ
 جب تک بندہ کا بندہ نہ ہو خاندانے نوک کا کیا ہے الجواب اس کا جواب پہلے لکھا گیا
 کہ معنی درست ہیں مگر لفظ ہر نقطہ موہم میں اس واسطے یہ الفاظ نہ کہے فقط سوال چوتھیسواں
 بعض بعض صوفی یہ کہتے ہیں کہ صوفی جناب سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو کثرت لطف
 لگے ہیں اور صوفی بڑے پیر صاحب نے کندہ ادا کیا اور جناب سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جاسے محی الدین تبر سے قدم سب اولیاء کی گردن پر تو اب یہ فرما سے کہ انکی
 کہیں اصل غی ہے یا نہیں الجواب یہ باطل غلط اور جھوٹ ہے اور اس کا مایوس طعن ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چوتھیسواں اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا مردہ اور اگر
 زندہ ہیں تو ہماری آواز سنتے ہیں یا نہیں الجواب روح کو حیوۃ ہوتی ہے قبر میں سب کچھ
 زندہ ہے ولی ہو یا عالم اور سماع میں افعال ہوتی ہیں بعض مقررین بعض منکر فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال آرتھیسواں کوئی لی سید یا خادم مسجد ایسا ہو کہ جب ہم اس مسجد میں آئیں تو اس میں
 یہ کھڑی ہو بلکہ بعض ہم ہم اگر کوئی انہی شخص دست ناز معمولہ مسجد پر رہا آج اس کے واسطے کہ
 بکیر جہانم کے واسطے کہ ہے تو وہ سولی مسجد تھا ہوا اور کہو سے کہ تو نے میری بکیر اور لے

ہرگز نہ ہو کہ عورتیں جہانم میں جائیں گی۔

قصدا کر دی ابھی تو وقت بھی نہ تھا تو نے بغیر ہمارے تکبیر کیوں کہی تو ایسا شخص متولی یا
 حافظ یا عالم کہ جسے نماز کو اپنے قبضہ میں کیا ہو نہ یہ کہ متولی یا بندہ نماز ہو تو ایسا شخص گنہگار
 ہے یا نہیں **الجواب** جو ایسا شخص متولی ہے کہ اپنے واسطے ایسی تاکید کرے اور تاخیر کرے
 وہ گنہگار ہے اور ایسوں کا انتظار بھی درست نہیں ہاں عوام سہلین کا انتظار درست ہے
 بشرطیکہ دوسروں کو جو حاضر ہو چکے ہیں تکلیف نہ ہو اور وقت بھی مکروہ نہ آ جاوے مگر رئیس اور
 دنیا داروں کا انتظار نہ کرے وقت پر چپ سب یا اکثر حاضر ہو گئے نماز پڑھ لیوے فقط واللہ
 تعالیٰ **اسم سوال** اوستا لیسوان جو امام مسجد ایسا ہو کہ حشوت تک مسجد میں ایک یا دو شخص
 مخصوص نہ آ جاویں چاہے جماعت کا وقت معمولہ بھی گزرنے کے قریب ہو اور وقت میں بھی
 تاخیر ہوتی ہو مگر اپنے دنیاوی نفع کے باعث یا ملاقات کے سبب اُن شخصوں کا انتظار
 کرے بغیر ان کے جماعت میں تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے **الجواب**
 اگر بوجہ دنیا کے کسی دنیا دار رئیس کا انتظار کرتا ہو اور حاضرین کی رعایت نہ کریں کرتا تو امام مکتبہ
 گنہگار ہے مگر نماز اوس کے پیچھے ہو جاتی ہے **سوال** علییوان امام مسجد کو یا واعظ مسجد
 اختیار ہے کہ کسی بغیر اجازت کے امام جماعت اولیٰ نہ بنے دے یا واعظ اور کسی واعظ کو اپنی
 اس جبقوضہ میں وعظ نہ کہنے دے البتہ مختار ہو نا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہیں
الجواب امام مسجد اور واعظ اگر کسی امام نہ ہونے دے وعظ نہ کہنے دے کسی مصلحت
 شرعیہ اور رفع فساد کے واسطے تو درست ہے کہ انتظام کی بات ہو دوسرے شخصوں کو بھی کسی
 رعایت چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ دوسرے کی جگہ میں بدو
 ان کے امام نہ بنے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اکتالیسیوان فنافی الشیخ اور فنافی
 فی الرسول کیا ہو نا ہے اور کہاں سے ثابت ہے اور اسکی نسبت صوفیہ رحمہم کیا فرماتے ہیں

الجواب یہ دونوں لفظ اصطلاح مشائخ کے ہیں استعمال کرنا اور محبت کا غلبہ موجب استیسا
 ہونا ہے انکی اس شرح سے ثابت ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فقط سوال بیا لیسوا
 جمع مسجد میں جمعہ کی نماز ڈھائی بجے ہوتی ہے اور مسجدوں میں جمعہ کی نماز ایک بجے ہوتی
 ہے تو فرمائیے کہ کہاں جمعہ پڑھے جو ثواب زیادہ ہو **الجواب** جامع مسجد میں سبب
 کثرت آدمیوں کے زیادہ ثواب ہے اگر گرمی کے موسم میں ہر نماز ڈھائی بجے تک وقت اچھا
 ہوتا ہے تو میں جمعہ پڑھے اور جائز ہے کہ موسم میں ہر جمعہ میں پڑھ دینے
 کہ احتمال ایک مثل سے وقت نکل جانے کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال تینیا لیسوا
 رمضان شریف میں مسجدوں کو آراستہ کرنا اور تراویح کے وقت اور روزوں کی نسبت
 روشنی کرنا زیادہ کیسا ہے **الجواب** مسجد کا صاف کرنا تو بہتر ہے مگر روشنی انداز سے
 زیادہ کرنا اسراف ہے اور زیادہ روشنی سبب کثرت آدمیوں کے ہے کہ حاجت ہے تو درست ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چو لیسوا کسی عالم یا فقیر سے مرید یا کوئی ضروری حاجت
 یا سبب ہے **الجواب** مرید ہونا مستحب ہے واجب نہیں فقط سوال پینیا لیسوا شاہ
 یا زائر کے نزدیک کیا ہے اور جو پیر یا ولی کی مذکر جاتی ہے وہ کسی ہے **الجواب** بادشاہ
 نواب ہدیہ دیا کرتے ہیں اگر رشوتہ با وجہ معصیت کے نہیں تو محض اخلاص مندی ہے تو درست ہے
 اور بزرگوں کو بھی جو دینے میں وہ ہدیہ ہے درست ہے اور جو اموات اولیاء کی تدر ہے تو
 اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اسکا ثواب انکی نفع کو پہنچے تو صدقہ ہے درست ہے اور جو نذر
 یعنی قربان کے نام پر ہے تو حرام ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چھپیا لیسوا
 اکثر آدمی شجرہ خاندان کا ہر صبح دشام پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے **الجواب** شجرہ پڑھنا درست ہے
 کیونکہ اوہیں جو سب اولیاء کے حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اسکا کوئی حرج نہیں فقط واللہ



تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الاحقر شید احمد گنگوہی عفی عنہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری نبوی صلعم

استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اور مفتیان شرع رسول سید العالمین در باب تقلید شخصی آیا یہ واجب ہے یا جیسا غیر متقلدین معاذ اللہ گمان کرتے ہیں شرک یا بدعت ہے منع اور مصفا بیان فرمادے تاکہ اجر باؤ ایجاب تقلید مطلق فرض ہو بقول تعالیٰ فاسئلواہم الذکر اگر کتم لا تعدون الآیہ حق تعالیٰ نے اس آیت میں مطلق تقلید کو فرض فرمادیا ہے اور تقلید کی دو فرد ہیں ایک شخصی کہ سب مسائل ضروریہ ایک ہی عالم سے پوچھ کر عمل کرے دوسرے غیر شخصی کہ جس عالم سے چاہے دریافت کر لیوے اور آیت بسبب اپنے اطلاق کے دونوں قسم تقلید کو متضمن ہے لہذا دونوں قسم تقلید کی مامورین اللہ تعالیٰ اور مفروض حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور جس فرد تقلید پر کوئی عمل کر گیا حق تعالیٰ کے حکم فرض کا عامل ہو گا لہذا جو شخص تقلید شخصی کو جو مامور و مفروض من اللہ تعالیٰ ہے شرک یا بدعت کہتا ہے وہ جاہل گمراہ ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی مخالفت میں خدا تعالیٰ کے مفروض کو شرک کہتا ہے اور نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ نے جہاں مطلق حکم فرمایا ہے تکلیف کو مختار فرمادیا ہے کہ جس فرد مقتدر پر چاہے عمل کرے کیونکہ مطلق کا من حیث الاطلاق کہیں خارج میں وجود نہیں ہوتا بلکہ اپنے افراد کی ضمن میں خارج میں موجود ہوتا ہو مثلاً انسان کا وجود من حیث الاطلاق کہیں جدا نہیں پایا جاتا بلکہ افراد کے ضمن میں ہی خارج میں ہوتا ہے ایسا ہی تقلید کا وجود جدا ہو اور شخصی اور غیر شخصی کا جدا ہو یہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ تقلید جہاں کہیں ہوگی بالتحقیق کے ضمن میں یا غیر شخصی کے ضمن میں ہوگی لہذا دونوں قسم میں مکلف مختار ہے جس پر چاہے عمل کرے اور عمدہ امر سے فارغ ہوئے پس مامورین اللہ تعالیٰ کو بدعت یا

استفسار اور مامورین اللہ تعالیٰ سے چھٹا سب از صلح فیروز آبادی کتاب ۱۳۱۲

شرک کہنا خود مستثنیٰ ہو بلکہ دراصل دونوں منع تقلید کے جواز میں یکساں ہیں مگر اس وقت
 میں کہ عوام ان سب بلکہ خواہش پر بھی ہواے نفسانی کا غلبہ اور اعجاب کل راستے پر ایہ کا
 اور تقلید غیر شخصی اور کی ہوا اور اعجاب کو عمدہ ذریعہ جواز و اجراء کا ہو جاتا ہے اور وجہ بالی
 بن کا دین کی طرف سے اور سب زبان و رازی و شنیع کا شان مسلمین و ائمہ محمد بن میں آنے
 واسطے بن جاتا ہے اور باعث تفرقة و فساد کا باہم مسلمین میں ہوتا ہے چنانچہ یہ سب مشاہد
 ہے لہذا ایسے وقت میں تقلید غیر شخصی کا اختیار کرنا اس وجہ سے جہاں پر فساد برپا ہوتے
 ہوں درست نہیں رہا اور فقط شخصی استعمال امر نہ ہوا کہ واسطے تعیین شخص سب شروع
 ہو گئی ہے کہ نہ کہ اتفاق اور اتحاد و کن غلسم دین اسلام سب سے تو اس کی محافظت بھی فرض عظم
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ واعصوا بحکم امری لعلکم تفلحون لا تفرقوا ولا تفرقوا ولا تفرقوا لا تفرقوا
 اور اکثر احادیث اس باب میں وارد ہیں لہذا محافظت اس فرض عظم کے واسطے اور منع
 ان مناسبات و مشائخ کی ضرورت سے ایک شخص یا مورطی یا تخریر سوال کو ترک کرنا اور دوسری
 شخص کو جو مسلمین متوفی اس فرض عظم کو اور دفع شائع مذکورہ کو ہی کو اختیار کرنا جہاں حکم
 نعم شارع علیہ السلام ہو گیا ہے چنانچہ قراءۃ قرآن شریف کی سبعتہ احرف میں تخریر لفظی اور باجمل
 صحابہ حضرت عثمانؓ نے اس کی منع کر کے ایک نعت قریش میں منسوخ کر دیا اور یہ بعض دفعہ
 و تفرقہ کی وجہ سے ہوا تھا مجمع بنیادی انکی شاہد اور خود فخر عالم علیہ السلام نے قتل ذوالحویصر
 کے باب میں جو واجب قتل بسبب کلمات کفر و گستاخی فخر عالم علیہ السلام کرتا تھا یا تھا و فان الناس
 یقولون ان محمد بن القتل اصحابہ ہ اور یہ حکم بسبب فتنہ کے ہوا تھا لا غیر الحاصل ایسے وقت
 ازک میں تقلید شخصی واجب شخص ہے اور غیر شخصی ان فتنہ مثلاً ہر کے سبب ممنوع ہے البتہ
 اگر کہیں یہ فساد غیر شخصی میں نہ پایا جاوے تو وہ بھی امور علی التخییر ہے مثل شخصی کے پس منع

ہو گیا کہ تقلید شخصی واجب ہے اور اسکو بدعت یا شرک کہنا جہل محض ہے واللہ تعالیٰ اعلم
 کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۶ ذی الحجہ ۱۳۱۲ ہجری



سوال شروع سورۃ توبہ کے بسم اللہ شریف نہونے کا کیا سبب ہے یا سورۃ توبہ اور
 سورۃ انفال ایک سورۃ ہیں تو اس صورت میں فاصلا کیوں ہے اور نام انکے علیہ علیہ
 کیوں مقرر ہوئے اور اگر دو ہیں تو بسم اللہ شریف اسپر کیوں نہیں لکھی گئی اسواسطے
 کہ مشروع ہر سورۃ پر بسم اللہ شریف ضرور ہوتی ہے اور اگر کوئی بسم اللہ شریف پڑھے تو
 جائز ہے یا نہیں اور جازع الکراہتہ ہے یا بدون کراہتہ اور بعض شخص جو بوقت شروع
 سورۃ توبہ کے یہ دعا پڑھتے ہیں یہ ثابت بالسنۃ ہے یا نہیں اور وہ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

مِنَ النَّارِ وَمِنَ شَرِّ الْكَافِرِادْنِ غَضَبِ الْجَبَّارِ وَلِلْعِزَّةِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ اِجْوَاب
 ابو داؤد میں ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ انفال اول نازل ہوئی تھی اور توبہ اخیر میں
 اور آپ علیہ الصلوٰۃ نے نہ فرمایا کہ یہ دو سورۃ ہیں یا ایک اور قصہ دونوں کا شبہ تھا
 لہذا بسم اللہ توبہ پر نہ لکھی کہ شاید انفال کا جزو ہو اور جمع بھی نہ کیا کہ شاید دو سورۃ ہوں
 لہذا افضل بلا تسمیہ کے کر دیا ہے اور بسم اللہ اگر اسپر کوئی پڑھے بلا کراہتہ درست ہے
 اور یہ جو معمول بعض کا ہے کہ مجاہد تسمیہ کے اَعُوْذُ ذِکْرُ سَوَالِ پڑھتے ہیں اسکی کوئی اصل
 معتبر ہر انہیں اور دوسری روایت جو حضرت علی سے نقل کرتے ہیں وہ چند ان معتبرین

وہ تسمیہ نہ لکھنے کی جو حضرت عثمان سے نقل ہوئی معتبر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال جو کہ کتاب تقویۃ الایمان میں دربارہ افعال شریک کے واقع ہوا ہے جیسے
 نذر غیر اللہ یعنی توشہ وغیرہ دوسرے دینا قبر کو اور سجدہ اور طواف کرنا قبر کو اور غلاف اٹانا
 اسکے اور پراور جو اسکی مثل اور امور ہیں اور قسم کھانا غیر اللہ اور شگون پلینا اگر کسی شخص

صادر ہو دین تو اس شخص کو کافر محض جانتا اور دیگر معاملہ کفاروں کا اس کے ساتھ
 کرنا جائز ہے یا نہیں **الجواب** افعال شرکہ بعض ایسے ہیں کہ شرک محض ہے اور بعض ایسے
 ہیں کہ شرک درگ او کو کرتے ہیں اور تاویل اور میں ہو سکتی ہے پس پہلی قسم کا فعل صیبا
 سجدہ بہت کو کرنا نہ نارڈالنا ہے ان امور سے تو شرک ہو گیا اور سب معاملات
 شرکین کے اس کے ساتھ کرتے ہیں اور دوسری قسم کے افعال سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اگر
 خرمین اسلام نہیں ہو تا کیونکہ شرک بعض اہل شرک اعلیٰ درجہ کا ہے اور بعض کم اس ہی
 واسطے شرک دون شرک کہتے ہیں تو دوسرے درجہ کے شرک حقیقہ شرک نہیں مگر قسم
 لغیر اللہ کو شرک فرمایا اور بار کو شرک فرمادیا لہذا یہ سب افعال جو کہ صورت شرک کی ہیں
 او کو شرک فرمادیا ہے اسکے کرنے سے فاعل حقیقی شرک نہیں ہو جاتا فقہائے لکھنوی
 کہ سب کے فعل ہیں اگر تانوسے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایمان کا ہو تو سب کو
 ایمان پر حمل کرنا اور مومن ہی کہنا یا بیٹے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جو شخص کہ خست
 مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کافر اور مردود کہتا ہے تو وہ شخص خود
 کافر ہے یا فاسق اگر وہ کافر ہے تو اس کے ساتھ معاملہ کفاروں کا کرنا جائز ہے یا نہیں
 سو افسانہ فتویٰ کے جو مولوی عبدالباق صاحب عقد ہوئی کا ہے اور اس پر خیر علماء کی مہربان ہیں وہ
 ہے کہ جو کوئی مولوی محمد اسماعیل صاحب دلی کامل کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو اور معتدین
 ہے نہ بیش اس مادی دلی و قید بار دلی بالمحاربتہ فقط محمد اکبر علی خان۔ اسی طرح اور
 بہت علماء دینی کی تہرین ہیں تو سو افسانہ فتویٰ کے اس کے ساتھ معاملہ کفاروں کو سارے
 جائز ہے یا نہیں فقط **الجواب** مولانا محمد اسماعیل صاحب جو درگ کافر کہتے ہیں تاویل کرتے
 ہیں اگرچہ تاویل اولیٰ غلط ہے لہذا ان کو کافر کہنا اور معاملہ کفار کا کرنا ناجائز ہے

جیسا کہ رد افض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیعین و صحابہ کو حضرت
 علی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کافر کہتے ہیں پس جب بسبب تاویل باطل کے ان کے
 کفر سے بھی ائمہ نے تحاشی کی تو مولوی محمد اسماعیل کی تکفیر سے بالطریق اولیٰ کافر نہ کہنا چاہیے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** مذہب حنفیہ میں امامت عالم کی اولیٰ تر ہے یا قاری
 لیکن اگر قاری اور ضروریات دین سے بخوبی واقف ہو اور عالم قاری نہ ہو، عالم کی امامت قاری کی
 امامت اولیٰ ہے یا نہیں **الجواب** اگر عالم واقف مسائل صلوٰۃ کا قرآن کو مایحوز بہ الصلوٰۃ
 پڑھتا ہے تو اس کو ہی امام بنانا چاہیے اور جو قرآن ایسا نہیں جانتا تو امامت اس کی دست
 ہی نہیں ہوئی کہ رکن نماز کا قراءۃ ہے قرآن جب غلط پڑھا تو نماز فاسد ہوئی ایسی حالت
 میں قرآن صحیح پڑھنے والا امام ہو اگرچہ تھوڑے مسائل سے واقف ہو چکے بخوبی فقہ ہو مگر مرد قاری
 یہ معروف قاری نہیں کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ ہو یہ فرض نہیں غرض مایحوز بہ الصلوٰۃ تبعہ الخ و
 ہے کذا فی عامۃ الکتاب واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** تقویۃ الایمان کے صفحہ ۶۱ مطبوعہ

طبع فاروقی میں حدیث نقل فرماتے ہیں ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے
 نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے و اس کے لوگوں کو کہ
 سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیا
 جائے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں تو
 دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں وہ اپنے راجہ کو سو تم بہت زیادہ لائق ہو
 کہ سجدہ کریں ہم تم کو سو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر سجدہ کرے
 تو اس کو۔ کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی ایک بن کر مر سٹی
 میں سننے والا ہوں تو کیا سجدہ کے لائق ہوں الخ تو بیان پر یہ شبہ واقع ہوتا ہی

کہ مٹی میں مٹنے سے کیا مراد ہے اور مخالفین یہاں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مولانا صاحب کے نزدیک انبیاء کا جسد زمین میں لمبانا ثابت ہوتا ہے اسکا کیا جواب ہے مفصل نام فرمائے الجواب مٹی میں مٹنے کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ غلط ہو جاوے جیسا کہ اشیاء زمین میں پڑ کر خاک ہو کر زمین ہی بن جاتی ہیں۔ دوسرے مٹی سے طاق و متعل ہو جانا یعنی مٹی سے لمبانا تو یہاں مراد دوسرے معنی ہیں اور حیدر بنیاد علیہم السلام کا خاک ہونے کے مولانا مرحوم بھی قائل ہیں تاہم کہ مردہ کو چاروں طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور نیچے مردہ کے مٹی سے جسد معہ کفن ملاحق ہوتا ہے یہ مٹی میں ملنا۔ اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہے کچھ اسٹریٹس نہیں فقط واللہ

تعالیٰ اعلم سئوال تذکیر لافواں کے صفحہ پانچ میں ہے کہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۃ آل

عمران میں اور بت ہوا انکی طرح جو علیہ علیہ ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اوسکے کہ پوچھا

پچھے انکو صاف حکم اور انکے واسطے بڑا عذاب ہے جس دن سفید ہو گئے بغیر منہ اور سیاہ ہو گئے بغیر منہ

سو وہ جو سیاہ ہوئے منہ انکے کیا تمنا فرہو گئے ایمان میں اگر اب چکھو عذاب بدلاؤں

کفر کرنے کا۔ اسکے فائدہ میں ہے کہ بہت گروہ فرقہ فرقہ ہو گئے جہانگیر ہو دو و نصاریٰ تہمتیں

فرقے ہو گئے اور پھر آگے تخریر فرماتے ہیں چہ انہیں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی

بسنے لے اور صفو، میں فرقے میں پھر کسی نے آج چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے

نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رنالی ثبیر الیاء الخ تو اس جگہ پر شبہ واقع ہوتا ہے

کہ ان نامذہبون کو ان فرقوں میں شامل جو فرمایا تو اسکی کیا وجہ ہے اور یہ مفسنون صحیح ہے

یا غایہ الجواب مرد یہ ہے کہ فرقہ فرقہ جدا ہونا باعتبار عقائد و اعمال کے بدلتے ہیں جیسا

روافض خواجہ عقائد میں اپنے اموا سے مختلف ہو گئے ہیں تو اسی طرح اس زمانہ کے قادری

و چستی مثلاً اپنے اپنے عقائد مبتدعین اول اعمال ناجائز میں مختلف ہو کر ہر ایک نے خلاف
 شرع کو اپنا طریقہ مقرر کر لیا ہے اگر عالم ادنیٰ کو کسی عقیقہ باطلہ مبتدعہ سے یا کسی عمل غیر مشروع
 سے منع کرے تو کہتے ہیں کہ ہم قادری ہیں مثلاً ہم کو جو طرح اپنے بزرگوں سے پہنچا
 اور کسی ہی حق جانتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ عقائد و اعمال سب بزرگان دین کے موافق
 سنت کے تھے ان لوگوں نے احداث بدعات کیا ہیں ایسے اہل طریقہ کو وہ مثل بہتر
 فرق کے فرماتے ہیں نہ اُن اہل اللہ لوگوں کو جو ان خاندان کے مقبول متبع سنت ہیں کیونکہ
 ادنیٰ کا کوئی فرقہ سوائے اہل سنت و جماعت اور کوئی امر طریقہ کا خلاف شرع کے نہیں یہ خود ایک
 فرقہ کا فرقہ نام پر کیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ سوال صوم جب کا ثبوت حدیث سے ہے
 یا نہیں اور فضائل اعمال میں تو حدیث ضعیف قابل عمل ہوتی ہے نہ کہ ثبوت اعمال میں لائق
 مقبول ہو اور اگر ہو سکتی ہے تو اس کو تخریف نہ راوین اچھا اب فضیلت صوم جب کی
 کسی حدیث صحیحہ سے منقول نہیں جب غیر جب برابر ہیں مگر بعض احادیث سے اشہر حرم
 کی کچھ فضیلت ثابت ہوتی ہے پس چار دن ماہ حرم برابر ہوئے سوائے ایام محدودہ کے
 جسکی فضیلت ثابت ہوئی ہے بعد اس کے اگر ضعیف روایت سے فضیلت صوم خود جب کی ثابت
 ہو تو روزہ رکھنا جائز ہے کیونکہ صوم خود عبادۃ ہو مگر جب صوم جب کو مثل واجب کے
 جانا جاوے تو اس وقت بدعت ہو جاوے گا پس ثبوت صوم کا تو مطلق فضیلت صوم نفس سے
 ثابت ہی اور پھر اشہر حرم کے صوم سے ثابت ہے اور فضل خاص اگر ضعیف روایت
 سے ہو تو اس پر عمل درست ہے جب تک سوکھ و واجب نہ جانا جاوے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال کھانا تیار کرنا واسطے تقدیر مومنین کے بلا تعین یوم کے فقرا و مساکین کو
 جمع کر کے کھانا دینا یا تقسیم کر دینا جائز ہے یا نہیں دلائل اتمام فرادین اچھا اب بلا تعین

کھانا تقسیم کرنا یا دین بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے نزدیک
 ناجائز نہیں ثواب اور کمائیت کو پونچتا ہے باتفاق البتہ عبادۃ بدنی میں خلاف
 امام شافعی رحمہ اور امام مالک رحمہ کا ہر مالی میں کسی کا خلاف نہیں قال فی الہدایۃ لاصل
 فی ذہا الباب ان الانسان لہ ان یحیی ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ اور صوم یا اور صدقہ
 اور غیر مانع فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** ذکر جہر مذہب خفیہ میں جائز ہے یا نہیں مل
 ارقام فرمائے **الجواب** ذکر جہر میں خفیہ کی کتب میں روایات مختلفہ ہیں کسی کے کہتے
 ثابت ہوتی ہے غیر محل ثبوت میں اور بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی رائج ہے اور کسی
 دلیل طلب کرنا بے سود ہے کیونکہ مجتہدین کا خلاف ہے سواب کمن فیضیہ کر سکتا ہے مگر
 جواز کی دلیل یہ ہے کہ قال اللہ تعالیٰ اذکر ربک فی نفاک تفسر عا وظنیہ ورون البہر اللہ
 ورون البہر بھی جہر ہی ہے کہ ادنیٰ درجہ ہے قال علیہ السلام اربعوا علی انفسکم احمدیث
 اور یہ معنی ذکر جہر ہی ہے رفی کو فرمایا ہے گلو پہاڑ سے منع کیا اور مطلق آیات و
 امارت بہت جواز پر دال ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جلسے اور قوسے میں
 یہ الفاظ کہنا فراموش ہوں یا نوافل جائز ہے یا نہیں اللہم اغفر لی وارحمنی اہدنی وارزقنی
 وارفضی راہی جلسے میں اور قوسے میں ربنا ولک الحمد اکثر اطلبنا مبارکافہ۔
الجواب یہ طاعت فرض نفس میں سب میں درست ہیں مگر امام کو خواہ میں نہ کہنا چاہیے
 کہ مستحب غیر تسبیح صلوۃ کی کلفتہ ہوتی ہے تنہا ہو تو کہے کہ نماز میں اذکار سنو نہ اوتے
 ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب حبش پانی تہی کتاب بلا بدینہ
 میں فرماتے ہیں و انکشت خضر و بنصر از دست راست عند کند و وسطی ابہام را
 حلق کن و انکشت شہادت را کشادہ دارد و تشہید بخاند و وقت شہادت اشارت کن

نماز میں اوس سے کوئی نقصان واقع ہوگا یا نہیں محقق مذہب اس میں کیا ہے اور
 حضرت مولانا شاہ محمد اسحق بخاری نے اربعین میں تحریر فرمایا ہے کہ حمادیہ میں لکھا ہے
 روایت کی حسن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ دُور رہو رنگ مسخ سے
 کہ رنگ مسخ زینت شیطان ہے اور تذکیر الاخوان حصہ دوسرے تقویۃ الایمان میں مذکور
 نقل فرمائے ابن اثیر الترمذی و ابو داؤد و ابن عبد اللہ بن عمر قال مر رجل علیہ ثوبان
 احمران مسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرو علیہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ مسخ
 بالکل مباح ہے کہ اپنے اس کے سلام کہ جواب نہیں دیا اس میں صحیح مذہب کیا ہے بل
 ارقام فرمائے الجواب مسخ غیر معصومین روایات مختلفہ ہیں اور ہر ایک جواب
 دلائل مذکورین احوط مطلقاً مسخ کا ترک ہے اور خفیہ جواز استعمال سوائے معصومین
 ہے جو سنیہ اول قرن سے مختلف ہو اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اس حدیث میں
 ثوبان احمران وارد ہے اسکو مجوزین معصومین پر حمل کرتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال رنگ زرد سوائے زعفران کے مثل بن وغیرہ کے استعمال کرنا یا مخصوص
 مردون کو جائز ہے یا نہیں الجواب ہے ہذا زرد رنگ سوائے زعفران کے مردون
 مختلف فیہ ہے راجح اس میں جواز ہے اور سرخ و زرد کی بحث مردون کے ہی واسطے
 ہے عورتوں کو سب درست ہے لہذا علیٰ مخصوص مردون کو جو بیح سوال ہے یہ نایدیکھ
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال دیو اسلامی گندک کی جس سے چراغ روشن کرتے ہیں اور
 بوقت روشن کرنے کے اوس سے بدبو نکلتی ہے مسجد میں جلتا نا درست ہے یا نہیں الجواب
 جس شے میں بدبو ہو اوس کو مسجد میں لیجا یا اور بدبو کا مسجد میں پیدا کرنا منع ہے یہاں تک
 بیاز کھا کر بدبو دہن کے ساتھ دخول مسجد کو حرام لکھا ہے پھر گندک کی بدبو مسجد میں پھیلانا

کس طرح درست ہوگا چرخ غایب مسجد روشن کر کے لیا جو سے یا موم کی دیوا سلائی سے
 روشن کر کے فقط واللہ تعالیٰ اعظم **سوال** ایک مقدمہ امر واقعی اور سچا ہے اور قاعدہ
 قانون انگریزی کے خلاف ہے یا نہیں اپنے استفسار حق کے واسطے اگر تھپڑا سا کذب
 ملایا جاوے تو جائز ہے یا نہیں **الجواب** احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے مگر
 نام امکان تعریف سے کام لیوے اگر ناپار ہو تو کذب صحیح ہو لے ورنہ احتراز رکھئے فقط
سوال اگر کوئی شخص گرفتار ہوتا ہو اور وہ گرفتاری ناحق ہو یا اسکی میعرتی ہوتی ہو
 تو اس کو جھوٹ بول کر چھڑالینا جائز ہے یا نہیں عند اللہ مواخذہ ہوگا یا نہیں **الجواب**
 اسکا بھی جواب یہی ہے اور احیاء العلوم میں ایسے موقع پر کہ قتل مسلم ناحق ہوتا ہو اور بارہ
 کذب کے نجات نہ ہو تو کذب کو فرض لکھ دیا ہے فقط واللہ اعظم **سوال** حقوق العباد جو
 مسلمانوں کے گناہ ہوتے ہیں اسکا بدلہ تو یوں ہو جاوے گا کہ اسکی نیکیاں صاحب حق کو
 دلائی جاوے گی اور در صورت نیکیاں نہ ہونے کے اس صاحب حق کے گناہ اس کو دے
 جاوے گے اگر کافرا حق ہے تو اس صورت میں کیا معاملہ مسلمان کے ساتھ کیا جاوے گا۔
الجواب حقوق کفار کے عوض عذاب کیا جاوے گا کہ خلاف حکم حق تعالیٰ کے کیا اور کفار
 کچھ نہ ملے گا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا میں مختصر ذمی کافر کی تکلیف ہی میں کروں گا
 کما قال واللہ تعالیٰ اعظم **سوال** اگر کہیں سے خبر تحقیقی اس بات کی آوے کہ وہاں
 چاند اتنے اشخاص معتبر بنے دیکھا اور شخص معین جسکو وہ اشخاص جانتے ہیں وہ انکو ایک
 تحریر اپنی و نیز گواہی گواہان سے فرین کر کے بھیجے تو وہ تحریر قابل سہاعت ہوگی یا نہیں۔
 اور جو تحریر اسطرح پر ہو تو قابل قبول ہے یا نہیں اور اگر تار کہیں سے آوے کہ چاند ہو گیا
 وہ معتبر ہے یا نہیں **الجواب** تحریر خط جو شل دستور کے لکھا آیا از طرف فلان بنام

فنان مثلا اور کتب الیہ اوس کو پہچانتا ہے اور اوسکا ہی خط ہے تو اوسکا لکھنا خبروتہ
 ہلال کی نین مستبر ہوگا اور اوسپر عمل کرنا درست ہوگا اور تار کی خبر بھی نفس تحریر کے ہے
 مگر وساطت کفار کے موجب عدم قبول ہو جاتی ہے در نہ تحریر خط اور خبر تار کا ایک حکم
 کہ انہیں من کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم سوال ایک شخص ایسا ہے کہ اوس سے دین کے
 بہت فائدے ہیں مثلاً کلام اللہ و حدیث و تفسیر وغیرہ پڑھتا ہے اور جس مسجد میں رہتا ہے
 اوس سے آباد ہے آیا اوس شخص کو ہجرت کرنا حرمین شریفین کی ادائی ہے یا پڑھنے والی ہے
 ایچو اب اگر بیان رہنے سے اس عالم کے دین بن کوئی نقصان نہیں اور خلق کو اوس
 سے دین کا ہے تو اوسکا بیان رہنا ہجرت عرب کے لئے بہتر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال یزید کہ جسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر یا وہ قابل لعن ہے
 یا نہیں گو کہ لعن کرنے میں امتیاط کرے بہت اکابر دین و رباب میں یزید تحریر
 فرما چکے ہیں چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب شہادت کو
 میں نے ایک آواز غیب سے کہ کوئی کہنا لقا شہر ایہا للقاتلون جہلا حسینا و ابشوا

بالعذاب اللہ میل و قد لعنتم علی سنان ابن داؤد و موسیٰ و مال الابیہل و کذا
 فی التحدیث الشہادتین صلاحتی محرمہ - اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اختلاف
 میں تحریر فرماتے ہیں قال علیہ السلام من اذات اہل المدینۃ اذات اللہ و علیہ السلام
 والہما لک و اناس اجمیع رواء مسلم - و کالسب غلع اہل المدینۃ لہ ان یزید اسرف

فی المعاصی اور دوسری جگہ فرماتے ہیں فقتل وجی براسہ فی طست حتی وضع میں ہے
 ابن زبائون اللہ قائمہ و ابن زیاد و سمہ و یزید۔ اور بعض محققین مثل امام ابن جوزی اور
 ملا سعد الدین نقاش زانی وغیرہ رحمہم اللہ علیہم کہنے کے قال میں چنانچہ مولانا قاضی ثناء اللہ

پانی نبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں وجہ قول جواز من آنست کہ ابن
 جوزی روایت کردہ کہ قاضی ابو یعلیٰ در کتاب خود معتمد الاموال بسند خود از صالح بن
 احمد بن حنبل روایت کردہ کہ گفتم پدر خود را کہ اسے پدر مردم گمان محو بزرگ ما مردم پیش
 را درست سے داریم اچھ گفت کہ اسے پس سر کے کہ ایمان بخدا و رسول داشتہ باش اول
 دوستی یزید چگونہ روا باشد و چرا لعنت نکردہ شود بر کسی کہ خدا پرستے در کتاب خود لعنت کرد
 گفتم در قرآن کہا بر یزید لعنت کردہ است احمد گفت قبل عیسم ان تولیم الخ اور نیزہ کہوت
 میں ہے غرض کہ کفر بر یزید از روایت معتبر ثابت میشود پس او مستحق لعن است اگرچہ در کتب
 گفتن فائدہ نیست لیکن اسباب فی اللہ والبغض فی اللہ مقتضی آنست واللہ اعلم
 ان عبارات مذکور سے معلوم ہوتا ہو کہ بعض حضرات کفر کے جہی قائل تھے اور بعض حضرت
 اکابر دین میں کو جائز نہیں فرماتے ہیں اس واسطے کہ یزید کے کفر کا حال تحقیق نہیں ہے
 قابل لعن نہیں لہذا یزید کو کافر کہنا اور لعن کرنا جائز ہے یا نہیں مدلل از قاضی فرماویں۔
 اچھا اب اس قدر تظہیل سوال میں بیفائدہ کی ہے حدیث صحیح ہے کہ جب کوئی کسی پر لعنت
 کرتا ہے اگر وہ شخص قابل لعن کا ہو تو لعن اس پر نہ پڑتی ہو ورنہ لعنت کو نیلے پر رجوع کرتی ہے پس
 جب کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جائے اس پر لعنت کرنا نہیں چاہیے کہ اپنے اوپر جو لعنت
 اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال نا بشایستہ ہر چند موجب لعن کے ہیں مگر جو محقق انبار
 سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے دہنی و خوش تھا اور انکو مستحق جائز
 جانتا تھا اور بدون توہم کے مر گیا تو وہ تو لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے
 اور جو علما اس میں تردید رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد ان افعال کا وہ
 مستحق تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہوا پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز

نہیں لہذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ
 بھی حق ہے پس جواز لعن و عدم جواز کا اراکین پر ہے اور اہم متقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے
 کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ
 سنہ نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ^{۱۲۱}سوال تدریضیہ یعنی مرغا کبرا وغیرہ کہ جو کسی تھان یا کسی قبر
 یا نشان اور جھنڈے وغیرہ پر چڑھایا گیا ہو اگر وہ ان کے خادم مجاور وغیرہ کسی کے ہاتھ سے چکر لے
 تو اس کا خریدنا اور صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں و معروف علم یا بالاعلم کے ارقام فرمادینا
 اچھا ہے جو مرغ و کبرا دکھانا کفار اپنے معاذ پر چڑھاتے ہیں اور کافرجاور لیتا ہے
 تو اس کا خریدنا درست ہے کہ کافر مالک ہو جاتا ہے اور جو سہان مجاور ایسی چیز لیتا ہے
 وہ مالک نہیں ہوتا اس کا خریدنا درست نہیں اور یہ سب جواب اس حالت میں ہے کہ عام جو
 اس کے چڑھا ہونے کا اور بدون علم کے تو مباح ہوتا ہی ہے واللہ اعلم۔ ^{۱۲۲}سوال سہم احمد
 شریف کو خستہ قرآن شریف میں سورۃ نحل کے سوا کہ جو جز قرآن ہے اس کو سورہ اطفال
 ہی پر پڑھنا چاہیے یا اور کسی صورت پر بھی پڑھنا یا تخفیف درست ہے اچھا ہے سہم احمد جنہ
 رحمۃ اللہ کے نزدیک قرآن کی آیت ہے اور کسی سورۃ کا جز نہیں۔ اور کواکبار خواہ کہین
 پڑھ دیوے درست ہے خصوصیت قل هو اللہ کی کہین جہان چاہے پڑھ دیوے البتہ یہ
 عقیدہ کرنا کہ سوائے قل هو اللہ کے اور کسی سورۃ پر درست نہیں بدعت ہوگا ورنہ کہ چھ
 نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ^{۱۲۳}سوال مجلس غم مقرر کرنا بیسے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ
 عنہ یادداشت نامہ وغیرہ خاص کر روز عاشورہ میں بوجہ غم کے مجلس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں ارقام
 فرمادینا اچھا ہے غم کی مجلس تو کسی کے واسطے درست نہیں کہ حکم مقرر کرنے کا اور

غم کے رفع کرنے کا ہی تفریہ و تسلیہ اس ہی واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم
 پیدا کرنا خود مصیبت ہوگا اور شہادۂ حسین کا ذکر جمع کر کے سوائے اسکے مشابہت و
 کی بھی ہے اور شبہ اونکا حرام ہے لہذا عقد محلبس غم کسی کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال قربانی اگر میت کی طرف سے کیا و سے بوجب اسکی مصیبت کے یا بغیر مصیبت
 کے اس گوشت کو اپنے صرف میں لانا اور اقربا کو تقسیم کرنا چاہیے یا صرف فقراء و مساکین
 کو ہی تقسیم کر دینا چاہیے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرے تو
 اوسین سے اپنے صرف میں لانا درست ہے یا نہیں الجواب قربانی کسی میت کی
 طرف سے یا فخر عالم علیہ السلام کی طرف سے یا کسی شیخ و مقرب کی طرف سے کرنا درست
 ہے مگر جو بوسیۃ ہو اسکا گوشت سب کا سب فقراء کو تقسیم کرنا لازم ہے اور جو خود
 اپنی طرف سے کرتا ہے اسکا حال مثل اپنی قربانی کے ہے چاہے خود کھائے چاہے دے
 دیوے چاہے مساکین کو دیوے فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم و ۱۰
 سوال معانقہ کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔
 الجواب معانقہ و مصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور اور
 باعث مودۃ اور ایام سے زیادہ مثل ضرورتی جاتی ہیں عیدین اور مکروہ تحریمیہ اور علی الاطلاق
 ہر روز مصافحہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرط خود یوم العید کے ہے اور علی ہذا معانقہ
 جیسا بشرط خود دیگر ایام میں ہے ویسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے
 کرنا بدعت ضلالتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال احادیث میں جو عید مرکب بدعت
 کی وارد ہوئی ہیں کہ فرائض و نوافل و منوم و حج و عمرہ و جہاد وغیرہ اسکا مقبول نہیں ہے
 وہ کونسی عادت ہیں اور بعض احادیث میں آیا ہے کہ جو محبت رکھتا ہے اہل بدعت سے

فنا کرنا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اور نکال بیٹا ہے نور ایمان دل اور کسے سے
 اور بغیر احادیث میں آیا کہ اہل بہت تمہی خلقت سے بدترین اور بغیر احادیث میں
 آیا ہے کہ اہل بہت جہنم کے گئے ہیں وہ کونسی اور کس وجہ کی بدعات میں ادنیٰ درجہ کی
 کونسی بہت ہے اور اعلیٰ درجہ کی کونسی ہے ارتقا میں افراد میں الجواب جس بہت میں
 شد یہ جمیع میں وہ پیش فی العقائد پر جیسار و افش خون کی بہت ہے اور دیگر بدعات
 جو اعمال میں ہیں اور کونسی بغیر کتب مجالس الارباب میں کبیرہ لکھا ہے کہ کوئی بہت صغیر و
 نہیں مگر حق یہ ہے کہ بدعت طے قدر لغت و چھوٹی بڑی ہوتی ہے تشکیک ایمان میں حاصل
 ہیں تمہ سے بجا سب سے ضروری ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ سوال۔ قبرستان
 میں اگر کوئی شخص امامت کرے اور پیش نظر اسکے کوئی قبر ہو تو ستر کر لے کر پیش نظر مقبرہ
 کے قبر ہو نماز مقتدیوں کی جائز ہوگی یا نہیں اور ستر امام کا اس صورت میں مقتدیوں
 کافی ہوگا یا نہیں الجواب قبرستان میں نماز ٹیڑھے تو سب کے واسطے امام اور
 مقتدی کے سترہ کی حاجت ہے سترہ امام کا مقتدی کو کافی ہونا مرد مرد و جوان اور
 انسان کے واسطے میں کافی ہے اور قبور کا حضور مثابہ بیکر دُبت پرستی کے ہے اس
 میں کنا یہ نہیں ہے ہر نمازی کے سامنے پردہ واجب ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال۔ روشنی کرنا رمضان کی شب ختم قرآن میں حاجت سے زائد جائز نہیں
 الجواب حاجت سے زیادہ روشنی ہر روز ہر وقت حرام و اسراف ہے اور ایسی برکت کے
 وقت میں زیادہ موجب خسار کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد علی
 سوال۔ ٹیڑھنا یا شیخ عہد نقاد و جیلانی شمس اللہ کا بطور ورد یا برائے قضا کے
 ورت یا او میں اثر جانکر یا شیخ کو متصرف عالم تصور کر کے اور اونے اپنی ناباہت طلب

کرے تو یہ دونوں صورتیں کفر و شرک کی ہیں یا نہیں کیونکہ منادی مستقل الاستعا
 دہ و شیخ مذکور ٹھہر گئی اور حق سبحانہ تعالیٰ واسطہ پڑ گیا اور اس کو اکثر علما کفر و شرک فرماتے
 ہیں بجانچہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مجموعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں ازیں چنین وظیفہ
 احتراز لازم و واجب اولاً ازیں جہت این وظیفہ متضمن شکیا شد بہت و نہیں تھا
 ہجو لفظ حکم کفر کردہ اند چنانکہ در در مختار منسوب کہذا قولہ شکیا شد قیل کفر عبارت
 مذکورہ میں لفظ عام ہے عقیدہ حضور کی قیید نہیں لہذا ان دونوں صورتوں میں کفر و شرک
 یا ایک صورت میں اور دوسری صورت میں کس قسم کا گناہ ہے اور لفظ یا حاضر کے واسطے
 بولا جاتا ہے یا حاضر و غائب دونوں کے واسطے الجواب اسکا رد کرنا بندہ جائز
 نہیں جانتا اگرچہ شرک نہیں لیکن مشابہ بشرک ہے اور بعض فعل مشابہ بشرک ہوتے ہیں اور
 معنیہ ہوتے ہیں کہ شرک کلی مشکک ہو کہ اس کے افراد قلة و کثرة معصیہ میں متفاوت
 ہیں مثلاً قسم بغیر اللہ تعالیٰ کو حدیث میں شرک فرمایا ہے معہذا وہ گناہ معنیہ ہے
 پس اسکا مشابہ بشرک ہے کہ غیر اللہ تعالیٰ سے طلب حاجات ہے مگر جو محض ان کلمات میں
 اثر جانکر پڑتا ہے وہ کافر و مشرک نہ ہوگا اگرچہ معصیہ سے خالی بھی نہ ہوگا اور جو شیخ قدس
 کو متصرف بالذات اور عالم غیب بذات خود جانکر پڑے گا وہ شرک ہے اور اس عقیدہ
 پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ شیخ حاجت برائی کر دیتی
 ہیں بھی مشرک نہ ہوگا باقی مومن کی نسبتہ بظن ہونا بھی معصیہ ہے اور جلدی سے
 کسی کافر و شرک بتادینا بھی غیر مناسب ہے اور ایسے مومنین الفاظ کا پڑھنا بھی بجا و
 ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراعی رحمۃ ربہ رشید احمد نگلوہی عفی عنہ
 از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرامید خطا پکا آیا حال معاون

رشید احمد

علم دین کی برابر کوئی چیز نہیں اگر کسی کو تعصیب ہو جائے جہانک ہو کوشش کر کے
 پڑ ہو تمہارے خط میں کوئی بات جواب طلب نہیں معلوم حق کو کیا تھی اگر ظائف کے
 باب میں استفسار تھا تو یہ سب ظائف درست ہیں مگر وظیفہ اشیع عبدالقادر کا بنیاد
 اچھا نہیں جانتا اسکو ترک کر دو باقی سب اور او اپنے کرتے رہو اور طالب علمی میں اگر کتاب
 پڑ ہو گے تو سہی کس صرح یاد ہو گا اگر پڑھنے کے واسطے اور اذ کو موقوف کرو تو بہتر ہے
 بعد فراغت قدر ضروری علم کے شروع کر دینا اور دین حافضہ میں خدا تعالیٰ نے کس کی بناؤ
 بن گیا اب اسکی کنائش اس کے ہی اختیار ہے۔ بانی کا بہت پینا اور دانش کی دال اور غلیظہ اشیا
 کا کھانا مفسر بے بندہ بھی آپ کو وغا میں شریک کرنا ہے اور دین کے واسطے سورتہ فحشہ
 کو ۲۱ بار پانی پر دم کر کے پی لیا کرو فقط و اسلام۔ مرسلہ از گلوہ ۸۔ اکتوبر ۱۳۵۸ء۔
اقول اس کلام کا پڑھنا کوئی جبر سے جائز نہیں اگر شیخ قدس سرہ کو عالم الغیب و متصرف
 مستقل جابر کہتا ہے تو خود شریک محض ہو بقولہ تعالیٰ و عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمها
الاہو الا یت و دیگر لغویں قال فی البرازیہ و غیرہا من الفتاوی من قال ان ارواح دانش
 ماضیہ تعلم کفر و من ظن ان المیت یعرف فی الامور دون اللہ و اعتقاد کفر کذا فی
 البحر الرائق امنی من مانہ اسکی اور جو یہ عقیدہ نہیں تو بھی ناجائز ہے کیونکہ اس میں
 میں گو یہ نہ شریک نہ ہو مگر شاہ شریک ہے اور جو حفظ موہم معنی شریک ہو اسکا بولنا بھی
 ناروا ہے بقولہ تعالیٰ لا تقولوا راعنا و قولوا انظروا اور بقولہ صلی علیہ السلام لا تقولوا ما
اللہ و ما اشار فلان و لیکن قولوا ما اشار اللہ ثم ما اشار فلان الحدیث مالا کو صحابہ کی نیت میں
 کوئی معنی فیج نہ تھے مگر سبب مشابہت اور موہم معنی فیج کے یہ الفاظ منع ہو گئے پھر
 عوام اس کے ورطہ شریک و گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تفسیر غریزی میں بیان وجہ ترک

تمام مولوی حکیم اللہ صاحب شارح و محقق کلام امام غزالی

میں لکھا ہے از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگر آنرا با خدا تعالیٰ ہمسر میکنند و از انجملہ اندک سانیکیہ
 در دفع بلا دیگر آنرا سے خوانند و همچنین در تحصیل منافع دیگران رجوع سے نمایند بالاستقلال
 نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند اور پُر ظاہر ہو کہ دعوت اس کلام کی داخل ہر دو قسم میں ہے
 کیونکہ غرض اس سے دفع بلا و جلب منافع ہے یا مثل ذکر اللہ تعالیٰ اس سے تحصیل برکات
 و تقرب مقصود ہے یا بوجہ تبرک کے اسکو تکرار کرتے ہیں مان کسی کے توسل سے دعا کرنا
 درست ہے مگر یہ صورت توسل کی ہرگز نہیں بلکہ دعا و استعانت جو محیب صاحب کو
 شبہ واقع ہوا کہ دعا کو توسل سمجھ گئے توسل کی صورت یہ ہے یا اللہ سبحانہ شیخ عبدالقادر
 شیبانی نے یہ کہ خود شیخ سے طلب کرے بصیغہ دعا یا شیخ اعطنی ثبنا یہ توسل کس طرح
 ہو سکتا ہے معہذا لفظ شیبانی کا موہم معنی شرک کو ہے کیونکہ اس کے معنی یہ بھی چسکتے
 ہیں کہ کچھ حق تعالیٰ کو دو اس واسطے کہ لفظ لام کا معنی لڑ پڑا ہوا ہے یہ معنی تو اللہ شرک میں
 دوسرے معنی میں کہ شیخ مجکو بوجہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دوسرا معنی میں اگر مستقل معنی شیخ
 کو جانتا ہے تو بھی شرک ہوا اور جو باذن اللہ معطی سمجھا تو اسکی توجیہ وہ ہے جو تفسیر غزیری
 سے محیب نے نقل کیا جسکا مطلب یہ ہے کہ بعض اولیا کو حق تعالیٰ آلہ تکلیف و ارشاد خلق
 بناتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے باذن اللہ مطالب برآمد ہوتے ہیں نہ کہ اولیا خود
 متصرف مستقل بنتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ آلہ تہیہ تو اگرچہ بظاہر حاجت روائی
 تو بذریعہ آلہ ہوتی ہے مگر خود آلہ سے بھی دعا و استعانت طلب کرتا شرک ہے پس صحیح رت
 میں متصرف حقیقی کو چھوڑ کر آلہ سے طلب کرنا بھی خالی از مشابہتہ شرک نہیں ہوا و دعا کرنا
 دوسری شک ہے کہ متادی کے علم و تصرف کو چاہتا ہے اور ذریعہ ہونا اور امر ہے کہ
 ذریعہ کا واسطہ اور مقبول ہونا بدرگاہ فیاض اس سے استفاد ہوتا ہے شتہاں بنیہا مثلاً

نور بواسطہ شمس کے آتا ہے مگر طلب فرستے سے شرک ہے نہ کسی کرنا مبینی بر علم
 و تصرف منادی کے ہے پس اس عبارت غیری سے جواز مذاکا کیونکر مفہوم ہوا غایت
 تعجب ہے کہ اگر کماہ اولیٰ کو بطور کثیف باذن اللہ تعالیٰ ہو جاوے تو اس سے ہر وقت
 استقلال علم و تصرف کا ہونا کہاں سے لازم آتا ہے پس ایسی عموۃ بہر حال یا شرک جلی
 یا خفی یا لغو متاہتہ بشرک ہو کر حرام و ناجائز ہو گئی کسی وجہ جواز کا شائبہ اس میں
 ہو سکتا اب استدلالات مجیب کا حال سنو کہ پڑھنا اس کلام کا بطور توسل جائز فرماتے ہیں
 حالانکہ توسل کی کوئی صورت نہیں کما مر اور شاہ ولی اللہ صاحب نے طریقہ بعض جہلانہ کا
 بیان کیا ہے اس سے اجازت و مشرعتیہ کا فہم محض غفلت ہو اور حکم اور شاہ عبدالغیر
 صاحب کی عبارت کا مطلب خود واضح ہو گیا کہ مذاکوہ پرگز جائز نہیں فرماتے بلکہ شرک
 لکھتے ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں اس سے جواز مذاطلب ہرگز مستفاد نہیں ہو سکتا
 علیٰ ہذا تفسیر مظہری کا مطلب بھی مذا اور استغناء اولیاسے نہ حیات میں روا ہے نہ بعد
 موت اور جو صاحب خزینہ کی عبارت مجیب نے نقل کی ہے کہ یا شیخ عبد القادر فہو مدار
 داذا فیض اللہ فیہو طلب شرک اگر اللہ تعالیٰ فاما موجب سحرتہ جب تک
 اس کے سابق لائق کا حال معلوم نہ ہو اس پر حکم نہیں ہو سکتا سنا اگر اوکی مراد یہی ہے مجیب
 نقل کرتے ہیں تو وہ فتویٰ اس کا مردود ہے نفوس قطعیہ و روایات فقہار معتبرین کو سابق
 لکھا گیا کہ مذا غیر اللہ کی بہر حال ناجائز ہے اور شیخ اللہ کے معنی یہ ہیں شرک ہیں اگرچہ
 نیست و ہی کی نتیجہ سنانی کی نہوتا ہم درست نہیں یہ وجہ حرمت اس کلام کی ہے اگرچہ
 سبب حرمتہ خیریتہ کو معلوم نہوا مگر نفوس و روایات سے ہم ثابت کر چکے ہیں جو فتوے
 مخالف نفوس و روایات صحیحہ کے ہو وہ قطعاً مردود ہو گا واللہ عالم کتبہ الاحقر شید احمد ننگوی عفی عنہ

پڑھنے والا اس جملہ کا تقریباً اور شہرت دینے والا اسکے جواز کا اعتقاد آٹھ بلکہ کتر
 ہے۔ سنا کہ حجتہ اللہ البالغہ مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب ہوی صفحہ ۶۱ میں موجود ہے
 قال منها ای یٰ شکر انکم کانوا یستغنیون بئیر اللہ فی حوائجہم من شمار المرئس و
 فصار الفقیر وینذرون لہ یوتقون انجاح مقاصدہم بتکال الذر ویتلون اسماء
 ہم رہا رہا کہتا ہے وجب علیہم ان یقولوا فی صلواتہم ایک نعت دایک نستین وقال
 ولا تدعوا مع اللہ احداً ولس المراد من الدعاء العبادۃ کا قال لہ بعض المفسرین بل المراد
 ہوا الاستعانتہ بقولہ لعل لہ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون انتہی اور قاضی شہار اللہ
 صاحب نے بھی اس مضمون کو صراحتہ ارشاد الطالبین میں ذکر کیا ہے مسئلہ انہی جہاں
 سے گویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیخ شمس الدین ترک پانی تہی شمس اللہ
 جائز نیست شرک و کفر است حق تعالیٰ سے فرماید والدین تدعون من دون اللہ عباد و اشکلم
 انتہی اور اسی طرح شاہ عبد الغنی صاحب کی تقریر بھی بعض عویشی میں صراحتہ اسی مضمون پر
 دال ہے میگوند سوال اگر کسی نام سوائے خدا تبارک و تعالیٰ رابطہ بقرب و دروازہ
 سلطانی بیرون کرد و جواب اگر نام کے بطریق تقرب و در زبان سے سازد شرک کرد و
 انتہی لخصاً اور شہرت دینے والا بسبب اعتقاد جواز کے شرک ہے اور شہرت جواز کی دینی
 علاوہ شرک کا ایک نہ سرا و بال ہے واللہ بیدہی من یشار الی صراط المستقیم فقط

ہذا الجواب صحیح محمد قاسم علی عفی عنہ مراد آبادی
 اصحاب بنی اجاب الجواب صحیح لقا صاحب المجیب
 محمد قاسم علی عفی عنہ بشیر احمد شاہ عفی عنہ احمد حسن بونہدی عفی عنہ
 لقا صاحب المجیب احمد الزین محمد حسن غفرلہ
 لقا صاحب المجیب احمد الزین محمد حسن غفرلہ

اسکی کل صورتیں گناہ سے خالی نہیں کسی میں شرک ہے اور کسی میں ابھام شرک لہذا اسکا
 رواج دینا جائز نہیں۔ عبد الرحمن۔ وظیفہ جلد دوم باب شیعہ عبدالقادر جیلانی شیعہ اللہ
 کسی طرح جائز نہیں فقط واللہ اعلم غلیل احمد عفی عنہ انبیٹھوی۔ واقعی ہوا کہ بذریعہ شیعہ اللہ
 مذاکرنا با شرک ہے یا اندیشہ شرک ہے اور مسلمان کو دو دنوں امر سے اعتنا نہ
 لازم ہے محمد عفی عنہ دیوبندی۔ خادم الطالبہ حضرت امجد الحسن ابن محمد بنی الرضوی زبنا و جہشتی
 السابری مشربا و بطنی مذہبا والا مردی مولدا و مسکنا اغفر اللہ لہ ولوالدہ و حسن الیہا و لہ
 استفتا کیا فرماتے ہیں علما دین اس معاملہ میں کہ ایک قوم میں چند
 چودہری مقرر ہوئے برادری میں یہ بند و بست کیا گیا کہ جو کوئی غیر قوم کی عورت لادے
 یا ایک عورت کے اوپر دو مسلہ نکاح کرے تو اس کے اوپر پچیس روپہ جرمانہ ہو۔ دیگر جو بھاجی
 تقسیم ہو برادرانہ اسکو جو دہس کرے پھر جرمانہ دے۔ دیگر جو دوبارہ بھاجی اس کی
 کیا چاہے چودہری یا اور کوئی برادری کا پھر جرمانہ دے جرمانہ کرنے کی وجہ یہ ہے
 کہ کھانا سب کے پاس تقسیم ہونے پاوے تھا جو پہلے سے بعض آدمی کھانا شروع کر دیتے
 تھے تو ایک طرح کی بے انتظامی مٹی کھڑے ہو کر مانگنے لگا کرتے تھے اور بعض آدمی پہلی
 بیویوں کو کسی رنج کے باعث نہیں بجاتے ہیں اس باعث سے یہ قید جرمانہ کی لگائی گئی ہے
 جب سے یہ قید لگی ہے برادری کا انتظام اچھا ہو گیا ہے اور جرمانہ کر کے بعد اس
 روز کے جرمانہ واپس بھی کر دیا ہے تو اس صورت میں جرمانہ کرنا از روئے شرع جائز ہے
 یا نہیں۔ دیگر ایک جگہ بھاجی تقسیم ہوئی چند جگہ سے واپس آئی عورتوں نے واپس کر دی
 مردانہ کے موجود تھے لہذا ان ایک چودہری نے کڑ بھاجی بھی یہ بات قایم ہو چکی تھی کہ
 جو بھاجی دوبارہ بھیجے گا پھر جرمانہ دے گا بعد ازاں ان چند آدمیوں کو چودہریوں نے

پنچائیت کے روبرو بلایا دریافت کیا کہ تمہارے یہاں سے بھاجی کیوں دہلی آئی اور
 بے حلف سے بیان کیا کہ بروقت پنچائیت کے ہم موجود نہیں تھے صبح کو ہم کو خبر ہوئی
 ہم باہر و باہر بازار چلے گئے بعد میں بھاجی تقسیم ہوئی گھر میں اونھوں نے لاطمی سے دہلی
 کر دی ہمارا کچھ تصور نہیں ہوا اور بہائی اگر تصور مند تصور فرماتے ہیں تو اللہ کے واسطے ہمارا
 تصور معاف فرماؤ آئندہ انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا اسکے اوپر جو دہریوں نے کچھ غور فرمایا عمرو
 او کی طرف سے عرض کیا کہ بھائیو جب اللہ و رسول اللہ علیہ السلام خط معاف فرماتے
 ہیں تو بھائی بھی انکی خط اللہ کے واسطے معاف کر دین تو اسکے اوپر تمام برادری کے
 سامنے ایک چودہری صاحب نے یہ فرمایا کہ بیشک اللہ و رسول معاف کر دیتے ہیں مگر پتہ
 معاف نہیں کر سکتے ہیں عمرو یہ کلمہ سن کر خاموش ہو رہا اوسوقت ان آدمیوں میں سے کس نے جہر جہر کر دیا
 اور چہرہ دہری نے دوبارہ بھاجی بھیجی تھی اوس سے چشم پوشی اختیار کی تو اس صورت
 او کو ظالم یا نا انصاف کو یہ کہہ دے آیا جائز ہے یا نہیں اگر کسی نے کہہ دیا ہو تو اوپر جہر جہر
 کرنا یا اوس کو جہر جہر دینا جائز ہے یا نہیں اذ روے شرع شریف **اجواب** یہ چودہریوں
 کے قواعد ہی خلاف شرع ہیں چودہری اور سب لوگ اسکے قبول کر نیوالے بے انصاف اور
 ظالم ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **اجواب** صحیح حکیم ابراہیم
 محمد بن الرشید انصاری سہارنپوری عفی عنہ۔ **اجواب** صحیح ابو الحسن عفی عنہ۔ جواب جو حضرت
 مولانا محمد دوم زمان حضرت مولانا رشید احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے درست ہے اور یہ
 واضح ہو کہ ایک جماعت اہل اسلام کی متفق ہو کر قواعد خلاف شرع شریف کے تجویز کرے اور
 برادری کا دستور العمل اوس کی قرارداد سے نہایت مذموم ہے اور اس گناہ سے زائد ہے کہ ایک
 شخص اس حدیث کا مرتکب ہوا اہل اسلام کا خطا وار ہونا کسی امر میں اور بات ہو اور قواعد

خلاف شرع تشریف ایجاد کرنا اور امر سے سرکارے قانون خلاف اسلام ایجاد کیا وہ
 جیسے تعجب نہیں کیونکہ وہ اسلام کی پابند نہیں مگر اہل اسلام کی شان سے خلاف شرع
 قانون ایجاد کرنا بہت بعید پر احمد علی عی عنہ استغفار کیا فرماتے ہیں علما ی دین و
 مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نماز تراویح یا اور کوئی نماز لوگوں کو پڑھائے
 اور ہر رکعت میں کئی سورتیں پڑھتا ہے اور ہر سورۃ کے اول میں بسم اللہ بھی جہر سے کہتا ہے
 تو ہر سورۃ کے ساتھ نماز میں بسم اللہ کا ملا جائز ہے یا نہیں اور نماز جہری میں بسم اللہ
 آواز سے پڑھنا افضل ہے یا آہستہ پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور اکثر حافظوں کا یہ دستور ہے
 کہ نماز تراویح میں کسی سورۃ کے اول تمام قرآن میں بسم اللہ نہیں پڑھتے صرف سورۃ نماز
 کے اول بسم اللہ پڑھتے ہیں سو یہ فعل اوکا ٹھیک ہے یا نہیں اور اگر ہر سورۃ کے اول نماز تراویح
 میں بسم اللہ نہ پڑھی جاوے تو کچھ حرج ہے یا نہیں بسم اللہ کے نہ پڑھنے سے قرآن کی قراءۃ
 کامل ہوگی یا ناقص رہے گی مینا تو جروا **اجواب** مذہب حنفیہ میں بسم اللہ کا آہستہ
 پڑھنا سنت ہے اور جہر سے پڑھنا ترک اولی ہے اور تراویح میں جو قرآن کا ختم ہوتا ہے اور میں
 بھی مذہب حنفیہ کے موافق یہی حکم ہے مگر حفص قاری جبکی قراءۃ اب ہم لوگوں میں شائع ہے
 اس کے نزدیک بسم اللہ جزو ہر صورت کا ہے اور جہر سے پڑھنا اس کے نزدیک ضروری ہے پس
 اقتداء اس کے کوئی ہر سورۃ پر جہر سے بسم اللہ پڑھے تو مستحب نہیں مبادیغ قراءۃ کا
 دستور پر اس حالت میں قرآن کا کامل ہونا حفص کے نزدیک جہر بسم اللہ پر موقوف ہے
 اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک دفعہ کہیں جہر سے بسم اللہ پڑھنا میں ہے بہر حال ہر طریق
 درست ہے ایسے امور میں خلاف و نزاع مناسب نہیں کہ سب مذاہب میں ہیں فقط واللہ تعالیٰ
 اعلم رشیہ احمد گنگوہی محی عنہ **ترجمہ** یہ قول ٹھیک ہے اور لاریب اما دین سے بھی

و دون باتیں ثابت ہیں یعنی بسم اللہ کا پڑھنا نماز میں جہاں بھی آیا ہے اور سر اٹھانے
 اتنی بات ہے کہ بسم اللہ کا جہاں پڑھنا متروک ہو رہا ہے تو یہ سنت مردہ کے حکم میں ہے
 پس اس کو بواج دینے میں امید ہو کہ سو شہید کا ثواب ملے پس لایا یہ ہے کہ اکثر بسم اللہ کو جہر کے
 ساتھ نماز میں پڑھا کریں خواہ وہ فرض نماز میں ہوں جنہیں قرآنہ جہر کے ساتھ پڑھی جاتی
 ہے جیسے فجر عشاء و مغرب خواہ تراویح کی نماز ہو حمید اللہ عفی عنہ مرقم مدرسہ مطبع العلوم
 استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ حمید اللہ عفی عنہ
 میں کہ ایک شخص نے کسی عورت غیر حرمہ کا سواپے اس مدت کے کہ جو بچوں کے لئے
 دودھ پینے کی شرع میں مقرر ہے دودھ پیا تو اس شخص کا اس عورت دودھ پلانے والی
 سے نکل جائز ہے یا نہیں اور سواپے اس عورت کے ادکی ہیں یا دختر وغیرہ سے جو سب
 حرام میں نکل جائز ہو گا یا نہیں بنیاد تو جروا الجواب اگر بعد دو برس تمام ہونے کے
 دودھ پیاسے تو اس دودھ پینے سے رضاۃ ثابت نہیں ہوئی کہ مدت ثبوت حکم رضاۃ
 کی دو سال ہے پس اب اس پسیر کو اس عورت سے اور اس کے اقارب سے کوئی عدا
 بسبب شیر کے پیدا نہیں ہوا اسکا نکاح اس عورت سے اور اس کے اولاد وغیرہ سے سب
 درست ہے کذا فی عامہ کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ اس مسئلہ
 جواب صحیح ہے کیونکہ حدیث کے موافق ہے حمید اللہ عفی عنہ مرقم مدرسہ مطبع العلوم حمید اللہ عفی عنہ
 استفتا کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ مٹی کا تیل مسجد میں روشن کرنا
 کیا حکم رکھتا ہے بنیاد تو جروا الجواب مٹی کا تیل مسجد میں جلانا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ
 اس میں بدبو ہوتی ہے اور ہر بدبو شو کا مسجد میں داخل کرنا منوع ہے حدیث میں ہے
 کہ جو کوئی پیاز لہسن خام کھاوے مسجد میں داخل نہ ہو و سہ اور علہ ہذا کثیرے و بیان

کی بدبو کے ساتھ مسجد میں آنے کو منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ملائکہ اذیت پاتے ہیں جب
اذیت پاتے ہیں انسان لہذا اس تیل کے جلانے میں بھی چونکہ جن انسوں ملائکہ کو
اذیت ہے اسکا جلانا حرام ہوتا ہے فقط واللہ قالے عالم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی
عفی عنہ ۱۰ الجواب صحیح غایت الہی عفی عنہ الجواب صحیح ابو الحسن عفی عنہ اس تیل کا
جلانا مساجد میں البتہ مکروہ ہے ابو الحسنات حبیب الرحمن عفی عنہ الجواب صحیح محمد حسین نجف
ابوالقاسم محمد عبد الرشید افشاری سہارنپوری فقط از بندہ رشید احمد عفی عنہ اسلام علیکم
آپ کا یہ پرچہ آیا بعض ایسے جو یزید کی نسبت کفر سے کف سان کیا ہے وہ امتیاط کرنا
کیونکہ قتل حسین کو حلال جانتا کفر ہے مگر یہ امر کہ یزید حلال قتل کو جانتا تھا محقق نہیں لہذا
کافر کہنے سے امتیاط رکھے مگر فاسق بیشک تھا علی ہذا دیگر قتلہ حسین کا مال، ادب
شخص تحقیق ہو گیا ہے کہ اس نے اس فعل کو برا جانکر کیا اور تو بہ نہیں کی وہ کافریں
کہتے امتیاطاً مگر فاسق پر لعن کرنے کو جائز کہتے ہیں سو یہ مسئلہ تاریخ والی سے تعلق
رکھتا ہے مسئلہ میں سب اتفاق ہے فقط والسلام مورخہ جمعہ ۲۲ محرم
از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیں آپ کا خط آیا حال درایت
ہوا تم مصطلکی کا استعمال کرو جو ارش بناکر یا سنوف کر کے اردو رسمین دو چند شکر سفید ملاکر
حق تعالیٰ نفع دیوگیا اور ہزارہ روزہ رجب کا جو مشہور ہے اسکی اصل امام دیش سے کچھ
نہیں نکلتی مگر حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ کی خلیۃ الطالبین میں لکھا ہے وہ امام دیش
محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اگر ضعیف پر عمل کر لو گے فضائل میں درست کہتے ہیں فقط
والسلام مورخہ ۷ شعبان ۱۰۴۰ و ذی چاد شعبان - از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون
بانڈ کی خبر تحریر خط سے دریافت ہو سکتی ہے جب مکتوب الکیہ غالب گمان یہ ہے کہ فلاں

بنام شمس محمد الدین بن صاحب مراد آبادی کتبیہ ۱۳۱۵ھ

بنام ربیع الصالح شایعہ انوری طالب علم کراچی

بنام عزیر الدین صاحب اداوی ۴۰۰ - پنهان کیا گیا کہ ۱۳۰۵ھ

کاتب عدل کا خط ہی ایمین کوئی انخوات نہیں ہوا تو اس پر عمل درست ہے کتاب القاضی
جیسی تو کئی توثیق ضرور نہیں اور امام ابو یوسف نے خود وہ قیود کتاب القاضی میں بھی
کم کر دی تھیں بعد تحریر کے فقط دلیل اعتبار خط کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک وصیہ کلی کے تحت اپنا نام ہر قلم کو بھیجا تو ہر قلم نے یہ نہ کہا کہ ایک آدمی کا اعتبار نہیں
ہے اور نہ آپ کو یہ خیال ہو کہ قاصد کا کیا اعتبار ہو گا علی ہذا ارسال منجات آپ کے زمانہ میں
اور خلفائے زمانہ میں کہیں دو گراہ کہیں نہیں گئے فقط دلائل سلام۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے مجلس مولود و مروجہ
بدعت ہے اور سبب غلط امور کر دہ کے مکروہ تحریمیہ ہے اور قیام بھی بوجہ خصوصیت کے
بدعت ہے اور امر و نکرہوں کا پڑھنا راگ میں سبب اندیشہ خیال فقہ کے مکروہ ہے
اور فاتحہ مروجہ بھی بدعت ہے معہذا مشابہ بفعول مہود ہے اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ
منع ہے ایصال ثواب بدون اس ہیئت کے درست ہے اور جس ضیافت میں امور غیر شرعی
ہوں وہاں جانا بھی ناجائز ہے اور جبکہ مال حرام ہے خواہ فاحشہ ہو یا مروت مسلم اس کے
انتفاع سے کرنا اس مال حرام کے عوض حرام ہے لہذا کو حرام کر دیتا ہے اگر اچھے مال سے
خرید کرے درست ہے فقط دلائل سلام محدثہ ۱۱۔ محمد م روز چار شنبہ۔
مخدوم زمان حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم بعد اسلام علیکم عرض آنکہ۔

آیت وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سئمت آیات اللہ کفر بہا و سئمت بہا فلا تقصدوا
مسمم حتی یخوضوا فی حدیث خیرہ اکم اذا سئمت الخ میں شرکت جلد مجلس منوعہ غیر مشروعہ
و بدعات قتلار ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے ہرگز نہیں بلکہ مجالس کفر و استہزاء
فرما ہے رگیز امور کو اسکے تحت میں داخل کرنا تحریف کلام اللہ شریف ہے لہذا مقولہ زید صحیح ہے

یا نہیں اور تفسیر معالم میں تحت آیت جو قول حضرت ضحاک منقول ہے قال الضحاک
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی هذه الآية کل محدث فی الدین وکل مبتدع لے
 یوم القیامة یہ زیر کے متوالہ کے منافی ہے یا نہیں فقط از بندہ رشید احمد حنفی منہ
 اسلام علیکم اس آیت سے یہ عدم شرک مجاہد غیر مشرود ثابت ہوتی ہے اس طرح کہ
 استنوار کتاب اللہ حرام ہی ملے ہذا یہ بات خلاف حکم حرام میں بیجا کہ اوکی شرک نہ کہ
 حرمت ثابت ہوتی ہے ایسے ہی دیگر معامی کے یہ ہی معنی تفسیر ضحاک کے ہیں کہ کل مبتدع
 کے ساتھ پھینا اور ہر بدعت کا شرک ہونا حرام ہے فقط آپ کا فہم درست ہو و اسلام
 سورہ ۹ شعبان روز پارس شنبہ۔ از بندہ رشید احمد حنفی منہ بعد سلام سنون آنگہ
 مجلس کو و مرجع خود بدعت ہے اور اوس میں قیام کو سنہ نوکہ جانتا بھی بدعت ضلالہ
 ہے اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس کو و میں حاضر جانتا بھی غیر ثابت ہو اگر باعلام اللہ تعالیٰ
 جانتا ہے تو شرک نہیں و ز شرک ہے اور بوقت ملاقات ملا و صلوا رکعات چھ چھ
 سہل ہے اور قبور اولیاء اللہ سے دعا یا ہنای سہل مختلف فیہا ہے جکے نزدیک
 سام موتی ثابت ہو وہ جائز کہتے ہیں اور جہانکار سماع کا کرتے ہیں وہ لغو کہتے ہیں اور
 بعض کہتے ہیں کہ سنہ سے اس طرح دعا کرنا ثابت نہیں لہذا بدعت ہے۔ چند کہ
 نزدیک مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ نہیں ہو سکتا کی البتہ احوط کو پسند کرنا ہوتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 روز شنبہ ۲ صفر از گنگوہ۔ از بندہ رشید احمد حنفی منہ بعد سلام سنون مطالعہ
 فرمائید تہجد کا کوئی طریق خاص نہیں آپکی عادت تھی کہ بعد نصف شب کے اڑتے اور
 وضو کر کے اول دو رکعت خفیہ پڑھ کر پھر دو دو رکعت کی نیت کر کے قرآن کثیر اور کم
 پڑھتے تھے گاہ آٹھ رکعت یہ اکثر ہوا گاہ دس رکعت گاہ چھ رکعت اور بعد رکعات

نام نذر الدین مدنی کے کتاب میں

نام نذر الدین مدنی کے کتاب میں

نام نذر الدین مدنی کے کتاب میں

تہجد کے وتر پڑھتے تھے فقط واجب تکبیر فجر کے فرض کی ہو تو سنتہ چھوڑ کر فرض
 میں شریک ہو جاوے مگر جو سنتہ کو ایسی جگہ پڑھ سکے کہ سبکی نظر سے غائب ہو
 اور جماعت کی ایک رکعت بھی بطاوع تو سنتہ پڑھ کر شریک ہو مسجد میں سنتہ ہرگز
 نہ پڑھے اور سنتہ رہ جاوے تو بعد آفتاب چڑھنے کے چاہے پڑھ لیا تو روزہ ضرور
 نہیں جہاں جمعہ درست ہے وہاں احتیاطاً نظر کی کچھ حاجت نہیں اور جہاں جمعہ
 درست نہیں وہاں فرض ظہر کے جماعت سے پڑھے جمعہ نہ پڑھے۔ انگریز کی عملداری
 جمعہ کو بالغ نہیں مراد آباد میں جمعہ درست ہوتا ہے احتیاطاً ظہر نہ پڑھو فقط والسلام
 مورخہ درشنہ ۱۸۸۴۔ ازبندہ رشید احمد غنی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ
 فرمائید آپ کا خط طلب بیعت کے آیا سو بندہ تم کو اتباع سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پر بیعت کرتا ہے سب امور موافق شریعت کے کرتے رہو اور پنجگانہ نماز اور ادا
 فیاض میں چست رہو اگر کسی وقت فرصت اور کچھ حرج نہ ہو تو ملاقات کا مضائقہ نہیں دور
 دور قریب سب محبت میں یکساں ہے اگر وظیفہ درد کی حاجت ہو تو دوسرے وقت
 بتایا جاوے گا فقط والسلام مورخہ ۴۔ رمضان۔ ازبندہ رشید احمد غنی عنہ
 اسلام علیکم آپ کا خط آیا جواب یہ ہے کہ تراویح میں سورہ اخلاص کو کر کو تے ہیں
 اس واسطے کہ اکابر میں قرآن کی سورہ ہونانیتہ کرتے ہیں اور دوبارہ کبھی خیال سے
 پڑھتے ہیں کہ جو کچھ کئی غلطی قرآن میں واقع ہوئی اور کا جبر نقصان ہو جاوے کہ نلیث
 قرآن وصفہ رحمن تاملے شاید ہے بعض کتب فقہ میں بھی یہ لکھا ہے پس مضائقہ نہیں
 اور مکرر پڑھنا کسی سورہ کا جرح نہیں مگر اس کو سنتہ نہ جانے اور مکرر پڑھنا کسی آیت کا
 تو حدیث سے بھی ثابت ہے کسی وجہ سے مگر اس وجہ خاص سے سراجیہ کتب فقہ میں

لکھا ہے اور کوئی ضروری امر نہیں چاہے نہ پڑے البتہ ضروری اور سنتہ جان کر
پڑنا بدعت ہو جاوے گا عطا جو مکروہ وقت میں نماز ہووے اور اسکا اعادہ چاہئے
اگرچہ عصر کو بعد مغرب ہی پڑھے کہ جب نقصان ہو جاتا ہے عطا امانتہ کو بلا اذن وشر
کرنا خیانت ہے گناہ ہوگا عطا جماعت کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں کہ پوری نماز امام کے
ساتھ ملے ہرگز نہ جاوے کہ اعراض جماعت مسلمین کے ظاہر ہے اور دوسری جگہ کا ملنا
مقتل اور اس مسجد کا حق تلف ہوتا ہے اور صورتہ تہمت و اعراض فقط و اسلام میرا سلام
سنون جہاد ضایت فرمایا ان کو نام بنام ہو پناہ دین فقط و اسلام سورۃ یکم شوال رد و خبیثہ
از بندہ رشید احمد عفی عنہ اسلام علیکم کن کارڈ جوابی آپکا آیا اگرچہ لائق اخذ بیعت
نہیں ہوں مگر حسب درخواست آپکے اپنے حضرت مرشد سلسلہ کی طرف سے اخذ بیعت کر
آپ کو داخل سلسلہ کرتا ہوں آپ صلوة منہ کو خوب بھلائیے و جماعت اپنے وقت پر لا کرتے
ہیں اور ممنوعات شرعیہ اور بدعات سے مبتلا ہے اور معاملات کو حسب سنتہ
ادا کرتے ہیں یہی خلاصہ بیعت کا ہے اور اس ہی واسطے بیعت ہونے میں فقط و اسلام
مورخہ دویم ذابجہ رد و خبیثہ۔

جناب مولانا صاحب معظم کرم السلام علیکم بعدہ فقیر حقیر و ان احمد آپ چند باتوں کے
جواب کا طلب گار ہے اگر آپ سے مدعا مائل ہو جاوے تو کڑی ہے امید قوی ہے کہ آپ
جوابے محروم کمترین کو نفاذ دین گے۔ کتاب تقویۃ الایمان کا حال دریافت کرتا چاہتا ہوں
وہ کسی کتاب ہے، اوس کو اچھا سمجھنا اور اسکا درس کرنا اور اس پر عمل کرنا کیسا ہے اور
مولانا محمد اسحاق صاحب کو بُرا سمجھنا ان کو کافر و مردود بتانا اور حقیر سمجھنا کیسا ہے
مولوی صاحب اگر کسی کے ان باب نماز جماعت و حفظ سننے کو منع کریں تو اوس کو

بنام مولانا صاحب عفا عنہ لا اذنی لا سبھ

مولانا صاحب مراد آبادی فنی و لا سبھ

چھوڑ دے یا ادا کئے کہنے کو رو کرے مولوی صاحبہ مجھ عاجز کے واسطے دعا کیجئے جو
 کوئی دعا تعلیم فرمائے جس کے ورد سے دسواں ہونے دور ہوں اور اللہ تعالیٰ
 کی محبت دل میں پیدا ہو اور حق حضرت رسول اللہ مسلم کا مقبیل ہو۔ آپ سے
 اللہ واسطے عرض کرتا ہوں فقط والسلام۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی
 بعد سلام سنون بعد سلام فرمائیہ آپ کا خط آیا تمہیں مال بزرگان دین پوچھا ہے لہذا
 جواب لکھتا ہوں کہ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب توفہ و اصلاح
 ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب اور اس میں ہے اور اس کا مولف ایک
 مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد سخی دہلوی دلی کامل محدث فقیہ عمدہ مقبولین حق تعالیٰ
 کے سے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد بابتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق
 تعالیٰ کا ہے فقط اور اگر کسی کا باپ یا والدہ جماعت نماز سے منع کرے یا غلط
 سنت سے کسی عالم مقبول متدین کا منع کرے تو قول والدین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان
 کا مون کو کرتا ہے اور دفعہ دوسرے شیطانی کے واسطے لاجول اور استغفار پڑھا
 کرو فقط والسلام۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام سنون کہ
 آپ کا خط در باب جواز جمع بین الصلوٰتین پہونچا۔ جواب یہ ہے کہ ہمارے امام ابوحنیفہ
 رحمہ کے نزدیک دو نماز کا جمع کرنا کسی حالت میں درست نہیں مگر ان جمیع صورتوں
 اس طرح کہ ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھے پھر ذرا صبر کرے جب عصر کا وقت داخل
 ہو جاوے تو عصر اول وقت میں ادا کرے۔ تو اس طرح درست ہے ایسا ہی غریب
 آخر وقت اور عشا کو اول وقت پڑھے تو اس طرح صحیح کرنا عذر مرض سے درست ہے
 ورنہ درست نہیں فقط والسلام مورخہ شنبہ ۸ صفر ۱۲۸۵ھ قضا کر کیا فرماتے ہیں

نام خانقاہ شاہی دینی حیدر آباد دہلی
 مولانا عبدالحق صاحب دہلی

علماء دین و مفتیان شرع عتین درین باب کہ یوم عاشورہ کو یوم شہادت حضرت
 امام حسین رضی اللہ عنہ گمان کرنا و احکام ماتم و نومہ و گریہ و زاری و بقیارہی کے برپا کرنا
 اور گھر و حجر مجاہد شہادت نامہ منعقد کرنا اور دعا و غنطین کو بھی بالخصوص ان ایام شہادت
 نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا خاصکر دعایات غلا و غنیفہ سے اور سامعین کو بھی ان امور
 ہر سال کوشش ہونی کہ اسکی مثل غنطین نہیں ہوتی ہرگز اور خاص ایام مذکورہ ہی
 میں البیصال ثواب و صدقات کرنا اور یقین آئے طعام بھی مثل شربت ہے یا کچھ ہے
 اور ہر غنی اور فقیر کو اسکا لینا اور تبرک جاننا اور جو غنی یا سیدہ اسکو نہ لےوے تو
 مطلق کرین اور برافین اور فی الجذر یا کو اسمین بہت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت
 میں امید ثواب کی ہو سکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعات و معصیتیں ہیں یا نہیں منہوا
 توجروا ۱۶۔ محرم ۱۱۱۰ ہجری **الجواب** ذکر شہادۃ کا ایام مشرورہ عوم میں کرنا ثابت
 ردائف کے منع ہے اور ماتم نومہ کرنا حرام ہے فی الحدیث نہیں عن المرانی الحدیث
 اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں تقسیم صدقات بتخصیص ان
 ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعتہ مطلقہ ہے علی ہذا
 کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سیدہ کو
 حرام ہے اسپر طعن کرنا فسق ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ 
 از بندہ رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ بعد از سلام سنون آگیا آپ نے مسئلہ امکان
 کذب کو استفسار فرمایا ہے مگر نام امکان کذب باین معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم
 فرمایا ہے اسکے خلاف پروردہ قادر ہے مگر اختیار خود اسکو نہ کرے گا یہ عقیدہ بندہ
 کا ہے اور اس عقیدہ کا قرآن منہج اور احادیث مصلح شاہدین اور علماء ائمہ کا

نام لکھی جو صاحب کتاب
 شایعہ و ناشر کتاب

بھی یہی عتیدہ ہے مثلاً فرعون سے اذخاں نار کا ہے مگر اذخاں خبۃ فرعون ہے
 بھی قاذر ہے اگرچہ ہرگز خبۃ اذخاں نہ دیوے گا اور یہی مسئلہ مسجوت قوت
 میں ہے ہندہ کے جملہ احباب بھی کہتے ہیں اوسکو عدل نے دوسری طرح پر بیان
 کیا ہوگا اوس قدرۃ اودہ عدم القیاس کے امکان ذاتی و مستغنی بالغیر سے تعبیر کہتے ہیں
 فقط والسلام۔ از بندہ رشید احمد حنفی عنہ مرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب سلسلہ
 بعد سلام سخن مطالعہ فرمائیے لاصلوۃ الا بحضور القلب میں حضور قلب مطلق
 ہوا ہے اور مطلق کا قاعدہ ہے کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ بھی اوسکی پائی جاوے تو
 اتشال امر ہو جاتا ہے پس اوسنے حضور یہ ہے کہ نماز پڑھنا جانے اور تکبیر
 میں نیت نماز کی ہو اور ہر رکن میں یہ جان لے کہ فلاں رکن کرتا ہوں پس فرض
 ادا ہوا کہ مطلق حضور کی اوسنے فرد موجود ہے ایسا طے اگر امل سے آخر تک
 کسی کن میں سو گیا تو وہ رکن ادا نہیں ہوتا پس فرض نماز تو اسقدر حضور سے ادا ہوتی
 ہے اور کمال کی تہا نہیں اسلام۔ سوال شریعت میں فضائل استغفار
 کے بہت آئے ہیں اور قرآن شریف اور احادیث شریف میں بابجا اوسکی تاکید
 و ترغیب ہے اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ مراد استغفار سے کیا ہے آیا توبہ
 مراد ہے اور توبہ استغفار ایک ہی چیز ہے یا غییر اور جو لوگ گناہوں سے
 توبہ نہیں کرتے اور کبار و صغائر میں مبتلا ہیں وہ اگر استغفار کریں تو کس طرح سے کریں
 اور کس نیت سے کریں اور اذکذا و اذکذا اور فضائل استغفار کے کیسے حاصل ہوں یا
 بغیر توبہ کے استغفار صحیح نہیں اور فضائل اور نتائج اوسکے بغیر توبہ کے حاصل نہیں
 ہوتے اور استغفار لفظ مذمت معاصی بغیر توبہ کا حاصل کے کافی ہوگی یا نہیں اور

نام از حفیظ اللہ بیگ صاحب سلسلہ

مرزا صاحب کو

استغفار کفار کی کہ قرآن شریف میں وارد ہے جیسے کہ فرمایا ہے **وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ**
وَهُم يَسْتَغْفِرُونَ آیا تو بہ کفر سے مراد ہے یا کچھ اور مراد ہے فقط **اِجْوَاب** تو بہ
استغفار ایک شے ہے **اللهم اغفر لی کہین استغفر اللہ کہین** الہی میری سب گناہوں
سے تو بہ ہے یہ کہین با جس عادت سے چاہیں کہیں فقط دل میں نادم ہونا ہی
استغفار ہے۔ اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہے وہ لوگ کفار غفر انہماک غفر انہماک میں
کہا کرتے تھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید امجد گنگوہی غنی عنہ **سوال**
سوال عبادت نافلہ بہتر ہے یا اطاعت والدین اور جو شخص اپنے والدین کی اطاعت
کرتے وہ فاسق ہے یا نہیں اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بجا کر اہت جائز ہے یا نہیں
اِجْوَاب اطاعت والدین کی امر مباح میں واجب ہے اور واجب عادتہ نافلہ سے مستند
ہے پس اگر خدمت والدین سے فرصت نہ ہو تو نوافل کو ترک کرنا لازم ہے اور جو شخص
والدین کرے وہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ تحریمیہ ہے فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالیٰ
اعلم **سوال** جو شخص ائمہ مجتہدین پر اور مقلدین پر طعن کرنے والے کو برا نہمانے بلکہ
اس کی تعریف کرے اور اس کو بزرگ ہی جانے وہ شخص جہیدہ ہے یا نہیں۔ **اِجْوَاب**
حسن کرنے والا ائمہ مجتہدین پر فاسق ہے اور جو شخص طعن کرنیوالے کو بزرگ جانے اس
وجہ سے وہ بھی فاسق ہے اور اگر طاعن میں کوئی منفعت دینی ہو اور اس وجہ سے
اس منفعت میں اس کو بزرگ جانے تو محذور ہے اگر اس منفعت طعن کو اس کی برا جانتا ہے
اور اگر ہر صنف اس صنف شیع طعن کے اچھا جانے تو وہ بھی مثل اس کے ہے فقط واللہ تعالیٰ
اعلم **سوال** نوافل کو باجماعت ادا کرنا اور بعضوں بضعان میں تہجد اور سلام کو
جماعت سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں **اِجْوَاب** جماعت نوافل کے سوا سے ان مواقع کی

سوال اگرچہ امر مستحب فائدہ مند ہے اس امر کو نافلہ و محذور

کہ حدیث سے ثابت ہیں مکروہ تحریمہ فقہ میں لکھا ہے اگر تداعی ہو اور مراد تداعی
 چار آدمی مقتدی کا ہونا ہے پس جماعت صلوة کسوف تراویح استسقاء کی درست
 اور باقی سب مکروہ ہے کذا فی کتب الفقہ **سوال** ہر حافظ قرآن کج ہر ماہ رمضان
 میں محراب سننا سنت ہو کہ ہر یا نہیں اور حافظ کو محراب سننے میں زیادہ
 ثواب ہے یا نہیں **الجواب** تراویح میں قرآن سننا اور سننا سنت ہے
 مگر ہر حافظ پر ہو کہ نہیں کہ سب پڑھا کریں اگر کوئی جدا پڑھے جب بھی درست ہے
 اسکے ترک سے عتاب نہ ہو گا مگر قرآن کا پڑھنا رہنا چاہیے فقط **سوال** ناری
 کے روبرو جوتیوں کا موجود رہنا کہ جو مستعمل ہوں موجب کراہت نماز ہے یا نہیں
الجواب مصلے کے آگے اگر جوتہ مستعمل رکھا ہے اسکی کوئی کراہت منقول نہیں
 لہذا کچھ جج نہیں۔ **سوال** منصور کہ جنکو دار پر چڑھایا گیا تھا یہ آپ کے نزدیک
 ولی ہیں یا نہیں اور اگر ولی ہیں تو یہ کنسی منزل میں تھے قرب نوافل میں یا
 فرائض میں اور اگر ولی نہیں ہیں تو کس دین میں ہیں **الجواب** بندہ کے نزدیک
 وہ ولی تھے اور منازل ولایت سے بندہ ناواقف ہے اور بزرگوں کے درجات
 جاننا کام سیرا اور آپ کا نہیں اور کلام اپنے مرتبہ سے کرنا لازم ہے نہ اعلیٰ
 مال سے فقط **سوال** اپنے گھر سے مدینہ منورہ کو یا بغداد کو یا کنکوہ کو یا اج
 یا پیران کلیکر کو خاص زیارت کے واسطے جانا جائز ہے یا نہیں اور بعض لوگ
 کہتے ہیں کہ جبوقت مدینہ منورہ کو جاوے تو مسجد نبوی کا قصد کرے زیارت
 کا قصد کر کے نہ جاوے آیا یہ بات اسکی صحیح ہے یا خلاف اور یہ لوگ کس
 اور کس دین کے ہیں اور علماء سنت و جماعت کا اس میں کیا حکم ہے **الجواب** ز

بزرگان کے واسطے سفر کر کے جانا ملتا ہے اہل سنت میں مختلف ہوا ہے بعض
 درست کہتے ہیں اور بعض ناجائز دونوں اہل سنت کے علماء میں مسئلہ مختلف ہے
 اس میں تکرار درست نہیں فقط اور فضیلت بھی ہم مقلدوں سے محال ہے فقط سوال مولود
 شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف شریعت نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ
 اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود
 اور عرس کرتے تھے یا نہیں الجواب عقد مجلس مولود اگرچہ اوس میں کوئی امر غیر مشروع
 نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اوس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں ملے ہوا
 عرس کا جواب ہے بہت اشیاء ہیں کہ اول مباح تھی پھر کسی وقت میں منع ہو گئی
 محابس عرس مولود بھی ایسا ہی ہے فقط سوال بیعت ہونے سے یعنی کسی پیر کے
 مرید ہونے سے مقصود اصل کیا ہے اور بغیر ہونے و اصل الے اللہ ہونا ممکن ہے
 یا نہیں الجواب مراد بیعت سے تحصیل اخلاص اور نور اسلام کا تجلیہ ہے اور یہ
 بدون شیخ کے بھی حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ اکثر یہی ہے کہ کسی کے توسل کی ضرورت ہے
 سوال تسور شیخ کہ جو صوفیہ حشمت کا معمول ہے اور اقوال حضرت شاہ ولی اللہ
 صاحب اور حضرت مجدد صاحب اسکے مؤید ہیں اور مولوی اسماعیل صاحب ہوی اس کو
 حرام اور کفر و شرک بتاتے ہیں آپ کے نزدیک نفس مقصود شیخ جائز ہے یا حرام اور کفر
 اور شرک الجواب نفس مقصود جائز ہے اگر کوئی امر ممنوع اس کے ساتھ نہ ہو۔
 بیاتمام اشیاء کا آدمی خیال و تصور کرتا ہے مگر جب اس کے ساتھ تغلیم اوس شکل کا
 کرنا اور متصرف باطن مریدین جانتا مفہوم ہوا تو موجب شرک کا ہو گیا لہذا اقتدار
 اس کی تحویز کرتے تھے کہ اوس میں خلط معصیہ کا نہ تھا اور متاخرین نے اس کو حرام

تو یہ حکم کا اختلاف بسبب اختلاف اہل زمانہ کے ہوا ہے فقط **سوال** سیوم یعنی
 نتیجہ جو موتا کے واسطے کیا جاتا ہے تو امین کیا برائی ہے اگر تعین تاریخ اذراکہ حسب
 فساد ہے تو یہ اگر دور ہو جائے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا
 چھٹے روز ہو شمار کے واسطے نخود ہون خرما ہو یا املی کے بیج ہوں یا سیج ہو یا اور کوئی
 چیز ہو اور اس میں مال بھی مٹیوں کا صرف نہ تو بھی جائز ہے یا نہیں **الجواب**
 اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب ادسکا کریں
 تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک اگرچہ علامہ محمد الدین فیروز آبادی اجتماع مہت کے
 ایصال ثواب کو بھی بدعتہ لکھتے ہیں سفر سعادۃ میں فقط **سوال** نعت یا حمد کی
 غزل عاشقانہ کہ حسین کوئی کذب اور لغو نہ ہو بلند آواز سے کہ حسین شیبہ فراہی
 طبعی یا کسی پڑھنا جائز ہے یا نہیں **الجواب** ایسے اشعار کا پڑھنا حسن صوف
 درست ہے اگر اس سے کوئی مفیدہ پیدا ہو فقط **سوال** سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم ہمارے کس بات میں مثل میں کیا یہ بات ہے کہ جملہ بشریت میں حضور ہماری مثل
 ہیں کس نبوت کا فرق ہے یا یہ کہ حضور کی بشریت ہماری بشریت سے کچھ افضل ہے
 اور اگر بالفرض افضل ہے تو کس قدر جیسے کہ بڑے بھائی کا مرتبہ یا اس سے بھی
 کچھ کم و بیش اور جو شخص یہ کہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ہماری بشریت
 سے اس قدر افضل ہے کہ جیسے بڑے بھائی کا مرتبہ تو یہ قول اس کا قابل تسلیم ہے
 یا نہیں **الجواب** نفس بشر ہونے میں مساوات ہے اگرچہ آپ کی بشریت ازکی و طیبہ
 اور بڑا بھائی کہنا بھی اس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے
 چونکہ حدیث میں خود آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو باین رعایۃ لقوۃ الایمان

میں اس لفظ کو لکھا ہے نہ باین وجہ کہ آپ کی بشریہ کا فضل ٹپے بھائی کے فضل کا
 قدر ہے اس کلمہ پر نا فہموں نے غلّ مچا دیا ورنہ بعد حق تعالیٰ کے فخر عالم کو
 افضل و اکمل خود دیکھتے ہیں فقط **سوال** ۲۷ رجب کو روزہ رکھنا کہ جس کی ہزاری
 کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ اس روزہ کا ثواب ہزار روزوں کا ہوتا ہے اور حضرت
 بڑے پر مصائب بھی شاید اس کو ایسا ہی لکھتے ہیں آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں
 اور اگر کسی نے یہ روزہ رکھ لیا تو اس کو توڑ دینا چاہیے یا نہیں اور اگر کوئی شخص
 بدعت بتا کر اس روزہ کو توڑ دے تو گنہگار ہوگا یا نہیں اور ۲۷ رجب کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے باصحابہ غلام سے روزہ رکھنا ثابت ہے یا نہیں **الجواب**
 ستائیسویں رجب کا روزہ رکھنا جائز ہے کہ ہر روز روزہ نفل درست ہر سو سے
 پانچ روز منہی کے اس وجہ سے فضیلت اس کی صلح احادیث میں نہیں ہے فقط
سوال فاسق کی تعریف کرنی جائز ہے یا نہیں اور وہ کونسا فسق ہے کہ مجھے نفل
 کی اقتدا درست نہیں اور فاسق علق کی تعریف کرنے والا گنہگار ہے یا نہیں۔
الجواب فاسق کی تعریف درست نہیں مگر جو کسی فاسق اور اسکے امر کی مع کرے
 جو فسق سے تعین نہیں رکھتی اور اسکے فسق کی مؤید بھی نہیں تو مضائقہ نہیں اور مطلقاً
 فاسق کی امامت مکروہ ہے اور فاسق کی یہی تعریف کہ اسکے فسق کی مع ہووے
 گنہ اور حرام ہے فقط **سوال** اتفاقاً اگر مرشدین اور والدین میں کوئی تعقیض
 نزاع واقع ہو جاوے اور باہم صلح کرنا بھی ممکن نہ ہو تو کیا کرے اور کس کی طرف کیا
 کرے در انحالیکہ مرشد کہنے والدین کو چھوڑ دے اور والدین کہیں مرشد کو
 چھوڑ دے اور یہ مرشد بھی کامل ہو اور خلاف شرع بھی کوئی کام نہ کرنا ہو **الجواب**

اگر مرشد حق کہے تو اس کا چوڑا گناہ ہے والدین کی اطاعت اوسین کرے اور الین
 کی خدمت اور امر مباح کا تسلیم کرنا بھی واجب ہے ترک اور سکا گناہ ہے مرشد کے
 کہنے سے گناہ بھی نہ کرے فقط شوال صوفی کو علم وافر کی ضرورت ہے یا صرف
 مسائل ضروریات روزمرہ ہی سیکھ لینا کافی ہیں اور سالک کو طلب حق کے واسطے
 تعلیم اور قلم قرآن و قرآن و حدیث و فقہ اور کثرت نوافل کے کافی ہو جائینگے یا بغیر ان
 باتوں کے کہ جو صوفیہ کرام نے مقرر و تعلیم فرمادی ہیں کام نہ چلے گا الجواب
 قدر حاجۃ کے علم صوفی کو ضرور ہے کہ فرض واجب عقائد و عبادات سے مطلع ہو جاوے
 تبھر علم کا ضرور بنیں اور طلب راہ حق کے واسطے قرآن و حدیث و فقہ کافی ہے مگر
 تحصیل نسبتہ بد مذہب شیخ کے حاصل ہونا نا شانہ و نادار ہے اگرچہ ممکن ہے اور بعض کو
 حاصل بھی ہو جاتا ہے فقط شوال ایک شخص ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں
 کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر عزیبا اور امرا سب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل
 میں یہ سمجھتا ہے کہ جو چیز نذر لیض اللہ ہو وہ حرام ہے اور میں جو یہ گیارہویں کرتا
 ہوں یا تو شہ کرتا ہوں کہ جو منسوب ہی بفضل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت
 شاہ عبدالحق صاحب کے ہرگز ان حضرات کی نذر بنیں کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہوں
 صرف اس غرض سے کہ یہ صفت کیا کرتے تھے انکے عمل کے موافق عمل کرنا موجب
 خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اوکسی کی نذر کرے گا سوائے اللہ جل
 شانہ وہ حرام ہے کہی حلال نہیں ہے تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدہ
 والے کو گیارہویں یا تو شہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور
 اس کھانے کو مسلمان دیندار متنافل فرمائیں یا نہیں الجواب ایصال ثواب کی تہ

سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے مگر تین یوم و تین طعام کی بدلتہ اسکے ساتھ
 ہوتی ہے اگرچہ فاعل اس تین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر خواہم کو موجب فسادانہ کا
 ہوتا ہے لہذا تبدیل یوم و طعام کرایا کرے تو پھر کوئی خابستہ نہیں فقط استئوال
 کوئی مرید اپنے شیخ پر کوئی غیر شخص کسی غیر سید پر کوئی شرعی اعتراض کرے تو وہ
 شیخ اپنے معترض کو جواب بہ نرمی تمام دے یا بجائے جواب ناخوش ہو جاوے
 اور بالفرض اگر یہ شیخ اپنے معترض کو جواب کافی نہ دے گا کہ جس سے معترض کی
 تسکین ہو جاوے تو گنہگار ہو گیا نہیں البجواب جواب نرمی سے بھی درست ہے
 بعض مواقع میں اور غصہ سے بھی درست ہے بعض محل میں اور بعض مضمون پہنچانے
 کے قابل ہوتے ہیں بعض نہیں لہذا ہر شخص اور ہر موقع اور ہر فعل کا عہدہ اعمال ہے اسکا
 جواب کئی نہیں ہو سکتا فقط شوال ایک شخص ہمیشہ صوم داؤدی رکھتا ہے اور تہجد
 اور نوافل بھی کل پڑھتا ہے اور درویشی بھی خوب کرتا ہے اور اچھا کھاتا ہے اور
 اچھا پہنتا ہے اور چار نکاح بھی لئے کئے ہیں اور یاد خدا بھی ہر وقت کرتا ہے اور
 ایک شخص نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اپنے والدین سے اور اپنی زوجہ سے
 تعلق کاں رکھتا ہے اور درحقیقت اس کو اپنے والدین اور اپنے متعلقین کا ہونا
 ہی ہمارے اور یہ شخص عاقل ہے نہ مجذوب بلکہ اسکے ذہن میں یہ بات سما گئی ہے کہ
 سوائے یاد خدا کچھ باقی نہ رہے کسی سے کچھ تعلق نہ ہو نہ مال ہو نہ کھانا ہو نہ اہل و عیال
 ہو نہ والدین ہوں نہ عزیز و قریب ہو کسی سے کچھ تعلق نہ ہو تہجد ہو تلاوت ہو یاد خدا ہو
 اور کچھ نہ ہو سب سے کنارہ ہو تو اب استفسار طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں شخصوں میں
 کون شخص زیادہ بہتر ہے اور یہ شخص دعوہ کہ جسے بالکل تعلقات دنیوی ترک کر دئے

ہیں اس سے اسکے متعلقین اور والدین کی حق تلفی کا کچھ مواخذہ ہوگا یا نہیں اور یہ بھی ملحوظ خاطر مبارک رہے کہ اسکے والدین اور متعلقین کے کھانے کے واسطی جاندہ قدیمی بہت موجود ہے انکو کسی بات کی تکلیف نہیں ہے۔ اب جواب حق تلفی کا مواخذہ بزرگ سے بھی ہووے گا اور ہر شخص کا حال تفاوت ہے اسکا فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ کون افضل ہے افضل وہ ہے کہ حبا قریب الے اللہ تعالیٰ زیادہ ہو بعض کو تعلقاً مانع ہیں اور بعض کو مانع نہیں بلکہ بعض کو متعین ہیں اور پھر نسبتہ کا تفاوت ہی ہے اسے امور کا فیصلہ ممکن نہیں اس ہی سبب سے حالات تلخ کے بھی مختلف رہے ہیں فقط سوال شریعت کہ جس علم سفینہ اور طریقت کہ جس علم سینہ کہتے ہیں فی حقیقتہ یہ ایک چیز ہیں یا دو اگر یہ ایک ہی ہیں تو فقط علم ظاہر سے ہی تذکیہ کیون نہیں ہو جاتا اور ہر عالم صوفی کیون نہیں ہوتا اور ہر صوفی کو عالم ہونا کیون شرط نہیں ہے اور جو حضرت علم ظاہری کے مجتہد ہوئے اور حقون نے طریقت کا اجتہاد کیون نفرمایا مثلاً حضرت امام عظیم صاحب رحمہ شریعت کے امام ہیں اور خواجہ معین الدین چشتی طریقت کے مجتہد ہیں کہیں اسکے برعکس نہیں سنا گیا صوفیہ کرام نے جو اشغال افکار اذکار مراقبہ ذکر جہر و کرارہ رگ کیاں کا پکڑنا تصور شیخ نہرین نگانا چل کرنا جس دم وغیرہ وغیرہ بہت سے امر تعلیم فرمائے کہیں یہ بات نہیں سنی گئی کہ امام عظیم صاحب رحمہ نے بھی کوئی بات اس قسم کی کہیں کسی کو تعلیم فرمائی ہو یا حضرت خواجہ صاحب رحمہ کسی مسئلہ شریعت میں اجتہاد فرمایا ہو یا انکو کوئی شخص امام اور مجتہد جانے یا امام مٹا کو کوئی شخص طریقت کا امام مانے بلکہ بعض علماء کو تو عقوف کے ہونے سے ہی انکار میر سخی عرف ہرگز نہیں کہ طریقت شریعت کے خلاف ہے یا امام صاحب طریقت ہرگز

تھے یا حضرت خواجہ صاحب شریعت نہیں جانتے تھے معاذ اللہ منہا۔ مثلاً حضرت
 اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار سرابا انوار
 فیضیاب ہوئے تھے اور کوئی عالم بھی ایسے نہ تھے کہ اپنے زمانہ کے امام ہوں۔
 لیکن انکو بغیر باطنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر عطا ہوا تھا کہ وہ واصل
 الہی اللہ ہوئے اور تمام صوفیوں کے سر ملکہ اور اہل سلسلہ اور مقتدا ہوئے اور
 انہی انشا اللہ تعالیٰ اقیامت سلسلہ باری رہے گا اگر طریقت علم ظاہری کی ہی
 وجہ سے ہوتی تو سلسلہ رویہ بن غالباً بہت سے آدمی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے علم ظاہری میں زیادہ ہوئے ہونگے تو اس قیاس سے جو عالم و فاضل باوجود
 ہونے مرتبہ ولایت میں زیادہ ہونا چاہیے اور یہاں اس کے برعکس معاملہ ہے۔ اس میں
 ایک صوفی صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ یہاں علم ظاہری کا کچھ تعلق نہیں ہے اور کو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ملتی لہذا یہ بڑے لوگ ہوئے اور جن کو اولیاء اللہ
 سے نسبت ہوگی وہ اویس ہی درجہ کے دلی ہونگے مثلاً حضرت بابا صاحب اور حضرت
 مبارک صاحب و حضرت نظام الدین رحمہ وغیرہم یہ سب لوگ عالم اور بڑے فاضل ہیں
 لیکن انہی اس وقت تک علم ظاہری کا کوئی سلسلہ نہیں سننا گیا اور طریقت میں یہ
 اہل سلسلہ ہیں ہزاروں عالم فاضل ان کے سلسلہ طریقت میں موجود ہیں مگر زمرہ علما میں انکا
 کہیں نہ نہیں اور نیز ان قیمہ اور ابن قیمہ محدث کہ جو نقاد حدیث میں بڑے فاضل ہیں
 لیکن ان کو کوئی سلسلہ صوفیوں میں نہ چلا بلکہ زمرہ صوفیوں میں انکا کہیں نام نہیں ملتا
 کیا وجہ ہے حالانکہ طریقت اور شریعت ایک ہوں اور ایک اسم میں سے صوفی ہوا اور ایک
 اسم میں سے عالم ہو گیا منی۔ امام محمد غزالی رحمہ اللہ اور حضرت خواجہ معین الدین رحمہ

جنسلی ہیں بڑے پر صاحب جنسلی ہیں لیکن یہ لوگ خفی صوفیوں کے بھی مقتدا ہیں اور اہل نسبت
کو برابر اسے فیض ہوتا ہے اور کبھی بحفاظت بہکاسمیں نہیں ہوتا مولانا روم فرماتے
ہیں ۵ علم حق در علم صوفی گم شود ۶ این سخن کے باوجود مرثود ۷ یعنی اس بات کا ادب
کو کب یقین آئیگا کہ علم حق صوفیوں میں ہو اور یقین نہ آنے کی وجہ کیا ہے یہ ہے کہ آدمی
جانتے ہیں کہ خدا صاحب کا جو علم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کچھ ارشاد ہے
وہ کتابوں پر ختم ہو گیا ہے جو کچھ وہ علماء نظر ہی جانتے ہیں اور یہاں اسکے عکس
سعاۃ ہے علم شریعت علماء کو عطا ہوا اور علم طریقت فقہاء کو عطا ہوا اور اگر مولانا
کی غرض یہ نہ ہوتی تو یوں فرماتے کہ علم حق در علم عالم گم شود اور مصرع ثانی کی کوئی ضرورت
نہیں تھی۔ ہر عالم صوفی ہونا تو کیا معنی بلکہ بہت سے عالم تو صوفیوں کی روایت بھی نہیں لیتے
مثلاً اگر کسی فقط عالم سے پوچھا جاوے کہ اہل نسبت کو قبرا دلایا پر مراقب ہونا کیسا
اور اہل میں مرشد کا خیال جمانا اور اسکا تصدق کرنا جائز ہے یا نہیں تو وہ عالم صاحب نے مجاہد
یہ فرمادینگے کہ یہ شرک ہو کفر ہو گور پرستی اور تصور پرستی ہے اور ہرگز یہ خیال نفراوینگے
کہ پہلے صوفی ہی اسکو رکن اعظم فرما چکے ہیں ہم صرف حرام ہی پر اکتفا کر لیں شرک اور کفر
بتانے میں تو بہت سے آدمی مرتکب کفر ہو جائیں گے تو اب ایسے علماء کو بھی کیا صوفی
جائیں نہیں نہیں بلکہ اسکا جواب یہ ہو کہ بھائی شریعت اور خیر ہو اور طریقت اور خیر ہو
یہ حضرات جو فرماتے ہیں انکا بھی فرمانا بجا ہے جو شخص واقف طریقت نہ ہو اہل نسبت نہ ہو
واقعی وہ ہی کہے گا کہ حشیت پرستی ہے اور تصور پرستی ہے اور جو اہل مذاق ہو تو اسکو بیشک
ان باتوں سے فیض ہوتا ہے چنانچہ صوفیہ حشیت کی بہت کتابیں ان مقدمات میں مملو
ہیں اکثر صوفیہ فرماتے ہیں کہ علم حجاب الہی ہے پھر شریعت اور طریقت کو ایک خیر کیے

جائیں گے۔ حضرت مولانا مخی و سنا یادینا حاجی محمد ادا علی صاحب سلمہ ایسے کلمات
پند و نصیحت میں فرماتے ہیں کہ بعد ادا سے فرض واجب و سنن متعلقات میں گزار دو
برز یادتی اور اذ و نوافل نہ پردازد بلکہ تغفل باطنی کا فرض دائمی بماند اگر کسی نقطہ عالم سے
کہ جو صوفی نہویہ مسئلہ دریافت کیا جائے تو مینک وہ کہہ دیا کہ نماز و غسل و عبادت
ہر وقت اسی میں رہنا چاہیے نوافل سے قرب ہوتا ہے اور تغفل باطن چہیز ہی کیا ہے
صرف صوفیوں کی باتیں ہیں تو اب ہم اس سے سولے اسکے اور کیا کہیں کہ بھائی وہ عالم
صاحب اس راہ سے واقف ہیں تغفل ایسی چیز کی بعض اوقات میں جہیم جہاں اسکے
بہتر ہوتا ہے اور جو نہ جانے اس کا کہنا خلاف جواب میں یہ چاہتا ہوں کہ شریعت اور
طریقہ کے آپک ہونے کی کیا دلیل ہے اور فی تحقیق یہ ایک ہی چیز ہیں یا دو۔ اور
اس میں صوفیہ کیا فرماتے ہیں **الجواب** اس سوال کے بے فائدہ اس قدر تاویل مکن۔
غلامہ جواب یہ ہے کہ علم شرعیہ و علم طریقہ ایک ہی چیز اور شرعیہ و طریقہ بھی ایک
ہی ہے جب آدمی کو کلمہ شرعیہ معلوم ہوا علم شرعیہ حاصل ہوا اور جب کلمہ اس علم کی
معلوم ہوئی وہ علم طریقہ ہوا اور عمل قدر ادا و ادا سے فرض و واجب کے تکلف نفس
کرنا عمل شرعیہ کہلاتا ہے اور جب افلاک حب حق تعالیٰ سے دل میں ساری ہو گئی اور
عمل بطریقہ کہتے ہیں جب تک کشاکش علم و عمل کی ہے شرعیہ ہے جب طمانیہ ہو گئی اور
طریقہ ہے ابتداء اور انتہا کا فرق ہے جسے اصل شریعت کے دامن ہونے کو خیال کیا ایک
کہا اور یہ بھی درست ہے اول آخر کا تفرق کیا دو کہہ دیا یہ بھی صحیح سے متعلق ہونا
واحد ہے اور ائمہ مجتہدین جی صاحب طریقہ سے گراں نین کی تحقیق میں مفسر و فاسد
کہ ظاہر شرعیہ فرض تھا اور اس کا شرح کرنا زیادہ ضرور جانا اگرچہ طریقہ سے خوب پہچانتے

کہ طریقت اور ایش سہمی ثابت و مستند ہے اور اکثر ائمہ طریقت عالم تھے مگر وہ ظاہر
 شرع کی تحقیق میں مصروف نہ ہوئے کہ ایک جماعت علماء کی اس میں کمی، وہ کافی
 فہم و فہم نے باطنی شرع کی تحقیقات کھیں ہر فن کو ایک ایک جماعت نے لیا اور بعض اولیا
 جو قدر ضرورت علم رکھتے تھے وہ ماہر و عالم و فائق طریقت کے تھے مگر دونوں امر کو
 تحریر نہیں کیا بہر حال بعض علماء دونوں علم کے محقق و متبحر تھے اور بعض ایک کے اور بعض
 دونوں میں دوسرے سے کم تھے اسکے تفاوت سے سمجھ لینا چاہیے مگر ضروری علم شرع
 سے سب واقف تھے کہ بجز اشغال حکم شرع کے عمل مقبول نہیں ہوتا اور بدون قبول
 عمل کے ولایت نہیں ملتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{سوال} یہ فقہ مشہور ہیں کہ حبس و
 حضرت بڑے پیر صاحب کو قبر میں دفن کیا اور نکیرین آئے تو بڑے پیر صاحب نے
 نکیرین کا ہاتھ پکڑ لیا اور بجائے جواب دینے سوال کرنا شروع کئے اور نکیرین کو اسکا
 جواب دینا غیر ممکن تھا بھجوی نکیرین نے جناب باری میں جا کر عرض کیا کہ الہی ماجر
 جناب باری سے ارشاد فرمایا کہ بیشک تم اسکا جواب نہ دے سکو گے اور تمہارے
 واسطے خوب ہوا جو اسے نہیں چھوڑ دیا اور دوسرا فقہ یہ مشہور ہے کہ ایک عورت
 بڑے پیر صاحب کی خدمت میں گئی اور عرض کیا کہ میرے لڑکا نہیں ہوتا۔ بڑے
 پیر صاحب نے فرمایا کہ جاتے ساتھ بیٹے ہو گئے چنانچہ اس کے ساتھ بیٹے ہوئے
 اور والد انکو اسکی تقدیر میں ایک لڑکا نہیں تھا۔ اور تیسرا فقہ یہ مشہور ہے کہ ہر ماہ
 قبل ویت سے بڑے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور یہ کہتا کہ مجھ میں
 اس قدر خدا صاحب ہے نقصان رکھتے ہیں اور اس قدر نفع رکھتے ہیں۔ اور چوتھا فقہ
 یہ ہے کہ ایک روز آپ منبر پر بیٹھ کر وعظ فرماتے تھے یکایک کھڑے ہو گئے اور فرمایا

کہ ایک اولیاء کی گردن پر میری قدم چڑھ اور اس وقت جبکہ راولپور جمع تھے سب نے
 ہاتھ مبارک بڑے پیر صاحب کے اپنی گردن پر رکھ لئے اور علقہ اطاعت درگاہ
 کیا اور ایک دلی نے اس بات کا یقین نہیں کیا اور کچھ اعتراض کیا انکا حال تباہ و
 برباد ہو گیا اب استسنا طلب یہ امر ہے کہ آپ کے نزدیک یہ قصہ صحیح ہیں یا غلط
 اور جو علماء ایسے قصوں کو صحیح بتاتے ہیں انکی کیا دلیل ہے اور جو علماء انکو خلاف بتاتے
 ہیں انکی کیا حجت ہے اور حضرت محمد و سناہ و مینا حاجی محمد اماد اللہ صاحب مہاجر علیہ
 اللہ تعالیٰ جو ضیاء القلوب صفحہ ۱۹ قرب نوافل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اما قرب نوافل
 اینست کہ صفات بشریہ سالک ازوے نازل گردد و صفات حق تعالیٰ بروے
 ظاہر آئند چنانچہ زندہ گردد و زمرہ را و میرزا زندہ را باذن اللہ تعالیٰ اور قرب نوافل
 ایسی ہی زیادہ نعمت ہے اللہ صاحب جسے نصیب فرما دے اور حضرت محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں کہ عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہے
 وہ ہو جاوے۔ اب سائل یہ عرض کرتا ہے کہ ممکن نہیں کہ بندہ خدا صاحب کے کسی کام
 میں وفاق سے سکے بندہ چاہے کسی مرتبہ میں ہو بندہ ہے ہر وقت عاجز ہے مگر یہ
 مرتبہ قرب نوافل کا اور عارف کا حضرت بڑے پیر صاحب کو حاصل ہو گیا تھا یا نہیں۔
 اور جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہو گئے ہوں اسے ایسے قصوں کا وقوع ہو جانا کیونکہ ممکن
 ہے اور خدا صاحب تقدیر کے خلاف کرنے پر بھی قادر ہے یا نہیں اور کہہ ہی بندہ ہے
 خدا صاحب باعث کسی عتاب یا انعام اپنے سے کہے اسکی تقدیر کے خلاف کر دیتے ہیں یا
 نہیں۔ یا خدا صاحب کسی بندہ کے حق میں کسی بندہ خاص کی سفارش مان کر یا اس کے
 اعمال کی وجہ سے اسکی تقدیر کے خلاف کر دیتے ہیں یا نہیں مثلاً نیک آدمی کی غفلت

ہونا یا ظالم کی عمر کم ہو جانا یا باعث سببات مغلسی آجانا یا باعث خیرات بلاؤں کا
 رد ہو جانا وغیرہ وغیرہ اور حضرت صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر قصہ شہورین
 کہ جس کی اویٹوں سے فرمایا کہ کیا تو اندھا ہے تو وہ فوراً اندھا ہی تھا اور جس کو فرمایا کہ کیا
 مر گیا ہے تو وہ فوراً اُمرہ ہی ہو گیا غرض یہ ہے کہ جو کچھ وہ فرماتے تھے فضل الہی سے
 اس کا وہی فوراً ظہور ہو جاتا تھا تو یہ قصے بھی صحیح ہیں یا خلات اور وہ فرشتہ کہ جن کو
 تکبیرین کہتے ہیں ان کا مرتبہ زیادہ ہے یا اولیا سے عظام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
الجواب حکایات بزرگوں کے اکثر ہمارے غلط بنادے ہیں اور اگر کوئی واقع
 صحیح ایسا ہو کہ مفہوم نہ ہو وے تو سطحیات کہلاتے ہیں جس کے معنی فہم میں کسی کے نہیں آتے
 اوس کو نہ قبول کرے نہ رد کرے سکوت کرے اور جو امور خلاف قاعدہ شرع کے ہیں
 ان کو رد کرنا چاہیے یا سکوت کرے اگر مصلح ہو اور قرب فرائض قرب نوافل کا فہم اس کے
 الٰہی رتبہ ہے بندہ اس سے عاری ہے باقی یہ کہ حق تعالیٰ اولیا کی قبولیت کے واسطے
 اکثر دعاؤں کی قبول کرتا ہے یہ ادنیٰ کلام ہے مراد زندہ کرنا خود خرق عادیہ و کرامت
 ہے حق تعالیٰ ہی کرتا ہے مگر نفا ہر کسی ولی نبی کا ذریعہ ہو جاتا ہے لہذا کرامت و معجزہ
 کہلاتا ہے فقط **سوال** مولانا روم فرماتے ہیں ۷۰ ہست قدرت اولیا را از الٰہ
 تیر حبتہ باز گرداند زراہ ۷۱ اس کا کیا مطلب ہے اور اس شعر کے مصداق اولیا اللہ ہوتے
 ہیں یا نہیں **الجواب** کرامتہ اولیا حق ہے اور کرامتہ خرق عادیہ کو کہتے ہیں جب
 حق تعالیٰ چاہے اولیا سے ایسا امر کرادے کہ یہ ہی مطلب شعر کا ہے فقط **سوال**
 ایک شخص جماعت کا بلکہ تکبیر اولیٰ کا پابند ہے اب اتفاقاً اوس کو کسی وقت تکبیر اوسے
 نہیں ملی اور وقت میں بھی اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ دوسری مسجد میں جا کر شریک تکبیر اولیٰ ہو

اب مجھ کو اس کو سبوتی ہوتا پڑا اب یہ یہ پتا ہوتا ہے کہ میں کوئی کام ایسا کروں تاکہ
 مجھ کو دنیا و دہلیز ملے برابر ثواب ہو جائے جسے میں سچوں کہ گویا مسی تکرار اولیٰ الگینی
 تو وہ کون کام ایسا کرے کہ میں سے تکبیر اور لے کے جانے کی تلافی ہو جاوے اور اگر میں از
 قضا ہو جاوے تو سوائے روزہ کے اور کونسا کام ایسا کرے کہ میں سے اس کے ثواب
 کی تلافی ہو جاوے گویا نماز قضا ہوئی ہمیں **الجواب** نیت سے ثواب تکبیر اور لے کا لیا
 ہے اور قضا نماز کرنے سے تلافی غبت صلوٰۃ کی ہو جاتی ہے فقط **سوال** زید پھر
 مرید ہے اور عمرو کو جسے مرید ہے اور کر فالہ کے مرید ہے اب ولید زید سے مرید ہونا
 پتا ہوتا ہے اور فالہ کہ جو زید کے دافا پیروں میں ہیں خوش عقیدہ اور بزرگ نہیں جانتا
 اب استفسار طلب یہ امر کہ یہ شخص ولید زید سے مرید ہو کر کچھ فیضیاب بھی ہو سکتا ہے
 یا نہیں در انحالیکہ فالہ کو برا جانتا ہو اور اپنے دل میں فالہ کی جانب سے کچھ بغض بشرعی بھی
 رکھتا ہے۔ **الجواب** اگر زید کو کامل جانتا ہے اور فی الواقع زید میں کمال ہے تو
 یہ شخص زید سے فیضیاب ہو سکتا ہے فقط **سوال** ایک شخص کے جو وقت دل میں
 آتا ہے تو یوں کہتا ہے کہ الہی جہت میں بھی نہ کیا ان تمام عمر میں ہوئی ہوں میں نے انکالاب
 اپنے والدین کو بخشا ایک شخص نے یہ بات سنا اور اس سے کہا کہ یوں اموات کو بزرگ ثواب
 نہیں پہنچتا تا وقتیکہ کوئی چہر خاص ایصال ثواب کے واسطے نہ پڑھتی جاوے تو یہ کہنا
 اس شخص کا صحیح ہے یا نہیں اور اس طرح سے ثواب بھی پہنچتا ہے یا نہیں **الجواب**
 ثواب ہر طرح سے پہنچ جاتا ہے قل مانع کالجہن فیضیاب فقط **سوال** ایک شخص تین مرتبہ قل
 شریف پڑھ کر اپنے والدین کو جہت میں ہے زید نے یہ بات سنا اور اس شخص سے کہا کہ تم
 تین مرتبہ قل شریف پڑھ کر تمام زمانہ کے مسلمانوں کی روح کو بخش دیا کرو ہر ہر فرد بشر کو

ایک ایک ختم قرآن کا ثواب ملے گا اور تمھارے والدین کے ثواب میں کچھ کمی نہ آئے گی
 اب وہ شخص یہ پوچھتا ہے کہ سب دنیا کے مسلمانوں کو میرے والدین کے اگر ایک ایک
 ختم قرآن کا ثواب ہے اور میرے والدین کے ثواب میں کمی نہ ہو تو سب مسلمانوں کی میتیں
 نیست کر لیا کروں گا ورنہ کچھ ضرورت نہیں کہ میں اپنے والدین کا ثواب کا ٹکرا دوں
 کو دون اس میں صحیح مسئلہ کیا ہے اس جواب میرے استاد و ناکا یہ قول ہے کہ صحیح یہ ہے کہ
 ثواب تقسیم ہو کر پونچھتا ہے نہ سب کو پورا پورا اور اس باب میں کوئی روایت حدیث کی
 صحیح نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ قابل نہیں
 پائل اس کے سائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہیں اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی
 اسماعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے رو برو بعض
 سائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افترابیہ
 اور جو شخص مولانا مرحوم کا معترف نہ ہو اور انکو خوش عتیدہ اور بزرگ نہ جانے وہ بدعتی
 اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل باحدیث اور اگر مقلد تھے
 تو کون سے امام کے خفی تو شاید نہ ہوں چونکہ سنا ہے کہ رفع الیدین اور آمین بالجہر کرتے تھے
 اور اکثر غیر مقلد مولانا موصوف کو عامل باحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے انکو زباہ
 مانتے ہیں اور انھیں کہہ کر عمل کو زیادہ سند میں لانے میں پرست اور علماء اسکے انھیں کو
 اپنے زمانہ کا مجتہد بتاتے ہیں حالانکہ اسی زمانہ میں اور بہت سے علماء عظام موجود تھے
 اور انھیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے
 ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہیں ملتے اور ان کے کئی مسائل
 مقبول جانتے ہیں ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب مقلد نہیں تھے

عامل بالحدیث تھے اور بعض علما یہ فرماتے ہیں کہ نہیں مقلد تھے غیر مقلد۔ ہرگز نہیں تھے
 بعض یہ کہتے ہیں کہ انکو مرتبہ اجتہاد کا تھا اسوجہ سے انہوں نے تقلید نہیں کی اسکا
 حال جو ہو تحریر فرمادیتے اور مولوی صاحب کے عقیدہ ہیں اور محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ
 میں کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب ایک ہی مسلک کے ہیں اور حضرت سید صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کہ جو ان کے مرشد ہیں یہ بھی مالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب
 کے خلفاء میں اور بھی کوئی اسے زیادہ لایق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سرپرکار وہ بھی مرشد
 اور جو سائل تقویۃ الایمان میں مختلف ہیں اور پیر عمل کرے یا کرے اور مولیٰ صاحب صرف
 سے سلسلہ صوفیت کے نہ پٹنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب دس صاحب سے
 ہیست ہوئے ہیں اور ان سے بھی آدمی غالباً مرید ہوئے ہونگے۔ اور مولوی صاحب مروج علما
 میں شمار کئے گئے ہیں یا صوفیہ میں اچھا اب بندہ کے نزدیک سب سائل اس کے
 صحیح ہیں اگرچہ بعض سائل میں بظاہر تشدید ہے اور توبہ کرنا اور نکالنے سائل سے محسوس
 افترا اہل بدعت کا ہے اور اگر انکو بزرگ جانتے جھوٹے حالات ان کے منکر تو معذور ہے
 اور اگر کتاب کے خلاف متعبدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے اور وہ یہ فرماتے تھے کہ
 جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اور ہر حال میں ورنہ ابو حنیفہ رحمہ کی رائے کا مقلد
 ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال
 معلوم نہیں اور نہ خلفاء سید صاحب کا اور مولوی اسماعیل صاحب وعظ و رد بدعت میں مشرب
 رہے پھر جہاد میں جاکر شہید ہو گئے سلسلہ سنیہ کا کمان جاری کرتے اور تمام تقویۃ الایمان
 عمل کرے فقط سوائے بعض انہی میں حیوت التعمیات میں بیٹھتے ہیں اولہی سے
 انگشت شہادت اٹھالیتے ہیں حتیٰ کہ سلام پیرین حالانکہ خنیون کا یہ مذہب ہے کہ جب

تشہد پر پونچے تب اونگی اوٹھائے بعد میں پست کر لے امین صحیح قول کیا ہے
 اور خفی کو کسوقت سے کسوقت تک اونگی اوٹھانا چاہیے اور امین امام اعظم
 صاحب کیا فرماتے ہیں **الجواب** تشہد پر انگشت کو اوٹھادے اور سلام تک
 اوٹھائے رکھے فقط **سوال** العلم حجاب الاکبر کے کیا معنی ہیں سالک کی جسوقت
 علم کی جانب توجہ ہوگی وہ اس راہ سے محروم رہ جائے گا علم کو کیا اسوجہ سے حجاب
 کہتا ہے اگر علم بھی اسوجہ سے حجاب ہو گیا تو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور احادیث
 والدین بلکہ کل کام دارین کے سواے یاد الہی حجاب ہو جانا چاہئین اور بہانہ صبر
 علم کی ہی نسبت فرمایا ہے اور اگر یہ وجہ ہے کہ علم پڑھنے سے دو عالموں میں با
 اختلاف رائے نفیس اور جھگڑے واقع ہو جاتے ہیں اور لڑنا اور جھگڑے کرنا تو فعل ہے
 جو پاسے سوکرے امین علم کا کیا تصور ہے بلکہ اختلاف رائے علما تو رحمت ہے اور اگر
 اسکے یہ معنی ہیں کہ درمیان بندہ اور محبوب کے علم کا ایک حجاب مائل ہے تا وقتیکہ علم کا
 حجاب طے ہو جاوے یعنی علم نہ سیکھ لے خدا نہ ملے تو یہ معنی صوفیہ نے اسکے ہرگز نہیں
 اس معنی سے تو تاکید نکلتی ہے اور بہانہ یہ مقصود ہے نہیں اور اگر یہ کہا جاوے کہ یہاں
 مراد علم سے علم دنیوی مثل محفل اور فلسفہ وغیرہ ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا چونکہ صوفیہ
 اور علما علم دین کو علم کہتے ہیں نہ اور فنون کو اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ قول صوفیہ کا
 نہیں ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہرگز انکار مت کر
 کہ علم حجاب نہیں ہے علم بیشک حجاب اکبر ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ علم جو
 انشاء ہے خدا اور رسول کا اگر یہی حجاب اکبر ہو گیا تو بے حجاب کوئی چیز ہوگی اس میں
 باریکی کیا ہے اور صوفیہ نے کس معنی کو اس کو حجاب کہا ہے **الجواب** اس فقرہ

یہ معنی ہیں کہ اپنا جاننا کہ میں بھی اہل ہوں یہ حجاب ہے جب تک اپنی خودی و تکبر و عجب کو نہ فنا کر دیوے مجھ کو یہ مثل شیطان کے اور جب خود اپنے آپ کو لاشعری جان لیوے اور اپنے سب کمالات کو محض موہبہ حق تعالیٰ کی جان گیا اور تیرے دل میں اپنی حقیقت کھل گئی حجاب رفع ہو گیا مراد علم ہے اپنی خودی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال شہ فردوس کو واسطے فروخت سکرات کے مکان یا دوکان کرا یہ پر دنیا جائز ہے یا نہیں اور اس میں حنفیہ کا مذہب اصح کیا ہے۔ **الجواب** اصح اور فتوے اس پر ہے کہ نہ دیوے فقط **سوال** جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز کا وقت ایک ہی ہے یا نہیں اور جمعہ کی نماز ظہر کی وقت کے کچھ پہلے پڑھنا سنت ہے یا درون سادی وقت میں۔ مثلاً جو شخص ظہر کی نماز دو بجے پڑھتا ہے اس کو جمعہ کی نماز ایک بجے پڑھنا مستحب ہوگی یا دو بجے **الجواب** جمعہ ظہر کا وقت ایک بجے مگر جمعہ کو ذرا پہلے پڑھنا کہ لوگ سویرے کے آتے ہیں اور کوجلد فراغت ہو جائے تو بہتر ہے

سوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شخص بغیر جائز و ناظر بلے پکائے اور مثلاً اس قسم کے اشعار پڑھے۔ ترجمہ یا نبی اللہ ترحمہ و زعموری برآمد جان عالم تو جائز ہے یا نہیں

الجواب ایسے اشعار میں شرک تو نہیں مگر عوام کو موجب اضلال کا ہو جاتا ہے لہذا کسی رو بہرونہ پڑھے اور بایں خیال پڑھے کہ حق تعالیٰ اس میری عرض کو پیش منظر عالم علیہ السلام کے کر دیوے فقط **سوال** شفق سفید تک وقت مغرب کا رہتا ہے یا نہیں اکثر فقہاء حنفیہ تو فرماتے ہیں کہ شفق سفید تک مغرب کا وقت ہے اس کے بعد عشا کا وقت ہے اور حضرت مولانا شاہ عبدالغفر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعد شفق سورج کے عشا کا وقت ہو جاتا ہے قول اصح یہی ہے اب تردد یہ ہے کہ شفق

سفید مغرب میں داخل ہی یا عثمانی اور علما حنفیہ کے نزدیک قول مفتی بہ کیا ہے۔
 الجواب یہ مسئلہ مختلف ہے امام صاحب اور ان کے صاحبین میں احوط یہ ہے کہ دوپہر
 کی رعایت رکھے اور بعض نے فتویٰ صاحبین کے قول پر لکھا ہے جیسا کہ عبد الغفر زینا
 لکھا فقط شرح وقایہ میں بھی مسیح پر فتویٰ دیا ہے فقط سوال سمع اور غنا اور رگ
 یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں یا غیر اور یہ تینوں چیزیں بلا امر امیر کے مستنا جائز ہیں یا نہیں
 در انحالیکہ گلے والے انکا موافق قواعد موسیقی کے گاؤں الجواب یہ ہرہ الفاظ
 ایک معنی رکھتے ہیں بلا امر امیر رگ کا مستنا جائز ہے اگر گلے والا محل فساد نہ ہو
 اور معنوں رگ کا خلاف شرع نہ ہو اور موافق موسیقی کے ہو نا کچھ حرج نہیں فقط سوال
 مسجد کے اندر باعث و ہوب یا بارش میٹھ کر وضو کرنا در انحالیکہ پانی بھی وضو کا صحیح مسجد
 میں پہلے جائز ہے یا نہیں اور مسجد کے اندر بیٹھ کر مسجد کی دیوار سے تیمم کرنا جائز
 ہے یا نہیں الجواب مسجد کے اندر وضو کرنا اگر غسالہ مسجد میں گرے حنفیہ کے نزدیک
 منع اور گناہ ہے اور تیمم دیوار مسجد سے کرنے کو بھی بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے فقط
 سوال - ڈاڑھی کے بال برابر ہو جانے کی غرض سے کچھ تھوڑے تھوڑے کتر وادینا
 باوجودیکہ ڈاڑھی بھی ایکشت سے کم ہو جائز ہے یا نہیں الجواب مجموعہ ڈاڑھی کا
 ایکشت سے کم نہ ہو اگر بعض بال کم ہوں حرج نہیں فقط سوال سر برہنہ اور پابرہنہ
 رہنا سنت ہے یا نہیں اور بعض صوفی ان افعال کو سنت جان کر کرتے ہیں سو یہ افعال
 فی الحقیقت سنت ہیں یا نہیں الجواب احیاناً پابرہنہ ہونا مضائقہ نہیں ورنہ نہ
 آپ علیہ السلام اکثر اوقات بغلیں یا موزہ پہنتے تھے اور سر برہنہ ہونا حرام میں تو
 ثابت ہے سوائے احرام کے بھی احیاناً ہو گئے ہیں نہ داکا چلتے پھرتے فقط

سوال پہلے کے برتن میں کہ جو بلا طبعی کا ہو کھانا پینا بمنہب امام ابو حنیفہؒ جائز ہے
 یا نہیں اور کپڑے میں چاندی سونے کے ٹکڑے لگا کر استعمال کرنا حنفیہ کے نزدیک
 جائز ہے یا نہیں الجواب پہلے کے ظروف میں کھانا درست ہے مگر اولے نہیں اور اگر
 مشابہت کفار ہندو سے ہو تو سبب مشابہت کے منع ہے فقط سوال سرور عالم سلمے
 علیہ وسلم سے کہی بلا عمارت کے بھی نماز پڑھنا ثابت ہے یا نہیں اور حضور نے کہی بلا عذر نماز
 بلا جماعت بھی پڑھی ہے یا نہیں الجواب اسکا صریح ثبوت اس وقت بندہ کو معلوم نہیں
 مگر احرام کی حالت میں سر پر نہ نماز پڑھنا صحیح ہے بلکہ نماز فرض میں نہ نماز
 بلا جماعت پڑھی ہو ورنہ جماعت سے ہی پڑھنے سے قطعاً سوال جنازہ خارج مسجد
 ہو اور اسکی نماز پڑھنے والے اکثر خارج مسجد ہوں اور بعض بیاحت و ہوپ یا بارش
 فاس مسجد میں ہوں تو بمنہب حنفیہ جائز ہے یا نہیں اور اگر اکثر فاس مسجد میں ہوں اور
 بعض خارج مسجد ہوں تو بھی جائز ہے یا نہیں اور اگر جنازہ بھی فاس مسجد میں ہو اور اسکی
 نمازی بھی بیاحت و ہوپ یا بارش فاس مسجد میں ہو جائز ہے یا نہیں الجواب نماز
 جنازہ کی مسجد میں پڑھنا ہر حال میں مکروہ لکھا ہے فقط سوال ایک شخص کو نماز پڑھنے
 میں اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ میں نے احمد شریف نہیں پڑھی کہی یہ خیال ہوتا ہے کہ بیچ
 کا قاعدہ نہیں کیا کہی یہ خیال ہوتا ہے کہ سجدہ ایک کیا ہے دوسرا نہیں کیا کہی یہ خیال
 ہوتا ہے کہ نیت ہی نہیں کی اس سبب سے اکثر اس کو نیت توڑنا اور سجدہ سہو کرنا
 پڑے ہیں اور نماز میں قسم قسم کے تخیلات باطلہ پیدا ہوتے ہیں اسکا کیا علاج ہے اور
 ایسے شخص کو بار بار نیت توڑنا اور سجدہ سہو کے کرنا چاہئیں یا نہیں الجواب ایسے لیے
 خطرات برائعات کر کے ظن غالب پر عمل کرے فقط سوال روافض سے اس کھنا

اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی ادا کرنا اور اسکی دعوت کرنا اور اسکے یہاں دعوت
کھانا باوجودیکہ اسے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص
بلا ضرورت روافض سے اتحاد رکھے وہ کیسا؟ اور سقات کو اسکی معیت میں اکل
شراب بلا الکراہت جائز ہے یا نہیں **الجواب** روافض خوارج اور سب فساق
سے ربط مضبوط مودۃ کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناجاری کے معذور ہے اور اسنے
مودۃ کرنے والا ماہن فی الدین عامی ہے فقط **سوال** کرتے کی گھنڈی یا مٹن کھلا
رکھنا کہ جس سے سینہ بھی کھلا رہے سنت ہے یا نہیں **الجواب** درست ہے
ایمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے رکھے ہیں فقط **سوال** زید مرحوم
نے ایک مسجد بنائی اور عمرو اسکا متولی ہے اور بکر اسکا امام ہے اور خالد اسکا خادم
ہے اور اس مسجد کی آمدنی اخراجات مسجد سے بہت زیادہ ہے اور انھیں ایسے خرچ ہوتے
ہیں کہ انکو متولی مسجد مذکور سے امام مذکور ہر چند کہتا ہے لیکن متولی بیاعت کفایت شعار
بالکل خیال نہیں کرتا مثلاً پنکھا یا گھڑی یا خادم مسجد کی تنخواہ کی قلت یا مثل اس کے ایسی
حالت میں امام مذکور بعض آمدنی مسجد سے بطور خود بلا اطلاع متولی کچھ وصول کر کے ضرر ہمارے
مذکور میں خرچ کرے جائز ہے یا نہیں درنحالیکہ متولی مذکور کو اگر خبر ہوگی تو اندیشہ ہے کہ وہ خفا
ہوگا کہ تم نے ہماری بلا اجازت کیوں تحصیل کی اور کیوں خرچ کیا۔ **الجواب** امام کو پڑن
رضا متولی کے کہیں صرف کرنا آمدنی مسجد کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال اس حدیث

ارشید

ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علیہ راس کل مائۃ سنۃ من یحییٰ لہما امر دینہما رواہ
ابوداؤد من مراد شروع صدی ہے یا آخر اور علامات مجدد کے کیا ہوتے ہیں

جس سے وہ چھوٹا ہوا اور تمام عالم میں ایک ہی محبوب و مہتاب ہے۔ ایک جگہ یہاں
 ضرورت تہہ پہنچ کر ہو اور اسکے نام میں احمد یا محمد نہ ہو یہ ضروری ہے یا نہیں اور اس
 مسئلہ خبری ایک کون کون تہہ اور کہاں کہاں ہوئے اور یہی حال کا کون کون
 اور کہاں ہے مفصل اور تمام قوانین اچھاپ راس سر کو کہتے ہیں لہذا احمد و شروع
 صدی میں ہو گیا مگر ہر شرح صدی ہے وہ آخر پہلی صدی کا بھی ہے یا نہ تھا
 اور کون کوئی آخر کد پورے نہ ہو سکتا ہے ورنہ جس صدی میں ہوئے گا اور کون ابتدا میں
 ہو گیا تا کہ آخر تک تہہ کا اثر ہے اور علامہ اوکلی جی جو کہ اوکلی تفریر تحریر سے اور
 سنی اندکوشش سے بدعات میں ہونے سنہ کا شیوع اور مرد و عورت کا احیاء ہو
 اور احمد یا محمد ہونا اور اسکے نام میں ضرور نہیں کسی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے اور از کا
 علم انہیں جانتا محقق نہیں ہوا اپنے ظن و تخمین سے بعض علماء نے جو کہ عالم محقق دیکھا
 محمد اور کئی تیسرا الیا چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہی صدی اول پر عرب
 عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو اکثر لوگوں نے لکھا جو دوسری صدی کی نامی پر کسی نے شافعی
 جمہ اللہ کو کہا کسی نے دوسرے کو کہا علی ہذا اگر کوئی محقق قول نہیں اور بلال الدین
 سیوطی نے کچھ اسمیں لکھا ہے ہندہ کے نزدیک وہ قول اسلام ہے جس نے یہ کہا کہ محمد صلی
 کا ایک عالم ہوا ضرور نہیں ہر وقت میں دو بار اس میں پچاس سو کا مجموعہ ہوا
 ایک یہ ہذا بعد ہر صد سال کے جہاں متفرقہ عالم میں ہوتی ہے اور سب کی سعی صلاح
 دین میں ہوتی ہے و کو قدر اپنے علم و تہہ کے حصہ تہہ کا ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 اگر کسی متفرقہ معین نہیں کہہ سکتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم حقیقۃً احوال رشید احمد گنگوہی
 سوال اعاذہ کرنا مسرور فرحت کا بدون تہہ نیست حقیقی کے آیا جائز ہے یا

ہنین اور یہ دلائل جو مجوزین مولود زمانہ پیش کرتے ہیں مثل صوم عاشورہ کہ شکار
و موافقت حضرت موسیٰ علیہ السلام میں رکھا گیا تھا اور اتناک جاری ہے اور عیوم
در شنبہ کہ بوجہ یوم ولادت و یوم نزول قرآن شریف میں رکھا گیا تھا اور اتناک
جاری ہے اور مثل اعادہ حقیقہ کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت کے
کیا تھا رالاکہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب آپکا عقیقہ کر چکے تھے لہذا روایات
مذکورہ سے اثبات اعادہ سرور ہوتا ہے یا نہیں اور نیز روایت حقیقہ صحیح ہی یا ضعیف
ارقام فراوان اچھا ہے اسکا جواب مفصل جدا سے نقل کر رہا ہوں اسکی تحقیق اور
جواب براہین قاطعہ میں دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وراثتین فی مبشرات النبی الامی میں جو
اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں۔

اخبرنی سیدی الوالدی قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صاۃ بالنبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلم یفتح فی سنتہ من السنین شو اصنع بہ طعاما فلم احب الا احصا مقلیا فقسۃ
بن الناس فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ یہ ہذا اخص سبباً بانشا فقط عبارت
مذکورہ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بغلین یوم ولادت ایصال ثواب یا سرور ولادت
میں اطعام الطعام وغیرہ جو کہ شاہ صاحب قدس سرہ کے معمولات میں سے تھا جائز
و مستحب ہے اور باعث خوشنودی آنحضرت صلعم اور جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
اجتمع صلوا یوم ولادت میں اور اطعام الطعام کو مستحسن لکھتے ہیں حسن المقصد میں ہیں
وجہ مبہین امتحان مولود و مروجہ زمانہ پر اسے دلالت کرتے ہیں اور قاعدہ شرع سے
ایسی تعلیمات و تخصیصات حد ہدایات میں شامل ہوتی ہیں لہذا معہ توضیح عبارت مذکورہ

کے جواب سے سرفراز فرمادین فقط الجواب ایصال ثواب ہر روز درست اور
موجب ثواب ہے کوئی تاریخ و وقت شرع سے وقت نہیں روز ولادت اور
روز وفات بھی درست ہے پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایام کے
جانے ایصال ثواب میں اور کسی عوام کو بھی اس طرح کے ایصال میں ضرر نہ ہو تو
کچھ حرج نہیں سب کے نزدیک درست ہے پس شاہ عبدالرحیم صاحب کا یہ فعل ایسا ہی
معا تو اس سے کوئی حجتہ نہیں لاسکتا اپنے بدستہ زمانہ پر اور پھر وہ طعام ایصال
ثواب کا قضا کہ مسئلہ ہائینی کا لفظ موجود ہے اس میں نہ کوئی سرور ولادت کا حکم ہے
نہ اجتماع ذکر ولادت کے واسطے پس اس میں کوئی حجتہ جواز مولد کی نہیں اور بیوی کے
وقت میں بھی ہماری زمانہ بیسی بدعتہ نہ تھی بڑا میں قاطعہ کو دیکھو اس میں بیوی کا
مقصود مفصل لکھا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** علیہ ہذا فیوض الحرمین میں شاہ
ولی اللہ صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں و کنت قبل ذلک بکلمۃ المعظّمۃ فی مولد النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی یوم ولادۃ والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یذکرون ارباب صابۃ النبی ظہرت فی ولادۃ و مشاہدہ قبل نبیۃ فرات انوار اسطاعت
دفعتہ واحدۃ لا اقول انی اور کہتا بصر احب ولا اقول اور کہتا بصر الروح فقط
للسلۃ علم کیف کان الامر بین ہذا و ذاک فتاملت تمام الانوار فوجدتہا من قبل
الملائکۃ الموحکین بائثال ہذہ المشاہدہ و بائثال ہذہ المجاہس و رایت بنحیاط انوار الملائکۃ
انوار الرحمۃ عبادۃ مذکورہ میں جواز و استحسان شرکت مجلس یوم ولادت و ذکر و قائل
ولادت و مشاہدہ انوار ملائکہ ثابت ہوتا ہے اور اس سے جواز مولود زمانہ پر حجت
لائی باقی ہے لہذا یہ حجت لانا اور نکالنا درست ہے یا نہیں معطلاب عبارت مذکورہ کے

ارقام فرما دین اچھو اب فیوض الحرمین میں حاضری مولد النبی میں کہ مکان ولادت
 آپ کا علیہ السلام ہی لکھا ہے وہاں ہر روز زیارت کے واسطے لوگ جلتے ہیں یوم
 ولادت بھی لوگ جمع تھے اور صلوٰۃ و ذکر کرتے تھے نہ وہاں تداعی سے اہتمام طلب کے
 تھے نہ کوئی مجلس تھی بلکہ وہاں کے لوگ خود بخود جمع ہو کر کوئی درود پڑھتا تھا کوئی ذکر
 معجزات کرتا تھا نہ کوئی شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور نفس ذکر کو کوئی منع نہیں کرتا فقط واللہ
 تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی حنفی عنہ سوال راگ کس کو کہتے ہیں اور مکروہ یا حرام
 اگر اشعار مثل مولانا جامی و مولانا نظامی و مولانا سعدی و مولانا روم رحمہما وغیرہ کے چڑھے
 جاویں تو کس طور سے راگ میں ہو جاویں اور کس طرح پر بار راگ ارقام فرما دین اچھو اب
 راگ کہتے ہیں اچھی آواز کے ساتھ کچھ کہنے کو خواہ شعر ہو جامی و نظامی وغیرہ کا علیہم الرحمۃ
 خواہ اور کوئی کلام ہو یہ ترجمہ غناء کہے اردو میں اور لوگوں کے نزدیک راگ جب پوچھا
 ہے کہ آواز کو بے موقع گھٹا بڑھا کر کچھ کہیں سو اس طرح کہ لفظ اپنے موقع پر رہیں اور خوش
 صوت ہو قرآن حدیث کا بھی پڑھنا درست بلکہ مستحب ہے اور البتہ کہ لفظ کم زیادہ کہنے
 جاویں درست نہیں مگر اشعار میں کچھ حرج نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی
 عفی عنہ سوال رنگ انگریزی پڑیا کا جو کس میں آتا ہے رنگنا کپڑے کا اس سے
 درست ہے یا نہیں اگر نا جائز ہے تو وجہ رنگت کے یا کسی اور وجہ سے ارقام فرما دین
 اچھو اب رنگ انگریزی میں شہرب پڑتی ہے لہذا اس رنگ کا استعمال درست
 نہیں اور یہ امر واقف لوگوں سے معلوم ہوا ہے واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی
 عنہ سوال سایہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑنا تھا یا نہیں اور جو تزیین ہے
 نواب زاد اصول بن عبد الملک بن عبد اللہ بن وحید سے اکتون نے دکان سے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں پڑتا تھا سند اس حدیث کی صحیح ہے یا ضعیف یا مضموم
 اور قاضی فرما دینا اچھا ہے یہ روایت صحیح کتب میں نہیں اور نوادر کی روایت کا بندہ
 کو مال معلوم نہیں کہ کسی پر نوادر لائے ہوئے حکیم ترمذی کی ہے نہ ابو عیسیٰ ترمذی کی فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم شوال جنات کا سر آنا اور ستانا کہیں شیخ سعدی و اللہ اعلم
 مشہور ہیں اور تکالیف ہو چکے ہیں اور غیبت بیعت وغیرہ صبیحہ کو کہتے ہیں ان ابو کی
 شراکچہ اس مسئلہ میں ہے یا وہی باتیں ہیں مفصل اور قاضی فرما دینا اچھا ہے شیخ سعدی
 اور اللہ اعلم شوال جنات کو گون گون تے ہیں غیبت بیعت پری دیو جن سب
 ایک چیز کا نام ہے جسے چڑھنا اور تکلیف دینا جنات کا حق ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 شوال جنات میں شراب ہو کرے اور مال خرچ کرے اور اس کو
 مستحسن اور حلال جانے کہ جنگی حرمت نفس صریحہ سے نہایت پر مثل نالج و غیرہ
 و مجاسع اس درونی غیر منکرات کثیرہ تو ایسا شخص فاسق ہو گا یا کافر کیونکہ افعال منومہ
 حرام کو حلال جانتا ہے اچھا ہے ایسا شخص فاسق ہو گا فر کہنے سے زبان بند رکھنا چاہیے
 اور نفس سلم کی تاویل کر کے اسلام سے خارج نہ کرے جہاں تک ہو سکے لا کفر احد اس اہل
 الشیاء ائمہ مجتہدین فرماتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم شوال جنات میں یہ تعبیرات جیسے ریح اللہ
 میں کوٹھا اور عشرہ محمد بن کچھ اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اور گیارہویں
 و شہ اور سہ منی بو علی قلندر اور حضرت علیہ السلام کے نام کا چادر پر لیجانا مذکورہ بالا میں
 طعام کی تحفہ اور ایام کی تعین کر کے خلات ہر گونہوں جماعت اور حرام میں یا نہیں
 اس قسم کے طعام کو کھانا کڑوا ہے یا حرام کیونکہ افعال جہاں ان معاملات میں نہایت
 بیشعہ نہ کفر و شرک کو پہنچے ہوئے ہیں نفع ضرر و توقع منافع اسے

نقشہ نمبر سید شاہ ابراہیم فقط

اپنے عبادات کی طلب نہیں کی جاتی ہے تو ایسے لوگوں اور ایسے عقائد کی نسبت حکم
 کفر و شرک کا کرنا درست ہے یا نہیں ارقام فرادین۔ **الجواب** یہ تعینات بدعت
 نسلا نہیں اور طعام میں اگر نیت ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور سدقہ ہے
 اور جو بنام ان اکابر کے ہے تو داخل مائل بہ لغیر اللہ میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقائد
 فاسد موجب کفر کے ہیں ان افعال کو کفر ہی کہنا چاہیے مگر مسلم کے فعل کی تاویل لازم
 ہے جیسا اوپر کے جواب میں لکھا گیا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** کا پنچھ کی چورسین
 جو عورتیں ہنسی میں جابر میں یا نہیں **الجواب** درست میں قل من حرم زنیۃ اللہ لای
 واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال** مسجد کا فرش لسنے وغیرہ دیگر مسجد
 میں ضرورتاً لیجانا اور بعد رفع ضرورت واپس کر دینا یا کرنا جائز ہے یا نہیں ارقام
 فرادین **الجواب** ایک مسجد کا مال دوسری مسجد میں بھجانا درست ہیں مگر جو بچے
 والا دیتے وقت اجازت دیوے تو مصافقہ نہیں کہ وہاں حاجت ردائی کر کے واپس
 کر دیوں مگر جو نائد اشیا ہو دیں اور خراب ہونے کا احتمال ہو تو بقیہ دوسری مسجد
 میں دیدیوں تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اگر متولی مہتمم مسجد آمدنی
 مسجد کو دیگر مال میں خلط کر لیوے یا خرچ کر لیوے کہ ضرورت مسجد میں وقت پر صرف
 کر دینا تو یہ تصرف جائز ہے یا خیانت میں داخل ہو گا ارقام فرادین **الجواب**
 یہ تصرف ناجائز ہے اور خیانت میں داخل ہے ضمان اسکا متولی کے ذرے پر واجب ہے
 اور گنہ بھی ہووے گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** نوٹ کی خرید و فروخت کمی باری
 پر جائز ہے یا نہیں بالتفصیل ارقام فرادین **الجواب** نوٹ کی خرید و فروخت
 بربہ قیمت پر بھی درست نہیں مگر اس میں حیلہ حوالہ ہو سکتا ہے اور بحیلہ عقد جو کہ

جائز ہے مگر کم زیادہ پر بیع کرنا بڑا ناجائز ہے یہ تفصیل اسکی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعظم
 سوال جو جانور قبروں پر یا حقان یا نشان جھنڈے پر چڑھائے جلتے ہیں مجاز
 یا کوئی اور انکو پکڑ کر اگر بیع کرے تو انکا خریدنا حلال ہے یا حرام اور خود چڑھانے
 والے کچھ تعرض جی نہیں کرنے خواہ کوئی لیجاوے اور اس قسم کے جانور بحیرہ و سائبہ
 میں داخل ہیں یا نہیں اور بحیرہ و سائبہ حلال ہیں یا حرام مفصل ارقام فرما دیں۔
 الجواب جو جانور مالک نے کسی بت یا نشان و قبر کے نام پر چھوڑا وہ مالک
 چھوڑنے والے سے نہیں نکلتا پھر اس کو اگر کوئی پکڑ کر بیع کر دیوے اور مالک
 منع نہ کرے تو اسکا خریدنا مباح ہے اور وہ حلال ہے اور جو جانور مجاور کو قبض کر لیا
 اور تلبیک مجاور کی کر دی وہ حرام ہے اسکو خریدنا ناجائز ہے کہ وہ مصیبت کی نشیہ
 مجاور کے پاس آیا ہو اس میں حرمہ مصیبت کے بسبب عقد ہبہ کی سچ گئی ہے اور بحیرہ
 و سائبہ کا حکم دی ہے جو اوپر کی شق میں لکھا گیا کیونکہ بحیرہ و غیرہ کا کوئی مالک نہیں
 لیا جاتا بلکہ بت کے نام چھوڑ دیتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعظم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
 سوال ہندوستان دار الحرب جو یا دار اسلام ملل ارقام فرما دیں الجواب
 دار الحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علماء مال میں ہی اکثر دار اسلام کہتے ہیں
 اور بعض دار حرب کہتے ہیں بندہ اس میں فیصلہ نہیں کرنا فقط واللہ تعالیٰ اعظم۔
 سوال۔ دم موال قبر محدوس شہداء سے مقتولین سے ہے یا ہر قسم شہداء سے
 اور ادبیا و ائمہ نبی برتبہ شہداء اور داخل تحت آیت بل اعیار عند ربہم ہیں یا نہیں
 کیونکہ وہ مجاہد فی نفس ہیں کہ یہ جہاد اکبر ہے فقط الجواب ادبیا و اکرام نبی
 بسکم شہداء ہیں اور موال آیت بل اعیار عند ربہم کے ہیں اور سوال قبر نہ ہونا شہداء

سے بندہ کو معلوم نہیں مگر ان حدیث میں آیا ہے کہ شہید کو غائب قبر سے امن دی جاتی ہے اور یہ فضیلت اولیاء عظام کے واسطے بھی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ساعت موتی ثابت ہوا یا نہیں در صورت جواز یا عدم جواز قول راجح کیا ہے اور تلقین بعد دفن ثابت ہوا یا نہیں فقط **الجواب** یہ مسئلہ عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مختلف فیہا ہے اسکا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا تلقین کرنا بعد دفن کے اس پر بھی مبنی ہے جس پر عمل کرے درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** صلوٰۃ الزنا جب کے اول جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شعبان اور صلوٰۃ الفجر بہشت مخصوصہ ثابت ہیں یا نہیں در صورت عدم ثبوت اسکا فاعل کس درجہ کا گنہگار ہوگا کبیرہ یا صغیرہ کا فقط **الجواب** یہ نمازین باین قیود جو مروج ہیں بدعتہ ضلالہ ہیں جسکا مال کبیرہ کا ہے اگر شخص صلوٰۃ نفل مندوب ہے شرح اسکی براہین قاطعہ میں دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جس مقام پر تفسیر مصرح فقہار صادق نہ آئی ہو مثل قریہ وغیرہ یا جس مصرحین حاکم اور نائب بھی نہ ہو کراچیا سے حدود شرعیہ کرے اور کفایا وہاں کے مانع احکام شرعیہ بھی ہوں تو وہاں جمیع عیدین قایم کیا جاوے یا نہیں اگر ایسی جگہ قایم کر لین تو صحیح ہوگا یا ظہر ذمہ باقی رہے گی اور حدیث لاجمعۃ ولا تشریق الا فی مصرح جامع صحیح ہے یا ضعیف **الجواب** یہ حدیث قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیح ہے اور اسپر ہی عہدِ آد حنفیہ کثریم اللہ تعالیٰ کا ہے قریہ میں نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی کسی حال البتہ قصہ یا شہر میں اگر غلبہ کفار کا ہو اور اپنا امام خطیب مقرر کر کے جمعہ ادا کریں جیسا اب مروج ہے تو جمعہ ادا ہو جاتا ہے ظہر ساقط ہو جاتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** پوتا نام چاندی کے درست ہیں یا نہیں اگر درست

ہیں تو کس وجہ سے اور جب گھڑی پانڈی کی جائز ہے یا نہیں فقط الجواب ہوا
 پانڈی ہونے کے درمیان میں درست کلمے میں اور قاعدہ شریعت سے جواز ثابت ہے
 اور گھڑی پانڈی کی درست نہیں گھڑی ایک ظرف مستقل ہے اور ہوتا ہے تاج کی طرح
 مثل گوشت ٹپے کے فقط سوال سالگرہ بچوں کی اور اوکی خوشی میں طعام الطعام کرنا جائز
 ہے یا نہیں الجواب سالگرہ یا دوست علم اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم
 اور بعد چند سال کے کھانا وجہ اللہ تعالیٰ کھانا بھی درست ہے فقط سوال ابتدائے
 کتب میں بسم اللہ بچوں کی خاص چار سال اور چار ماہ اور چار روزی میں کرنا ثابت
 اور جائز ہے یا نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف ابتدا و انشراح
 کیا تھا ارقام فراہم الجواب ابتدا و کتب کی کوئی قید نہیں اور شرح صدیق
 چار سال کی عمر میں تھا فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ
 سوال ناف کے تلے ہاتھ نماز میں باندھنا سنت ہیں یا اوپر ناف کے اگر کوئی
 ناف کے اوپر باندھے تو کیا غیر معتد ہو جائے گا اور تہجد جمعہ کے سنت چار رکعت ہوتی
 چاہے یا چھ رکعت اور نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اگر قراءۃ کی نیت سے پڑھ لیوے گا
 تو کیا گنہگار ہوگا اور احکام اگر پورے دس روز کا نہیں کیا تو ادا سے سنت ہوگی
 نہیں فقط از بندہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ بعد الام سنون آنکہ خط آیا جواب ہے
 ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں خلاف شافعی صاحب رحمہ اللہ
 کے اور مستحب فرماتے ہیں اگر کسی نے ناف کے اوپر ہاتھ باندھ لے تو اتنی حرکت سے
 غیر مستلک نہیں ہوتا۔ تہجد جمعہ کے چار رکعت سنت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک ہیں اور امام یوسف نے چھ رکعت فرمائی اول چار پھر دو جبہ عمل کرے

۳ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا یہ نیت قرآنہ امام صاحب رحمہ منع فرماتے ہیں
 بطور دعا رمضان تک نہیں اگر قرآنہ کی نیت سے پڑھ لیوے گا تو گنہگار بھی نہ ہوگا کیونکہ
 محدثین اور شافعی صاحب رحمہم کے نزدیک سنت ہے لہذا گنہگار نہ ہوگا ۱۰ اعتکاف
 مستون تو پورے دس رات دن کا ہوتا ہے یا نوروز کا اگر چاند ۲۹ دن کا ہوا
 اگر خیال ادا سے سنتہ کا نہیں تو جعفر چاہے کرے فقط و السلام مورخہ ۲۰ شعبان ۱۰۲۰
 ازبندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون آنکہ کارڈ جوابی آج آیا آج ہی
 جواب لکھتا ہوں ادراس سے پہلے کوئی خط نہیں آیا۔ اگر کسی پر دس میں روزہ رمضان
 کے عمدہ توڑنے کے سبب کفارات ہوں اگرچہ چند رمضان کے ہوں تو سب کا ایک کفارہ
 آتا ہے ہر ایک روزہ کا جہا نہیں ہوتا۔ بعد ختم قرآن کے دعا مانگنا مستحب ہے خواہ تراویح
 میں ختم ہوا ہو خواہ نوافل میں خواہ خارج نماز پڑھا ہو کہ بعد عبادۃ کے نماز ہو یا ذکر ہو
 اجابت کی توقع ہے اور جو کچھ کنز العباد وغیرہ میں لکھا ہے وہ قابل اعتبار نہیں جاسکے
 یہ ثابت ہے کہ بعد تلاوت قرآن کے اور بعد ختم قرآن کے وقت اجابت کا ہے لہذا ختم
 بعد تراویح بھی امین داخل ہے اگر اس وقت کی دعا کو واجب اور ضروری جانے تو غلط
 ہے اس کو ہی شاید کنز العباد وغیرہ میں بدعتہ کہا ہو واللہ تعالیٰ اعلم اور ایک دفعہ
 بسم اللہ کا پکار کر پڑھنا ختم میں چاہیے حنفیہ کے نزدیک خواہ فاتحہ کے ساتھ پڑھ
 لیوے خواہ کسی اور سورہ کے ساتھ فقط و السلام مورخہ ۲۹۔ رمضان روز چار شعبانہ
 سوال جماعت دوسری کرنا جائز ہے یا نہیں اور دوسری جماعت کے ہوتے ہوئے
 اکیلے نماز پڑھنا کیسا ہے سوال امامت قاری کی بہتر ہے یا عالم کی سوال کسی کا
 کہرا دہونی کے پاس جانا ہے اور وہ دہونی کسی کا کہرا دہونی کو بدکردار دیکھے اس

فی نامہ عبد العزیز صاحب مراد آبادی علیہ السلام

سیدنا محمد بن عبد اللہ علیہ السلام

کپڑے کو لینا اور اس سے نماز درست کرنا نہیں **سوال** بعض لوگوں کو بندہ نے
 اکثر دیکھا ہے بعد نماز فرموانے ہاتھ سر پر رکھ کر دعائیں پڑھتے ہیں ارشاد فرما
 کر دو کیا دعا ہیں **فقط** از بندہ رشید احمد عفی عنہ اسلام علیکم **جواب** دوسری
 کرنا اس مسجد محلہ میں جہاں نمازی عین ہیں کہ وہ ہے تنہا نماز پڑھنا بہتر ہے دوسری
 جامعہ کی شرکت سے گریز کرنا چاہئے کہ اندیشہ ہو تو وہاں نہ پڑھے دوسری جگہ چلا جاوے
 اگر عالم الہی قرآن پڑھنا چاہے جس سے نماز ہو جاوے تو قاری کو امام ہونا چاہئے
 اور جو ایسا قرآن پڑھتا ہے کہ نماز ناسمجھ ہو تو قاری امام ہووے مگر اگر گہرا ہو ہی سکے
 یہاں بدلا گیا تو اگر اپنا کپڑا اچھا ہے اس کپڑے سے یا مادی سے اس سے نماز پڑھنا
 اور استعمال کرنا اسکا درست ہے اور اپنا خراب نہا یہ اچھا آیا تو درست نہیں تحقیق تمام
 اگر نشان نہ لگے تو خود حاجت مند تو استعمال کرے ورنہ صدقہ کر دیوے مثلاً بعد از نماز کے
 مقدم راس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے **بسم اللہ الذی لا الہ الاہو الرحمن الرحیم اللہم**
عنی اللہم العزیز اکی غنی کسی عالم سے کہ لینا زبر زبر کی درستی وہ کر دیوینگے **فقد کسب**
سویضہ و شنبہ یکم حادی الاولیٰ **استقنار** کیا فرماتے ہیں علمای دین
 منشیان شریعتین اس مسئلہ میں جو بصر صحت ذہن مرض کئے جاتے ہیں۔ اول
 زندہ چہرہ و مردہ کی کا پیشہ کرتا تھا نفسا الہی سے فوت ہو گیا۔ مردہ لوگوں نے
 زندہ کو ایک جلیل القدر بزرگ سمجھ کر وقت و فن کرنے کے قبر میں ہر جہاں طرف پتھر کا
 دفن کیا اور پھر سب ستودہ زائے حال زندہ کی قبر کی چار دیواری پختہ بنائی۔ دوم مردہ
 لوگ زندہ کی سالانہ برسی کرتی ہیں یعنی ایک تالیخ مقرر کر کے کسی دوسرے بزرگ کی
 خانقاہ میں سب مرید جمع ہوتے ہیں وہاں پر خطبہ زندہ کا مریدان حاضرین کو توبہ

دیتا ہے اور نیز ظاہر کرتا ہے کہ زید اس وقت جلسہ ہدایت تشریف لائے بلکہ
 شرکاء جلسہ ہدایت اور فلان فلان ارشاد فرماتے ہیں شرعاً امورات مذکورہ اہل
 درست ہیں یا خلاف اور جو شخص امورات مذکور کا مرتکب ہوا اس کا امام بنانا درست ہے
 یا نہیں اور وہ شخص کس درجہ میں ہے فتویٰ مفصل و شرح ارقام فرمایا جاوے۔
 البتہ اسباب قبرین پھر لگانا مکروہ ہے اور فقہاء نے صراحۃً اسکو منع لکھا ہے اور مولانا
 محمد احمق دہلوی مہاجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تمام ہندوستان کے علمائے محدثین کے استاد و استاد
 نادرہ نواسے شاگرد و خلیفہ مولانا شاہ عبدالغفر قدس سرہ کے ہیں اپنے سائل اربعین
 اور ایامہ سائل میں اسکو منع لکھتے ہیں الفاظ اربعین کے یہ ہیں پختہ ساختن قبر و تعمیر نمودن
 گنبد و چار دیواری و چوترہ نزد قبر جائز نیست اور عرس کے باب میں بھی جواب یہ ہے
 کہ منع ہے اربعین میں مولانا محمد صرح لکھتے ہیں مقرر ساختن روز عرس جائز نیست درغیر
 منظمی مینویں۔ البتہ فی الواقعہ اجمال بقبور الاولیاء و اشدھاء من السجود و الطواف
 حولہا و اتخاذ اسراج و المساجد الیہا و من الاجتماع بعد الجول کا الاعیاد و یستونہ عرسا
 انتہی اور یہ مفہوات کہ شیخ جلسہ میں حاضر ہے اور یہ امر فرماتا ہے اگرچہ بتاویل صحیح شرکین
 مگر منجر بشک اور باعث فساد عقیدہ عوام ہے تو یہ امر بھی بدعت و ضلال گناہ سے خالی نہیں
 بسبب انجام شرک کے لہذا یہ سب امور ممنوع و خلاف سنتہ میں۔ اگر مرتکب مذکور
 ان امور کا اصرار کرے اور ترک کرے تو امام بنانا اسکو منع ہے گو اس کے پیچھے نماز
 ادا ہو جاتی ہے جب تک فساد عقیدہ اسکا خفق نہ ہو اور بندہ مولانا محمد احمق مرحوم کے
 فتادی سے یہ نقل کرتا ہے اگر کسی کو شبہ ہو دو دن رسالہ مذکورہ بالا کو مطالعہ کر لے
 اور مضامین حدیث و فقہ کو نقل نہیں کرتا کہ اس کے مطالعہ سے عوام ہلکے خواہیں ہمارے زمانہ



بھی قاسم بن فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اجوبہ صحیح الحبیب

اجوبہ صحیح الحبیب

اجوبہ صحیح

فخر الدین عفی عنہ گنگوہی

کل محمد

سرور علی شاہ عفی عنہ مدرسہ مطاہر العلوم

اجوبہ صحیح

بہ اجوبہ صحیح

سہمان پور

حبیب الرحمن مدرسہ مدرسہ

محمد اسماعیل مدرسہ مدرسہ

جواب سوالات صحیح

مفہم العلوم سہارن پور

عربی دیوبند

عنایت الہی عفی عنہ

جواب صحیح ہے اللہ تعالیٰ ان قبایع کے مرکب کو اہتمام کی توفیق دیکے اتباع سنت کے

قائم رکھے مستان احمد عفی عنہ۔ جواب صحیح ہے اور اس عبارت سے گریز بھی کمال درجہ

گمراہی ہے احمد علی عفی عنہ خواجہ پوری نادر مال سہارن پور۔ اجوبہ صحیح فضل الرحمن عفی عنہ دیوبند

اجوبہ صحیح

بہ اجوبہ صحیح

صحیح اجوبہ

فایل احمد عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند محمد مراد عفا اللہ عنہ از مظاہر قدیق احمد مدرسہ حسین شاہ

الحبیب حبیب

اجوبہ صحیح

اجوبہ صحیح

محمد اسحق امجدوری عفا اللہ عنہ مدرسہ محمد علی عفی عنہ مدرسہ مدرسہ عبد الرزاق

مدرسہ حسین بخش دہلی

حسین بخش دہلی

اجوبہ صحیح

جواب صحیح ہے

اجوبہ صحیح

بندہ محمود عفا اللہ عنہ دیوبند محمد حبیب رشید انصاری سہارن پوری بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبند

اجوبہ صحیح

اجوبہ صحیح

اصابن اجاب

محمد یعقوب علی عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند غلام رسول عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند محمد حسین عفی عنہ دیوبند

اجوبہ صحیح۔ حبیب الرحمن عفی عنہ دیوبند۔ من اجاب اصاب محمد بشیر احمد عفی عنہ نام نہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ
 زید کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہلے وحی سے
 معلوم تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہمت منافقین سے بری ہیں اور حضرت
 یوسف علیہ السلام فلان مقام پر ہیں اور عمر و کتنا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
 حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہلے وحی کے یہ علم نہ تھا فرمائیے کہ زید کا کہنا اور عقیدہ
 ٹھیک ہے یا عمر و کا اگر زید کا کہنا اور عقیدہ ٹھیک نہیں ہے تو عمر و کو زید کے پیچھے نہ
 پر مبنی کسی پر جائز ہے یا مکروہ اگر مکروہ ہے تو قسم کی کراہت پر جواب اسکا بخوالہ
 کتب احادیث و روایات فقہ منصفہ کے صاف صاف تحریر فرمائیے بینوا و تو جروا۔
الجواب قبل نزول وحی کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عائشہ ہذا حضرت
 یعقوب علیہ الصلوٰۃ کو کچھ معلوم نہ تھا بعد وحی کے معلوم ہوا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو بہ
 اضطراب و حیرانی کیون ہوتی پس عقیدہ عمر و کا درست ہے اور زید کا غلط ہے پس اگر
 عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو خطا صریح ہے
 ایسا سمجھنا او کفر نہیں اور جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے
 تو اندیشہ کفر کا ہے لہذا پہلی شق میں امامت درست ہے دوسری شق میں امام نہ بنانا
 چاہیئے اگر بہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 رشید احمد گنگوہی عفی عنہ  الجواب صحیح مجہد حسن غفرلہ
 الحبيب مصيب محمد امين بيگ  ہذا الجواب حق و الحق بالاتباع تحقيق

عفا عنہ

الجواب صحیح

محمد جان علی


 بنیظریہ
 سنگتہ محمد گل

الجواب صحیح


 محمد صانع جلیل
 محمد اسماعیل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملال خاطر ہونا بوجہ اتہام منافقین کے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا کہ مجھ پر اللہ جل شانہ کا احسان ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری سبوتہ اور عصمتہ نازل فرمائی اور بعد اسکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منافقین متبعین کو سزا کا فرمانا چنانچہ ماہر مسلم حدیث بردارین وہود اسے یہ دلیل تین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نزول وحی کے علم نہ تھا پس قبل نزول کا صحیح نہیں ہے قول عمرو کا درست ہے واللہ اعلم و علامہ محمد ابوالفضل عفا عنہ

دارالافتاء
مکہ مکرمہ

سہروردی صاحب
دارالافتاء

محمد امجد الدین صاحب دارالافتاء
فادیم الموحیدین کھجری

محمد امجد الدین صاحب دارالافتاء
فادیم الموحیدین کھجری

امام دہلوی سہروردی دارالافتاء

محمد امجد الدین عفی عنہ

اسباب من اجاب

دارالافتاء
مکہ مکرمہ

محمد وایم علی عفی عنہ

چونکہ عرف میں علم یقینی ہی کو علم کہتے ہیں پس ثبوت تردد وحی سے پیشتر نفی علم کے لئے کافی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل وحی کے علم برائیتہ نہ تھا چنانچہ حدیث انکسے علم کا ہونا عمدہ طور سے ثابت ہے حررہ عبد الرحمن کان اللہ لہ ولوالدہ

فی الواقع عقیدہ عمر نہایت صحیح و درست موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہوا جس لئے کہ جو کچھ رسول کو معلوم ہوتا ہے وہ بغیر وحی معلوم ہی نہیں ہو سکتا چہر زید کا کہنا کہ قبل وحی کے دونوں بغیر علم اسلام کو یہ قصہ معلوم تھا بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔

محمد امجد الدین عفی عنہ

دارالافتاء
مکہ مکرمہ

محمد امجد الدین عفی عنہ

نماز پڑھنا ہے اور وہ انگوٹھی پانہی کی یا روپیہ غلٹانہ میں قبول آیا نماز پڑھنے کی
 حالت میں یا دھواپ وہ کیا کرے نماز توڑ کر لاوے یا نہیں اور وہ یہ بھی بتانا
 کہ مجھ کو گم شدہ چیز بجاوے گل الجواب اگر احتمال گم ہونے اور نہ ملنے کا غالب ہے
 تو نماز کو توڑ کر لانا جائز ہے ورنہ نماز کو تمام کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال
 دوامین حق رسول اللہ و ول اللہ کننا ثابت ہے یا نہیں بعض فقہاء محدثین منع کرتے ہیں
 اسکا کیا سبب ہے الجواب بحق فلان کہنا درست ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو تو نے
 اپنے احسان سے وعدہ فرمایا ہے اس کے ذریعہ سے ملتا ہوں مگر معتزلہ اور
 شیعہ کے نزدیک حق تعالیٰ پر حق لازم ہے اور وہ بحق فلان کے یہی معنی مراد
 رکھتے ہیں اس واسطے معنی موہم اور شاہ معتزلہ کے ہو گئے تھے لہذا فقہائے اہل
 لفظ کا بوجہ منع کر دیا ہے تو بہتر ہے کہ ایسا لفظ نہ کہے جو افضیوہ کے ساتھ ثابت ہوگا
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال مسجد کی کوئی چیز اپنے صرف کے لئے لانا العبد کو رکھنا
 جائز ہے یا نہیں الجواب مسجد کا مال اپنی حاجت میں لا کر صرف کرنا درست
 اس میں گھنگارہ ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۲
 میں ہے (یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے
 ہمارے ہی زیادہ ذلیل ہے) اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علی
 نے کیا مراد لیا ہے الجواب اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی و
 کرنا ہے کہ اس کی سبب مخلوقات اگرچہ کسی درجہ کا ہوا اس سے کچھ مناسبت نہیں رکھتے
 کہ ہمارے لئے مٹی کا بناوے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھنا
 مگر توڑنے کا بھی مختار ہے اور کوئی مساواہ کسی مہر سے دے دے کہ ہمارے نہیں ہوتا

پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو فائق محض قدرۃ سے ہے اوس کے ساتھ کیا نسبت
 درجہ خلق کا ہو سکتا ہے چہار کو شاہنشاہ و تیل سے اولاد آدم ہوئے میں مناسبتہ
 مساوۃ ہے اور شاہنشاہ و خالق و رازق چہار کا ہی تو چہار کو تو شاہنشاہ کے
 مساوۃ بعض وجوہ سے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبتہ کسی
 نہیں کہ کوئی عزۃ برابری کی نہیں ہو سکتی فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق کے
 برتر و مغزز و بے نہایت عزیز ہیں کہ کوئی مثل او کے نہ ہو گا مگر حق تعالیٰ
 کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق میں تو یہ سب حق ہی مگر کم فہم انہی کچھ فہم
 سے اعتراض یہی وہ کر کے شان حق تعالیٰ کو گھٹانے میں اور اسکا نام حب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** عورت کو حالت عدا
 زوج میں اپنے والد کی حیادت کو جانا جائز ہے یا نہیں **الجواب** عیادۃ پدر
 کے واسطے خروج معتدہ کا گھر سے درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال**
 حالت جنازہ میں کلام اللہ شریف ایک مقام سے دوسرے مقام پر رکھ دینا جائز
 ہے یا نہیں **الجواب** سب جنابت کی حالت میں مصحف شریف کا اٹھانا جزو دل
 میں یا کسی شے سے پکڑ کر درست ہی اور نہیں کرنا حرام ہی اگرچہ دوسری جگہ رکھنے
 کے واسطے ہو فقط **سوال** ہندوستان دارالاحباب ہی یا دارالسلام **الجواب**
 ہندوستان کے دارالاحباب ہونے میں علما کی حال مختلف ہیں اس میں بندہ فیصلہ نہیں
 کرنا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** بزرگ پرعت کرنا جائز ہے یا نہیں **الجواب**
 بزرگ پر لعنت کرنے میں جو علماء تحقیق کر چکے ہیں کہ وہ مائب نہیں ہوا لعن کرنا جائز کہو
 ہیں اور بہن کو یہ تحقیق نہیں ہوا وہ سکوت و منع کرتے ہیں یہ احوط ہے فقط واللہ

تعالیٰ اعلم یہ شید احمد عفی عنہ سوال نوش کو نسل کی طرف سے جو چڑھ بنایا
 دسین گویہ بچہ بھی لگا ہوتا ہے اور کو پہنچا درست ہے یا نہیں اچواب اگر گویہ بچہ
 چار انگشت ہے تو یہ لباس مرد کو درست ہے اگر زیادہ ہے تو ناجائز ہے گویہ بچہ ٹھیک پہنچا
 مرد کو مطلقاً چار انگشت تک کا جائز ہے نکاح ہو یا بغیر نکاح فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال کفار کے میدان میں مثل گنگا و ہر دار وغیرہ میں جا کر مال فروخت کرنا درست
 ہے یا نہیں اگر فرسندار ہو اور اسید فروختی مال کی ہو کہ قرض ادا ہو جاوے گا تو کیا
 کرے اچواب ہرگز ناجائز درست نہیں گناہ کبیرہ ہے اگرچہ قرضدار ہو اور اسب
 فروخت مال اور نفع کثیر کی ہو مطلقاً شرکے ایسے مواقع کی حرام ہے فقط سوال تصدق
 کرنا اور ایوانک کا مراقبہ میں کیا ہے اور یہ جانتا کہ جب ہم انکا تصور باندھتے ہیں تو
 وہ ہمارے پاس وجود ہو جاتے ہیں اور ہم کو معلوم ہوتے ہیں ایسا اعتقاد کرنا کیا ہے
 اچواب ایسا تصور درست نہیں اس میں ایشیہ شرک کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال اشعار اس مضمون کے پڑھنے یا رسول کبریا فرمادے یا محمد مصطفیٰ فرمادے
 مرد کہ بہر خافضرت محمد مصطفیٰ میری نسی واد ہے + کیسے میں اچواب ایسے
 الفاظ پڑھنے محبت میں اور طوع میں باین خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطاع فرمادے
 یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز نہیں اور بعقیدہ عالم الغیب اور فرما دیں ہونے کے
 شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہذا اگر وہ موجود
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال سلوۃ غوثیہ اکثر مشائخ میں مریض ہے اور سکا پڑھنا جائز
 ہے یا نہیں اچواب باندھ اسکو پسند نہیں کرتا اور نہ جائز جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال ایک شخص کو مرض قطرہ ہے اگر حالت نماز میں قطرہ نکل جاوے تو نماز توڑے

یا نہیں اگر دوسرا اس امر کا ہوتا ہو تو کیا کرے الجواب اگر قطرہ کلا خود نماز فاسد
 ہوگئی یہ کیا توڑے گا مگر ان جو دوسرے ہوتا تو نہ توڑے بعد نماز دیکھ لیوے اگر
 نکلا ہے تو اعادہ کر لیوے ورنہ نماز ہوگئی فقط **سوال** کفار کو سلام کرنا جائز ہے
 یا نہیں اگر کسی ضرورت کے سبب ہو الجواب کفار سے سلام کرے مگر ضرورت
 مباح ہے فقط **سوال** ایک شخص مسجد میں آیا حالت جماعت میں جب تک منوکیا
 امام نماز ختم کر کے قعدہ میں تھا وہ شریک قعدہ نہیں ہوا دوسری مسجد میں پوری جماعت
 کے واسطے چلا گیا لہذا اس مسجد کے نکلنے اور شریک جماعت نہ ہونے سے گنہگار ہوگا
 یا نہیں الجواب اس نماز کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانا گناہ ہوگا یا عرض کیا صلوة
 سے لہذا اس صلوة میں شریک ہونا چاہیئے کہ صورتہ عرض نہ ہووے فقط واللہ تعالیٰ
 اعلم **کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ** **اسیۃ** **سوال** میلاد شریف آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اس صورتہ سے جائز ہے یا نہیں استفسار کیا فرماتے ہیں علامہ
 دین اس بارہ میں بلا مقرر کئے دن کے میلاد مبارک پڑھوانا یا پڑھنا اور بلا رنگ بارگنی
 کے نظم پڑھنا جہنم فرامیہ نہوے اور اس نظم میں سوائے تحریف سچی کے اور
 کوئی کلمہ تو یا صنم یا کنہیا وغیرہ کا نہوے اور تعظیم وقت ولادت کے کھڑا ہونا اس خیال سے
 کہ وقت پیدا ہونے ہی صلعم کے ملائکہ مقررین کھڑے ہوئے تھے اور ستارے جھک
 گئے تھے اور ایام شیر خوارگی میں چاند آپ سے باتیں کرتا تھا اور پیدا ہوتے وقت بعض
 دریا خشک اور بعض جاری ہو گئے تھے اور دیوانخانہ نوشیروان بادشاہ کا جسکے کنگورہ گئے
 تھے دہشت سے اور شیاطین خوف سے پھاڑوں میں جا چھپے تھے اور طح طح کی
 کر استین ظاہر ہوئے تھیں جکی روایتیں معتبر موجود ہیں اگر کھڑا ہو جاوے تو کیا ہے اور

سوالات مرسلہ محمدی صاحب برادر و صاحب اصوص صاحب احمد آبادی ۱۲۱۲ھ اول اول ۱۲۱۲ھ

اور بایں خیال کہ ذرا سے حاکم کو دیکھ کر سب آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہفتہ میں
 دو مرتبہ حضرت کو خبر پہنچتی ہے کہ فلان ہستی نے ایسا کیا آپ کو حیاۃ انہی جانکر تعظیم کرنا
 بیدائش کے ذکر پر جائز ہے یا نہیں اور سنا کہ آپ کے پیرو صاحب حاجی اہل اللہ صاحب
 بھی مولود سننے میں جواب تفصیل سے فرمائے **الجواب** مجلس مولود کا منسلک ہر امین
 قاطعہ میں دیکھو اور حجتہ قول فضل شائع سے نہیں ہوتی بلکہ قول فضل شائع علیہ السلام
 سے اور اقوال مجتہدین رحمہم سے ہوتی ہے حضرت فعیل الدین چلیغ دہلی قدس سرہ فرماتے
 تھے (سب اونکے پر سلطان نظام الدین قدس سرہ کے فعل کی حجتہ کوئی لانا کہ وہ ایسا
 کرتے ہیں تم کو یوں نہیں کرتے) کہ فضل شائع حجتہ نباشد اور اس جواب کو حضرت سلطان
 بھی پسند فرماتے تھے لہذا جناب مابھی صاحب سلمہ کا ذکر کرنا سوالات شریعہ میں پیجا ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی غفر عنہ **سوال** ایک شخص زانی
 اور شرابی ہے انکی بیوی اور بچے نکاح سے باہر ہو چکی یا نہیں اور اولاد حرام کی ہو یا
 حلال کی **الجواب** یہ شخص فاسق ہے نہ کاہر اور نکاح فاسق کا فسق سے قطع نہیں
 ہوتا لہذا نکاح قائم ہے اور اولاد حلال ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** بعض علماء
 کہتے ہیں کہ مردہ کی نفح اپنے مکان پر شب بے کواقی ہے اور طالب خیرات و ثواب ہوتی
 ہے اور نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہے یہ امر صحیح ہے یا غلط **الجواب** یہ روایت صحیح
 میں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** ایک امام نماز پڑھا رہا ہے وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے
الجواب از سر نو وضو کر کے نماز پڑھاوے کہ بار کے مسائل سے لوگ واقف
 نہیں ہوتے اور استیناف اول بھی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** انگریزی
 چتر چٹا اور پڑانا درست ہے یا نہیں **الجواب** انگریزی زبان سیکھنا درست ہے

بشکیہ کوئی معصیت کا مرتکب نہ ہو اور نقصان دین میں اس سے ہر اوسے فقط
 سوال آریہ سماج کا لیکچر سنا اس موقع پر کہ شرک پر مہر ماہو ایک کھٹے
 مکان میں کھڑا ہوا جو اوسے توگناہ تو نہیں ہے البتہ آریہ کے وعظ کو نہ سمجھنے
 کہ احتمال فساد دین کا ہی مگر جو علم ہے اور رد کرے تو کھڑا ہونا جائز ہے ورنہ منع
 واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشیدیہ گنگوہی شوال بازار میں ایک عورت آریہ سے
 ایک بیک اوپرنگاہ جا پڑے توگناہ تو نہیں ہے البتہ آریہ فوراً نگاہ کو روک
 یوسے توگناہ نہیں اگر دوبارہ قصد دیکھے گا توگناہ ہے فقط سوال مکان میں
 لیکر اوس میں رہنا یا کرایہ کو دینا جائز ہے یا نہیں البتہ آریہ مکان میں رہنا
 حرام ہے فقط سوال ہزار بار گناہ مغیور و کبیرہ کئے اور ہزاروں بار توبہ کی ہے
 اور پھر قصد ہے کہ اب گناہ نہ کرے مگر پھر شیطان نے کرا دیا اب پھر دل سے توبہ
 کرتا ہے تو قبول ہوگی یا نہیں البتہ آریہ توبہ جب خالص دل سے کرے گا قبول ہوگی
 خواہ کتنی ہی بار ٹوٹے ہو فقط سوال بروقت نکاح چھوڑنے لگنا ناجائز ہے یا نہیں
 البتہ آریہ چھوڑنے لگنے وقت نکاح کے مباح ہیں مگر اس وقت میں نہ پہاچے
 کہ تکلیف ہوتی ہے حاضرین کو فقط سوال سر کے باون میں بوجہ گرمی کے پان
 کھلوانا جائز ہے یا نہیں اس واسطے کہ باون میں گرمی معلوم ہوتی ہے اس کے
 کھلوانے سے گرمی نکل جاتی ہے البتہ آریہ سارے سر کے بال منڈا دے
 یا سارے سر کے رکھے بغض کا رکھنا اور بعض کا منڈا نا منع ہے فقط واللہ
 تعالیٰ اعلم کتبہ الامیر رشیدیہ گنگوہی عفی عنہ
 سوال استعانت از اہل قبور خواہ قبور انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام میں بہت

رشیدیہ
 ۱۳۱۲ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قرون مشہود الہا یا خیرین بحاجہ تابعین ائمہ مجتہدین
ثابت ہر یا نہیں در صورت عدم ثبوت بدعت و ممنوع بموجب روایات ذیل ہوں یا ہوں
اگر نہیں تو ثبوت جواز کیا ہے اور در صورت اختلاف بدعت و جواز اولے کیا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہم انما کنتموسل بنیک عن
الآن تنوسل بعجم بنیک اور امام ابن قیم اعانہ میں روایت فرماتے ہیں ثنا علی بن
حسین انہ راے رجل یحیی الے فرجة کانت عن قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیدخل فیہا

فیدعو فہناہ وقال الا احدکم حدیثا سمعہ من ابی عن جدی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال تحذروا قبری عبد اولادکم قبور انان تسلیمکم بعلقنی اینما لنت وینا
ولقد جرد اسلف الصلح التوحید وحموا جانہ حتی کان احدکم اذا سلم علی ابی سلمی

اللہ علیہ السلام ثم اراد الدعاء استقبل القبلة وجعل ظہرہ الی جدار القبر ثم دعا قال
سلمۃ بن وردان رايت انس بن مالک یسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثم یسندہ ظہرہ الے جدار القبر ثم یعود فیصل علی ذلک الاکثہ الاربعۃ انہ یستقبل

القبلة وقت الدعاء حتی لا یذعو عند القبر والبنا وکین یكون دعا الموستی اللہ
عند قبورہم واللا استشفاع بہم شہدہا وعلما صاحباً وکثرت عنہ القرون الثلثہ
المفضلة من قبل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یغزبہ الخوف الذین یقولون

مالا یفعلون ولیفعلون مالا یجرون والینا وکذلک التابعون کان عنہم من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالامصار عد وکثیر فما استغاثوا القبر احد
منہم ولا دعوہ ولا دعوا بہ ولا دعوا عنہ ولا استشفوا بہ ولو کان ذلک منہم نقل افیکون

ذلک فضلاً حرمہ خیر القرون وجہلہ وظفرہ الخوف وعلوہ اور قاضی ثناء اللہ علیہ

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں و دعا آہنا خواستن حرام است الجواب اس مسئلہ کی پہلی تحریرات ہو چکی ہیں کہ مایۃ مسائل اور اربعین مسائل مولانا محمد اسحق مرحوم دہلوی دیکھتے چونکہ اب بندہ سے سوال کیا گیا ہے تو جواب مختصر لکھنا ضرور ہوا استغناء کے تین معنی ہیں ایک یہ کہ حق تعالیٰ سے دعا کرے کہ بجز میرا کام کر دے یا اتفاق جائز ہے خواہ عند التقریر خواہ دوسری جگہ اس میں کسی کو کلام نہیں تو دوسرے یہ کہ صاحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کر دو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ قبر سے دور کہے اور بعض مذاہبات میں جو آیا ہے امینونی عباد اللہ تودہ فی الواقع کسی میت سے استغناء نہیں بلکہ عباد اللہ جو صحرا میں موجود ہوتے ہیں ان سے طلب اعانتہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو اس ہی کام کے واسطے دیا ان مقرر کیا ہے تودہ اس باب سے نہیں ہے اس سے حجۃ جواز پر لانا جہل ہے منیٰ حدیث سے تیسرے یہ کہ قبر کے پاس جا کر کہے کہ اے فلان تم میرے واسطے دعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کر دیوے اس میں اختلاف علماء کا ہے مجوز سماع مولے اسکے جواز کے مقرنین اور مانعین سماع منع کرتے ہیں سوا اسکے فیصلہ اب کرنا محال ہے مگر انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی خلاف نہیں اسی جہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارتہ قبر مبارک کے شفاعۃ مغفرۃ کا عرض کرنا لکھا ہے پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے اور جس کو قاضی صاحب نے منع لکھا ہے وہ دوسری نوع کی استغناء ہے یہ ہے کہ یہ مسئلہ مخلوط ہو رہا ہے اور سماع مولے کا مسئلہ بھی صحابہ کے وقت سے مختلف فیہ ہے معہذا سلام کرنے کو کوئی منع نہیں کرتا بہر حال یہ مسئلہ مختلف ہے اس میں بحث مناسب نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی مدظلہ العالی

سوال۔ قبور کا پختہ بنانا اور اون پر عمارت و قبة و روشنی و فرش فرش وغیرہ جو کچھ لوگ کرتے ہیں قابل بیان نہیں حالانکہ امور مذکورہ کے منع شدید ہیں احادیث صحیحہ وارد ہیں اور نا علیین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی لعنت فرمائی ہے کہ جو لوگ تکذیب احادیث کر کے اپنے فعل کی حجت پر قبور انبیاء علیہم السلام یا نحو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء کرام صحابہ و ائمہ مجتہدین کو پیش کرتے ہیں اور منع احادیث و سنت کو منکر انبیاء و اولیاء کہتے ہیں اور دوسرے ایذا رسانی ہونے میں اور کہتے ہیں کہ حریم اور عرب میں جا کر خلاف شرع انکو نہیں کہتے کیا قرآن احادیث و ان پر نہیں ہے لہذا عرض ہے کہ عرب و حریم میں اگر علماء امور مذکورہ کا منع ہونا بیان نہ کریں تو یہ کیا حجت جواز ہو سکتا ہے **الجواب** ہر گاہ کہ احادیث میں ممانعت ان امور کی وارد ہو پھر کسی کے فعل سے وہ جائز نہیں ہو سکتے اور اعتبار قرآن و حدیث و افعال مجتہدین کا ہے نہ افعال خلاف شرع کا اگر عرب میں اور حریم میں ہو غیر مشرکہ خلاف کتاب سنت رائج ہو گئے تو جواز اونکا نہیں ہو سکتا اور جو ان میں ان بدعات کو کوئی منع نہ کر سکے تو یہ حجت جواز کی نہیں ہو سکتی اس پر سکوت کی کوئی وجہ نہیں کتاب سنت سے رد کرنا یا ہرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** صلوة جنازہ و مسجد تلامذہ وغیرہ طلوع و استواء و غروب شمس پر درست ہو یا نہیں در صورت دم جواز اگر پڑھ لیوے تو ادا ہوگا یا نہیں **الجواب** عین طلوع و استواء و غروب میں نماز جنازہ مسجد تلامذہ کردہ تحریم ہے مہذا اس وقت میں اگر پڑھ دیوے تو ادا ہو جاتا ہے اور ذمہ سے سقوط ہو جاتا ہے بشرطیکہ اوسہی وقت تلامذہ آیت کی ہوئی اور جنازہ حاضر ہوا اور جو پہلے وقت کردہ سے مسجد کی آیت پڑھے اور جنازہ آیا

مکروہ وقت میں ادا کیا تو ادا نہیں ہوتا دوبارہ پڑھنا چاہیے فقط کذا فی کتب النسخہ
واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** چور و دیگر ظالم وغیرہ اگر کسی مار ڈالیں تو منطوق مستہید
ہو گا یا نہیں اور اگر مظلوم کے ہاتھ سے چور وغیرہ مارے گئے تو یہ گنہگار تو نہ ہو گا
الجواب چور اور ظالم اگر مظلوم کے ہاتھ سے مر گئے تو شہید نہیں ہوتے بلکہ
خاسق مرتے ہیں اور مظلوم مارا گیا تو شہید ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** زید
کہتا ہے کہ مصائب میں صبر اور راحت خوشی میں شکر کرنا چاہیے کہ اسکا امر قرآن
و حدیث میں وارد ہے اور عمر و کہتا ہے کہ نہیں بلکہ مصائب امراض وغیرہ میں شکر کرنا چاہیے
یہ حصہ انبیاء علیہم السلام کو عطا ہوا تھا یہ نعمت ورثہ انبیاء علیہ السلام کی حمت ہوئی ہے
اور راحت و عیش میں صبر کرنا چاہیے کہ یہ عیش دنیا کا کفاروں کا حصہ ہے لہذا
قل کما میح ہے **الجواب** تکالیف میں صبر کرنا اور نعمت پر شکر کرنا چاہیے اور
تکالیف پر راضی ہونا اعلیٰ درجہ کے اولیاء کی شان ہے جو اپنے ارادہ سے فدا ہو کر
ہیں وہ دوسری شان ہے اور صبر و شکر بلا نعمت پر دوسری شان ہے فقط واللہ
تعالیٰ اعلم اس میں دونوں قول سبجائے خود صحیح ہیں اور اعلیٰ الاطلاق سب افراد میں
دونوں سبجائے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** کتب اصول میں قاعدہ مقرر ہے
کہ حکم مطلق کو مقتید کرنا اور مقتید کو مطلق کرنا اپنی رائے سے تصدیق و اللہ عزوجل
اسی کو بدعت بھی کہتے ہیں مثلاً مجلس مولود کہ اہل بدعت نے مطلق ذکر اللہ تعالیٰ خواہ
امر و نہی و دیگر سیر و حالات ہوں مقتید کر کے علیحدہ ایک مجلس تہنیتی ہے اسم
بسمی لہذا بدعت و حرام ہوئی یا قیام مجلس مولود میں کہ مطلق ذکر اللہ تعالیٰ و ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ہے۔ مگر خاص ذکر مولود ہی پر مقتید کرنا

بدعت ہو گیا یا ایصال ثواب الی السبت کہ مطلق تھا بلا تعین و تخصیص کے کہ یہ
 چاہو کہ اوہل بدعت نے اس کو مقید بقیود کر لیا ہے یہ تعدی حدود اللہ اور بدعت
 ہے علیٰ ہذا تقلید مجتہدین مسائل اجتہاد یہ ہیں کہ حکم شارع علیہ السلام مطلق ہے چاہے
 جس فرد و امور پر بالیقین عمل کرے جس اہل ذکر مجتہدین سے چاہے دریافت کر کر
 کوئی قید شارع نے مقرر نہیں فرمائی جو مقید کر لیا جائے البتہ نوع واحد پر عمل بوجہ
 سہولت و اصلاح عوام بالارزوم عقیقہ وجوب مضائقہ نہیں کہ یہ مطلق ہی ہے
 گر وجوب مقرر کرنا تعدی حدود اللہ ہو کر حرام ہو گا اور صرف مصلحتاً عمل کرنے کو
 وجوب کا عقیقہ کر لینا تغیر حکم شرع ہے اور مثلاً جو لوگ جہاں مجتہدین کو برا کہیں
 وہ خود فاسق ہیں مگر حکم شرع کو اذکی وجہ سے مقید کرنا داخل تعدی حدود اللہ
 ہو گا ورنہ لازم ہو گا کہ جو جہاں مجتہدین و حدیث کی توہین کریں اذکی وجہ سے
 وجوب شخصی کو غیر شخصی کر دیا جاوے گا ایسا نہیں لہذا شخصی غیر شخصی کے دونوں
 امور اور داخل حکم مطلق ہیں برابر جانے اور کسی مصلحت سے ایک پر عمل کرنے کو
 مناسب مندوب جانے اور عقیقہ وجوب و ضروری کا نزکے تو وہ معصیبت ہے
 یا نہیں البتہ واجب تقلید شخصی اور غیر شخصی دونوں مامور من اللہ تعالیٰ ہے
 جس پر عمل کرے عہد امتثال سے فارغ ہو جاتا ہے دراصل یہ مسئلہ درست ہے
 اور جو ایک فرد پر عمل کرے اور دوسری پر عمل کرے اس میں دراصل کوئی عیب
 نہ تھا اور بوجہ مصلحت ایک پر عمل کرنا درست ہے پس فی الواقع اصل یہی ہے لہذا
 جو تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں کہ مامور من اللہ تعالیٰ کو حرام کہتے
 ہیں اور جو بدون کسی حکم شرع کے غیر شخصی کو حرام کہتا ہے وہ بھی گنہگار ہے کہ ان کو

حرام بتانا ہی دونوں ایک درجہ کے ہیں اصل میں اور رسائل خود اقرار کرتا ہے مطلق
 شرعی کو اپنی رائے سے مقید کرنا بدعت ہے یہ قول اسکا صحیح ہے مگر حاکم شرع سے
 خواہ اشارۃً ہو یا صراحتہً اگر مقید کرے تو درست ہے پس اب سو کہ تقلید شخصی کا مسئلہ
 ہونا اور عوام کا اس میں انتظام رہنا اور فساد و فتنہ کا رقع ہونا اس میں ظاہر ہی اور خود
 رسائل بھی مصلحت ہوئے کا اقرار کرتا ہی لہذا یہ استحسان اور عدم وجوب اسی وقت
 تک ہے کہ کچھ فساد نہ ہو اور تقلید غیر شخصی میں وہ فساد و فتنہ ہو کہ تقلید شخصی کو شرک
 اور ائمہ کو سب شتم اور اپنی رائے فاسد سے رد فصوص ہونے لگے جیسا کہ اب مشاہیر
 ہو رہا ہے تو اس وقت ایسے لوگوں کے واسطے غیر شخصی حرام اور شخصی واجب ہو جاتی ہے
 اور یہ حرمت اور وجوب لغیر کہلاتا ہی کہ دراصل جائز و مباح تھا کسی عارض کی وجہ سے
 حرام اور واجب ہو گیا تو اس سبب فساد عوام کی وجہ سے کہ ہر ایک مجتہد ہو کر خرابی
 دین میں پیدا کرے خود مولوی محمد حسین بنیادی ایسے مجتہدین جہلا کہ فاسق کلمہ میں ہیں
 اس نفع فساد کے واسطے شخصی کا واجب ہونا اور غیر شخصی کا ایسے جہلا کے واسطے
 حرام ہونا اور عوام کو اس سے بند کرنا واجب ہوا اور اسکی نظیر شرع میں موجود ہے
 لہذا یہ تقلید مطلق کی نفس سے کی گئی ہے نہ بالرائے دیکھو کہ جناب فخر عالم علیہ السلام
 نے قرآن کا پڑھنا ہفت زبان عرب میں حق تعالیٰ سے جائز کرایا اور علی سبیل اللہ
 کسی لفظ میں پڑھو جائز ہوا اور اس واسقہ کو آپ نے علیہ السلام بڑی شقہ و سعی سے
 حلال کرایا اور حق تعالیٰ نے اجازۃ فرمائی مگر جب اس اختلاف لغات کے سبب باہم
 نزاع ہوئی اور اندیشہ زیادہ نزاع کا ہوا تو باجماع صحابہ قرآن شریف کو ایک
 لفظ قریش میں کر دیا گیا اور سب لغات جبراً موقوف کر دیئے گئے کہ جملہ دیگر

فساد کے مسامحت بلادے اور حیرانچیں لئے گئے دیکھو یہاں مطلق کو مستحکم کیا
 مگر بوجہ فساد اس کے لئے ایک تعلقہ غیر شخصی کرنے میں فساد ظاہر ہے اس میں
 کسی بشرط انصاف انکار نہ ہوگا تو اگر واجب بغیر شخصی کو کہا جاوے اور غیر شخصی کو
 منع کیا جاوے تو یہ بالراسے نہیں بلکہ حکم نفس شائع علیہ السلام کے ہے کہ رفع
 فساد واجب ہر خاص و عام پر ہے اگرچہ اس میں کچھ سائل نے لکھا وہ درست ہے مگر یہ افراد و
 جماعت کے فساد نہ ہو اور خاص کے واسطے نہ تو عام کے واسطے اور یہی حالت موجودہ میں
 جو پتھر خود مشاہد ہو رہا ہے وجوب شخصی کا بالراسے نہیں بلکہ بانصوب ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم سوال صلوة عصر اگر ایک مثل پر پڑو بیجاوے تو ہو جائیگی
 یا نابل اعادہ ہوگی الجواب ایک مثل کا مذہب قوی ہے لہذا اگر ایک مثل پر
 عصر پڑھے تو ادا ہو جاتا ہے اعادہ نہ کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال اگر
 حالت مرض و سفر وغیرہ میں جمع بین الصلوٰتین کر لیوے تو جائز ہے یا نہیں کیونکہ
 شدت مرض و سفر سخت کی تکالیف میں فوت ہونے کا اندیشہ قوی ہے اور اس کے
 جواز پر حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کا مسلک بھی ہے کہ منصفی شرح
 موطا میں فرماتے ہیں مختار فقیر جازست وقت مذروہ عدم جواز بغیر عذرہ اور مولانا
 عبدالحی صاحب موصوفی جواز کے قائل ہیں مجبور فتاویٰ میں لہذا ایسے عذرات میں
 آپ کے نزدیک جی جواز ہے یا نہیں الجواب یہ مسئلہ عمل کرنے سے متعلقہ کا دوسرے
 امام کے مذہب پر ہے تو وقت منورہ کے جائز ہے عامی کو کہ اس کو سب کو حق
 جانتا چاہیے اگر اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری ہو تو دوسرے
 امام کے قول پر عمل کر لیوے اس قدر تنگی نہ اٹھاوے کہ یہ موجب ضرر اور جمع بین

ہو جاتا ہے فقط یہی مذہب اپنے اساتذہ کا جیسا اوستاد اساتذہ شاہ
 ولی اللہ رحمہ نے لکھا ہے فقط سوال بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے شہدین صیغہ خطاب السلام علیک ایہا النبی کی
 بجائے السلام علی النبی صیغہ غائب سے بدل لیا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت
 عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے اور فتح الباری و مینی وغیرہ شرح حدیث
 اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسکی روایت فرماتے ہیں لہذا جبکہ خود صحابہ رضی اللہ
 عنہم نے صیغہ تعلیہ خطاب کو بدل دیا اور پسند نکمیا تو معلوم ہوا کہ خطاب غائب کو
 یا انا جاز ہے یا اولے نہیں بہر حال صلوٰۃ و سلام میں یا شہدین خطاب کا نہ کہنا افضل
 ہے جیسا کہ صحابہ کا معمول تھا یا نہیں جیسا کہ معمول زمانہ ہے اگر نہیں ہو تو وجہ کیا ہے
 البچا صیغہ اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خطاب سلام کرتے
 ہیں وہ کفر ہے خواہ السلام علیک کہے یا السلام علی النبی کہے اور جبکا عقیدہ
 یہ ہے کہ سلام صلوٰۃ آپ کو پہونچایا جاتا ہے ایک جماعت ملائکہ کی اس کام کے واسطے
 مقرر ہے جیسا احادیث میں آیا ہے تو دونوں طرح پڑھنا مباح ہے پس بعد اس کے
 سنو کہ اگر ابن مسعود نے بعد وفات شریف کے صیغہ بدل دیا تو کوئی حرج نہیں کہ مصلحت کو
 یہ کیا ہوگا اور جو پہل تعلیم کے موافق پڑھا جاوے جب بھی حرج نہیں کہ مقصود حکایت ہے
 و کیونکہ نبی است فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے بیوت میں اور کتبہ اور
 بلاد بعیدہ میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہاں خطاب درست تھا
 اب کیا وجہ ہے جو حرام ہو علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ وہاں بھی ملائکہ
 پہونچاتے تھے اور اب بھی لہذا صیغہ کو خطاب سے بدلنا کوئی ضرر نہیں اور اس میں

تقلید بعض صحابہ کی ضرور نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ ارشاد فرماتے کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مت کرنا بہر حال مسینہ خطاب رکھنا اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اسی طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کسی مسئلہ کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا استحساناً تھا۔ وجوہاً اسی سلسلے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متذہب اس مسینہ کو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل مسینہ کی ضرورت نہیں لکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اپنی مسجد میں کہ لوگ دہان بہ مات ممنوعات وغیرہ مثلاً ثویب بعد اذان کہتے ہوں جانا اور نماز جماعت میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ ابن عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما ایک مسجد میں ثویب سکر چلے آئے تھے اور فرمایا تھا کہ نکلو اس بدعتی کی مسجد سے چنانچہ زیدی شریف اور فتح القدیر و بحر الرائق وغیرہ میں ہے **روی عن مجاہد قال** حضرت مع عبداللہ ابن عمر مسجداً وقد اذن فیہ ثویب المودن فخرج عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما من المسجد وقال اخرجنا من ہذا المبتدع اور فتح القدیر بحر الرائق عینی شریح کنز وغیرہ میں ہے **روی ان علیاً رضی اللہ عنہ** راى مؤذناً یثوب فی اشار فقال اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد الجواب یہ بدعتی اصل تھی اگرچہ گناہ ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہ کریں مگر چونکہ اس زمانہ میں اتنی انتہاں بہت تھیں اور جگہ جگہ ایسے شخص متقی کا اقتدا حاصل ہو سکتا تھا اور کوئی حرج نہ تھا تو آپ چلے آئے مگر اب ہر امر میں نو ایسے جزوی امور پر تشدد و مناسبت نہیں خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجاج کے پیچھے نماز پڑھی تھی جب مدینہ میں آیا تھا حالانکہ وہ فاسق تھا لہذا اب بھی ایسے نازک وقت میں ایسے جزوی امور پر ترک جماعت کرنا موجب زیادہ نזاع کا ہے اس پر ہنر رکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** رجوع امام صاحب مذہب ائمہ ثلاثہ

وصاحبین رحمہما اللہ ایک مثل ظہر ثابت ہو یا نہیں **الجواب** رجوع امام رضا
 بندہ کو معلوم نہیں بلکہ خود امام صاحب کی ایک روایت اس باب میں موجود ہے
 اور یہ ہی مذہب صاحبین کا ہے لہذا یہ مذہب قوی ہے مگر رجوع کی روایت بندہ
 کو معلوم نہیں لہذا اگر کوئی حنفی ایک مثل پر عمل کرے ظام نہیں اگرچہ احوط عصر کا
 بعد و مثل کے اور ظہر کا قبل ایک مثل کے پڑھنا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال سفر سعادت میں در باب صوم رجب فرماتے ہیں و جب راز روزہ رشتن
 نہی فرمودہ والیثنا و در باب روزہ رجب و فضل آن چیز ثابت نشدہ بلکہ
 کراہیت وارد شدہ عبارت مذکورہ سے مطلق حجب میں روزہ رکھنا منع و مکروہ
 معلوم ہوتا ہے یہ بھی صحیح ہے یا مراد اس سے کوئی خاص روزہ ہے جس کو ہزاری
 وغیرہ کہتے ہیں **الجواب** رجب کا روزہ رکھنا مباح و جائز ہے مگر خصوصیت کی
 تاریخ کی کرنا یا اس کو سنون اور دیگر ایام سے افضل جاننا یا زیادہ محبوب
 ثواب جاننا اس کو مکروہ و بدعتہ کہتے ہیں ورنہ جیسا تمام سال ہے جب بھی
 ایک ماہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم اور ہزاری لکھی کچھ نہیں اسوجہ سے بدعتہ لکھا
 ہے فقط از پانی پت نہم شعبان ۱۱۱۱ھ یوم شعبہ - مشفق مہربان میان غریز الدین
 سلمہ از عجب الرحمن عفو عنہ بعد سلام سنون واضح ہو کہ میں بیماری متعلقین اور
 معالجہ چشم خود کی فکر میں چند ماہ سے تھا اسوجہ سے خط و کتابت بند ہے اب بھی
 میں پرہیز میں ہوں جو سلمہ سہل اور کم غور کا ہوتا ہے اسکا جواب لکھتا ہوں
 اور زیادہ خط و کتابت نہیں کر سکتا کیونکہ حکیم صاحب کی طرف سے کام کرنے کی
 منہا ہی ہے ہمارے مسنون کا جواب یہ ہے نماز پڑھنے میں گھٹنہ کا اعتبار نہیں ہے۔

زوال شمس سایہ اسی چھوڑ کر ایک مثل کے اندازہ جیسے یا ظہر پڑھ لینی چاہیے اور
سوائے سایہ اسی کے ایک مثل کے بعد بروایت مفتی بہ وقت نماز عصر ہو جائے
اور جمعہ امام صاحب کا حال پھر پوچھنا عصر کی نماز بعد ایک مثل کے ہو جاتی ہے
اعادہ کی حاجت نہیں ہونے اوتا دون سے جی سناؤ کہ ہزارہ روزہ کی کچھ اصل
نہیں اور سب نفل روزوں کی برابر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب العبد عبد الرحمن
نظم عبد السلام غفرلہ نہم شعبان ۱۳۱۲ ھ یوم شنبہ از پانی پت عبد السلام خجندیہ کا سلام
سوال مدیث اجمالی کا نجوم الخ کیا معنی الخ حدیث موضوع ہے اگر نہیں ہے تو یہ کہنا
کہ یہ حدیث چھوٹی بناوٹی ایک زمل ہے اور بے دینی اور بد مذہبی ہے گستاخی
نسبت حدیث اور گناہ ہے یا نہیں الجواب یہ حدیث موضوع نہیں اور اسکی
تائید دوسری حدیث سے موجود ہے اختلاف امتی رحمتہ پس گستاخانہ کلام کرنا خود
جرۃ حصہ بد دینی کا ہے اور بتادیل کہنا گناہ نہیں زمل کہنا اسکا اگر فسق ہو تو
عجب نہیں کہ میاں کی نسبت حدیث کے ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال کثیف
مسافت سفر میں نماز قصر کرنا چاہیے حسب اعادیت صحیحہ الجواب چار برید کے
سولہ سولہ میل کی تین منزل ہوتی ہیں حدیث موطا مالک سے ثابت ہوتی ہیں
مگر مقدار میل کی مختلف ہے لہذا تین منزل جامع سب اقوال کو ہو جاتی ہے فقط
واللہ تعالیٰ اعلم سوال فرسخ اور میل کی تحدید معتبر کیا ہے الجواب فرسخ
تین میل کا اور میل چار ہزار قدم کا لکھتے ہیں مگر یہ سب تقریبی امور ہیں اصل میل اس
مسافت کا نام ہے کہ نظر میل کرے اور یہ بھی مختلف ہے وقت اور محل اور اس کے
متباہ سے واللہ تعالیٰ اعلم سوال مکان وغیرہ ایسے لوگوں کو کرایہ پر دینا کہ جو

شراب و دیگر محرمات اوس میں فروخت کرتے ہوں یا خود افعال خلاف شرع
 ممنوعات اوس میں کریں یا کفار کہ وہ اوس میں بت پرستی کریں منع اور دخل
 اعانت علی المعصیۃ ہوگا یا نہیں **الجواب** ایسے کو کرایہ دینا مکان کا درست
 نہیں حسب قول صاحبین کے اور امام صاحب کے قول سے جواز معلوم ہوتا ہے
 کہ مکان کرایہ دینا گناہ نہیں گناہ بفضل اختیار سی مستاجر کے ہے مگر فتویٰ اسپر
 کہ نہ دیوے کہ اعانتہ گناہ کی ہے لا تعاون علی الاثم والعدوان فقط واللہ تعالیٰ
اعلم سوال کیا تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے زید کہتا ہے کہ عموماً حرام ہے کیونکہ
 احتکار ہے اور احتکار حرام ہے آیا قول زید صحیح ہے یا نہیں **الجواب** احتکار کی
 حرمت اوس وقت ہے کہ عامہ کو ضرر ہو چنچاوسے یا بدنتی سے اپنے نش کو عوام کے ضرر
 امیدوار ہو کر گرانی کا اشتہار کرے فقط ورنہ در صورت دونوں امر کے نہ ہونے
 کے گناہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ **اعلم سوال** گردن کے بال منڈانا درست ہیں یا نہیں
 اور یہ سر میں شامل ہے یا الگ ہے اگر الگ ہے تو کس مقام سے اور وارھی کا خط
 ہونا جائز اور ثابت ہے یا نہیں اور پنڈلی اور ران کے بالوں کا مونڈنا درست ہے
 یا نہیں **الجواب** گردن خفہ عضو ہے اور سر خفہ لہذا گردن کے بال منڈانا درست
 سر کا بخور علیحدہ کان کی لو کے پیچھے معلوم ہوتا ہے اوس سے نیچے گردن ہے فقط
 ریش کا خط درست کرنا درست ہے اگر کسی کے بال رخسار پر یہ موقع ہوں اور
 نہ منڈانا اور لے ہے اور پنڈلی اور ران کے بال کا دور کرنا درست ہے کہ آپ علیہ السلام
 تمام بدن پر سوا سے چہرہ کے نورہ کرتے تھے فقط واللہ تعالیٰ **اعلم سوال**
 کتب غیر مذہب و مبتدعین وغیرہ کی تجارت و طبع و اشاعت کرنا کہ اوس میں ابطال

مذہب حق اور تائید مذہب باطلہ ہوتی ہے منع و ناجائز ہے یا نہیں الجواب
 ایسی کتب کی تجارت حرام ہے کہ وہ خود مصنیعہ کی اشاعت اور اسلام کی توہین ہے۔
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال اشیا مسجد فروش غیر بعد خراب ہو جانے یا بوجہ
 زائد ہونے کے دوسری مسجد میں صرف کرنا قیمتا یا بلا قیمتا جائز ہے یا نہیں اور
 تیل مسجد حجرہ مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں کیونکہ دینے والا کچھ تیسرے حجرہ کی
 نہیں کرتا ہے الجواب فروش بوریہ وغیرہ مسجد کا جب مسجد میں اور کسی حاجت کے
 یا ٹوٹ کر خراب بیکار ہو جاوے تو مالک کا ہو جاتا ہے مالک جسے اول ٹوٹا تھا
 تو وہ چاہے فروخت کر کے اس مسجد میں صرف کر دیوے یا دوسری مسجد میں
 دیدیوے خود کام میں لاوے اس پر فتویٰ بعض علماء نے دیا ہے اور تیل مسجد کا
 حجرہ میں جلانا درست نہیں عام لوگوں کی نیت مسجد میں جلانے کی خاصیت ہوتی ہے
 اگر دینے والا تصریح حجرہ میں جلانے کی کر دیوے تو درست ہے ورنہ دراصل غرض
 خاص مسجد میں دینا غرض ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال نکاح باین شرط
 کہ بعد ایک ماہ کے طلاق دید و نگا خواہ اس نفل کو عقد میں لایا ہو یا دل میں رکھا
 ہو یا ناکہ کیے اور سے کہا ہو ناجائز ہے یا نہیں الجواب نکاح بشرط طلاق بعد
 یکماہ تو بیکامستہ کے حرام ہے اگر زبان سے یہ شرط کیجاوے اور جو دل میں ارادہ
 ہے عقد میں ذکر نہیں ہوتا تو نکاح صحیح ہے کہ عقد میں اعتبار الفاظ کا ہوتا ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم سوال کوڑ میں معرق پیسہ نمن میں داخل ہیں یا نہیں اور
 سلم نہیں جائز ہے یا نہیں الجواب خر مہرہ اور فلوس نقد میں داخل نہیں
 حنا اشکین جھما اسکی سلم بھی درست ہے مگر امام محمد رحمہ فلوس کو نقد فرماتے ہیں اور

اور سلم کو اس میں ناجائز کہتے ہیں اگرچہ یہ سلم سبب شہین درست ہو مگر موجب
 تنہ کا اور عوام کے نزدیک سبب طعن کا ہو تو احتیاط چاہیے فقط سوال صنفی مسئلہ
 کہ جبکاپیشہ پاخانہ اوٹھانے اور اسکی بیچ ہی ہوتی ہو اس کے یہاں کا کھانا اور اسکا مال
 تعمیر یا جہیز صرف کرنا منع ہے یا نہیں الجواب پاخانہ اوٹھانے کی اجرت مباح ہے
 وہ مال بھی حلال ہو اگر کوئی فساد عقیدین ہو لہذا تعمیر یا جہیز صرف کرنا بھی درست ہو اسکی
 اجرۃ صفائی مکان کی ہو پاخانہ کی قیمت نہیں جو شبہ کراہتہ کا ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال اجرت پر ختم کلام احمد شریف کرنا ایسے لوگوں سے جنہوں نے شخص اپنی روزی
 اسکو ہی ٹھیرا لیا ہے ناجائز ہے یا نہیں الجواب قرآن کے پڑھانے کی اجرۃ کے
 جواز پر تو فتویٰ متاخرین کا ہے سواہمیں کیا تکرار ہو گرا یصال ثواب کرنے کو پڑھکر اجرۃ
 لینا حرام ہے کہ اجرت علی الطاعة ہے تعلیم کی اجرۃ تو ضرورہ جائز کی گئی ہے ایصال
 ثواب میں نہ ضرورہ ہو نہ کوئی حرج دنیا و دین کا مقصود ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال جماعت کے اوقات معینہ کے قبل اگر کچھ لوگ جماعت کر لیں خواہ معینہ جماعت
 کے یہ لوگ ہوں خواہ باہر کے تو انکی جماعت ہوگی یا معینہ اوقات والوں کی الجواب
 مسجد محلہ میں حق امام و مؤذن و اہل محلہ کا ہو اور جماعت کرنا انکو ہی لایق ہے لہذا اگر
 دوسرے لوگ جماعت کریں گے تو ثواب جماعت کا ہوگا اور جماعت اولے اہل محلہ کی ہوگی
 اگر انکو جلدی ہے تو دوسری جگہ جاکر جماعت کر لیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر یہ
 بھی اس ہی محلہ کے ہیں اور چند آدمی ہیں جب بھی حکم ہے فقط سوال اگر تہا نوافل
 وغیرہ میں رفع یدین محض بخلوس نیت اتباع و محبت کے کر لیا کرے کہ یہ سنت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم احادیث صحیحہ کثیرہ متواترہ و علی صحابہ محدثین و مجتہدین بعض احناف و جمہور

سے ثابت ہے تو ایسی صورت میں اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں الجواب متقدمی کے
 نزدیک یا تبلیہ اپنے امام کے یہ فعل نکرنا چاہیے کہ اوتنے نزدیک اس میں احتمال
 نسخ ہے اور منسوخ پر عمل درست نہیں ہوتا مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انگشتہی سوئے کی اور حریر پہنکر منسوخ فرادیا اب کوئی باتبع حدیث اس عمل کو
 کرے تو کب حلال ہوگا پس ایسا ہی اس فعل پر عمل کرنا حنفی کو نہیں چاہیے کہہتے
 اگر محقق عالم ہے اور استنباب اس فعل کا جرم مثل قول امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہوتو
 اگر کر لیوے تو مضائقہ نہیں مگر اتباع حدیث کی بہت سے امور میں اس فعل شبہہ
 کے کرنے میں کیا بڑا ثواب امید کیا جاتا ہے جو انجام اسکا فساد ہو اور بفعل سبب ترک
 واجبات کرنا پڑے اور تو اترے اسکا ثبوت اولاً محل کلام پر ثانیاً متواتر قفل بھی نہ
 منسوخ ہو جاتا ہے نفس تواتر سے جو از عمل نہیں ہو جاتا بہر حال صحابہ میں یہ مسئلہ مختلف
 ہو چکا ہے۔ عدم نفع بھی بہت صحابہ کا مذہب ہے لہذا غیر رافع ہی متبع حدیث و صحابہ کا یہ فقط
 واللہ قل لے اعظم سوال نفع سبب میں عقد شرمع قعود و تشہد سے اور نفع
 وقت شہادت کے سنت صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں باوجود ثبوت اسکے قائل کو ہرگز
 اور لا مذہب کہنا کیا ہے اور یہ مذہب حنفیہ میں بھی ثابت ہے یا نہیں الجواب
 عمل نفع سبب کا تشہد میں سنت ہے اسکے قائل ہر جائنا زبون اترحق لعال
 اس کو ہدایت فرماوے اور حنفیہ بھی اسکی سنیتہ کے مقررین اس پر لا مذہب کہنا سخت
 نازیبا ہے فقط سوال سورہ فاتحہ صلوٰۃ جنازہ میں پڑھو یا نہیں اور اگر تکبیر آخرین میں
 بھی بجاے دعا پڑھو لے تو جائز ہے یا نہیں الجواب یہ مسئلہ مختلف ہے امام صاحب
 حدیث سے ممانعت قرآن کی نماز جنازہ میں ثابت کرتے ہیں اگر دما کی طرح پڑھو

درست ہے توجہ نہی اور جواز دونوں حدیث سے ثابت ہیں اور مسئلہ مختلف تو
ایسے فعل کو کرنا کیا ضروری ایسے افعال کر کے لاندہرب مشہور ہونا ہوتا ہے اتقوا
مواضع التہم خود حکم شارع علیہ السلام کا ہے مستحب مختلفہ کو ادا کر کے فدا دہر یا کرنا کسی
نزدیک جائز نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{۱۹}سوال صلوٰۃ جنازہ اگر بسبب عذر مطلق
مسیحین پڑھ لیجائے تو درست ہے یا نہیں الجواب عذر کے سبب کہ جبکہ بسبب مطلق
کے نہو اگر پڑھ لیوے تو مضائقہ نہیں ورنہ یہ بھی مسئلہ مختلفہ ہے اسکو کر کے محض
طنین بننا لائق نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{۲۰}سوال اگر قضا رجبہ صوم رمضان کے
سبب کفارات ہوں خواہ دو رمضان کے جمع ہوں تو کفارہ ایک ہی کافی ہوگا یا
ہر ایک صوم کا علیحدہ اور اگر طالب علمی میں کفارہ نکر کے تو بعد فراغ علم درست ہے یا نہیں
الجواب کفارات میں تداخل ہو جاتا ہے اگر دس روزہ رمضان کے خواہ ایک ماہ
خواہ چند سال کے جمع ہوں تو ایک کفارہ کافی ہے اور اگر بعد فراغ طالب علمی کے
کفارہ دیوے تو بھی درست ہے مگر جب تک طاقۃ صوم کی ہے اطعام جائز نہوگا فقط
واللہ تعالیٰ اعلم ^{۲۱}سوال بعد تکبیر فرض فجر کے شریک جماعت ہو جاوے یا نہ
پڑھکر در صورت پڑھنے کے کس جگہ خارج وغائب مسجد یا داخل مسجد اور در صورت
شریک جماعت ہو جانے کے بعد فرض کے سنت پڑھے یا نہیں الجواب اگر
جگہ سنت پڑھنے کی پردہ میں نہیں تو شریک فرض کی جماعت کا ہو جاوے شرط ادا سنت
کی ایسی حالت میں یہ ہے کہ پردہ سے پڑھے اور ایک رکعت امام کے ساتھ پالیوے
اور جماعت کے رد میں رکھوے ہو کر پڑھنا سخت معصیت ہے اور جب یہ سنت رہ گئی تو بعد فرض
کے کہیں بھی نہ پڑھے بلکہ اگر پڑھنا چاہے تو بعد طلوع شمس کے پڑھے کہ نفل ہو جاوے

بعد فرض فجر کے نفل کو مطلقاً منع حدیث میں فرمایا ہے یہ مسئلہ بھی مختلف ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** مال حرام مثلاً بذر لیمہ سود و زنا و لہو تماشا ڈھول ناٹا
 و تجارت ممنوعات شراب و تصویر وغیرہ سے حاصل کیا ہو ایسے مال کے عوض بیع کرنا
 اور شتر کی کو اوس مال کا لینا حرام ہے یا حلال **الجواب** جبکہ مال حرام سے
 اس کے باقہ اگر حلال اپنا مال بیع کرے گا تو من حرام ہی رہے گا حلال نہیں ہو جائیگا
 حرام شے ہر جگہ حرام ہی رہتی ہے البتہ مالک کے پاس اگر پہنچ جاوے تو حلال ہو جاوے گی
 کہ وہ ان اول بھی حلال قبیح ہو ان جا کر بھی حلال ہو جاوے گی کہ وجہ حرمت کی رفع ہو گئی
 ورنہ جہان تک وہ پہنچے گی حرام ہی رہے گی جب تک فزیر حرمتہ اس کا نہ ہو جاوے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** بال سر کے گردن کے نیچے لٹکا لینا جبکہ کاکلین بھی
 کہتے ہیں بازو یا ہنہین اور کاکلون کو جو فضل ہو اور منع حدیث میں فرمایا ہے
 اس کے کیا معنی ہیں اور بال کا وزن سے نیچے رکھنا جو سنت سے ثابت ہیں اس کے
 کیا معنی ہیں اور کاکل یعنی فضل ہو اور مشابہت حورات سے ہیں یا ہنہین **الجواب**
 بال سر کے جہان تک چاہے بڑھالیوے درست ہیں مگر بعض سر کا سنڈانا اور بعض
 رکھنا مشابہت ہو رہے ہے یہ کمرہ ہے اور تمام سر کے بال بڑھانا نہ یہ کاکل ہے اور نہ
 یہ ممنوع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کاکل یعنی حلق بعض و ترک بعض فعل ہو و کاکل
 منع ہے اور بال بڑھانا جو سنہ سے ثابت ہے وہ منع نہیں اور کاکل کہنا
 اصطلاح جدید ہے اور مشابہت عورتوں کی جب ہووے گی کہ عورتوں کی طرح چوٹی نوڈ
 ورنہ کوئی مشابہت نہیں نہ کراہتہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جو لوگ کہ حضرت
 مولانا محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ کو غیر مقلد کہتے ہیں کہ مجتہدین رحمہم اللہ کی تقلید نہیں

کرتے تھے آپکے نزدیک یہ قول صحیح ہی یا نہیں اور مولانا صاحب مرحوم کی تالیفات سے اس امر کی تصریح ہو سکتی ہے یا نہیں **الجواب** بندہ نے جو کچھ سنا ہے مولانا مرحوم کا حال وہ یہ ہے کہ جب تک حدیث صحیحہ غیر منسوخ ملی اوپر عمل کرتے تھے اگر نہ ملتی تو امام ابو حنیفہ رحمہ کی تقلید کرتے تھے واللہ تعالیٰ اعلم اور بندہ نے اونکی زیارت نہیں کی جو مشاہدہ اپنا لکھوں اور اونکی تصانیف سے بھی غالباً یہی نکلے گا واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اگر بوجہ نلنے پانی یا مٹی کے وضو تو نیم کرا کر تو نماز کس طور پر پڑھنی چاہیے یا قضا کر دیوے **الجواب** اگر ایسا موقع ہو جاوے تو وہاں تشبہ بالمصلین کرے اور نماز کو قضا کر لیوے یہ مذہب امام صاحب علیہ الرحمۃ کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** چیتے وغیرہ سباع جانوروں کے چمڑوں پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے جو احادیث کثیرہ میں مخالفت فرمائی گئی ہے چنانچہ **ترمذی شریف میں ہے** **ان ابی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ان تفرش** اور **ابوداؤد میں ہے** **ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بس جلود السباع والركوب علیہا** اور **نسائی میں ہے** **نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباثر النور** **عن جلود السباع** انتہی ان احادیث کا مطلب کیا ہے کیونکہ بالعموم عوام و خواص اسکو مصلی بنانے میں دیگر ضروریات بستر فرش وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں بالخصوص اہل علم و فضل اور کوئی کراہت تک بھی نہیں خیال کرتا لہذا وجہ عدم کراہت در صورت جواز استعمال کیا ہے **الجواب** استعمال غیر مدبوح جلود سباع کا تو حرام ہے اور لہجہ و باغہ کے استعمال اور سکا مکروہ تنزیہی بوجہ عادیہ متکبرین کے اور اثر بد جانور کی اور استعمال اونکا ترک اولیٰ جائز ہے حرام نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال مساجد کے بند کرنے اور زیب زینت و نقش و نگار طائفی و غیرہ کچھ
 حرام کرتے ہیں اما ویثایم جو کثیرہ میں ایسی منافست وارد ہے اور فعل یہود سے مشابہت
 دہی گئی ہے چنانچہ ابو داؤد میں ہر امرت تبشیدہ الساجد قال ابن عباس لئن نہ تھا کہ
 زخرفت الیہو و النصارى لئذا حسب احوالہ امور مذکورہ ممنوع و حرام ہونگے پھر
 اگر جواز یا استحباب جیسا کہ معمول زمانہ ہر اگر ہو تو اور تمام فرائض و الجواب فخر دینا
 مساجد کا اونچا کرنا حرام ہے اور جو شوکہ و ابہتہ اسلام کے واسطے کرے سبیل ہے جیسا
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ نے کیا کہ کسی صحابی نے اونپر انگار و رد نفرمایا اگرچہ انکار
 سابق کی بنا کو مستحسن جانتے تھے یہی دلیل جواز کی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
 سوال یہ معنی شعرارے محمد ستر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے ہے شریعت میں
 بندہ کی حقیقت میں خدا جانے یا محمد کو خدا جانے خدا کو مضبوطی جانے یا کوئی سمجھے تو کیا
 سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے یا خدا کو مضبوطی کے لئے کہ نہ میں اور اک عاجز ہے یا محمد کو خدا جانے
 خدا کو مضبوطی جانے یا وہی ہے ایک دریا اسکی جو میں دو عالم میں یا غریق قلم عرفان
 ہو تو سب یہ باجرا جانے یا احد نے صورت احمد میں اپنا جلوہ دکھلایا یا بھلا کچھ سطح کوئی
 اسکا مرتبہ جانے یا چاند بجلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا یا شکل انسان میں
 خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا یا اسلمین او سہیت و رسالت میں فرق نہیں جانتے اور یہ نظائر
 کفر ہے لہذا انکا پڑھنا بالخصوص مجمع عوام میں اور نیز عسید کرنا کیسا ہے کفر ہے نہیں
 یا جائز ہے اور در صورت جواز مطلب کیا ہے فقط الجواب ان اشار کے معانی
 اگرچہ بتاویل درست و صحیح ہو سکتے ہیں مگر چونکہ بظاہر موہم شرک میں اس لئے عوام کے
 رو بہ و تو انکا پڑھنا موجب فتنہ کا ہے اس سے عذر کرنا چاہیئے اور پڑھنے والے

انکے مجلس عوام میں گنہ گار ہوتے ہیں لہذا پڑھنا انکا حرام ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال اگر قرض باوجود قصد وفکر و کوشش کے بوجہ افلاس ادا نہ ہو سکے اور انتقال

کر جاوے تو اوپر حق العباد رہے گا یا بوجہ مجبوری یا خود نہ ہوگا الجواب ایسی حالت
میں اس کے ورثہ کو دین اسکا دیوے کہ وہ وارث ملک ہو گئے ہیں اور جو دینے

کی طاقت نہ ہوئی اور عزم دینے کا رکھتا ہے تو خدا تعالیٰ چاہے معاف کر دیوے
یا اعمال اس کے دلا دیوے گا اور کی مشیت میں یہ خاص نیت ولے کے واسطے معافی کا حکم

حدیث سے معلوم ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال اکثر ادویات انگریزی مثل
عرق وغیرہ جو طیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اختلاط شراب جو بوجہ سرعت نفوذ تاثیر

کے باوصف قلت مقدار جو مضامین شراب سے ہو اور بعض واقف لوگوں سے بعض
عرق و بکٹ وغیرہ میں اختلاط شراب معلوم ہوا بھی ہے۔ ایسی حالت میں استعمال اسکا

منع ہے یا نہیں الجواب جسمین خلط شراب یا نجس شو کا ہے اسکا استعمال
باوجود علم کے حرام ہے اور لاعلمی میں معذور ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال جو نان یا

یا بکٹ وغیرہ بخیرہ تارڑی ہو جو مچھلہ سکرات ہے کھانا اسکا ناجائز ہے یا نہیں
الجواب یہ مسئلہ مختلف ہے امام محمد کی روایت نجاست و حرمت کی ہے اور شخصین کی

جواز کی تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب فرمائی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال
کافر یا فاسق کی روح اگر اسکی صفات حمیدہ مثل حسن خلق و صدق و حیا وغیرہ کے

کہ حدیث شریف میں وارد ہے الحمیاء شعبۃ الایمان درست ہے یا ممنوع و حرام
بوجہ مذہب شریف اذا وجع الفاسق غضب الرب تعالیٰ و اہل تزلزل العرش الجواب

بہ تفصیل یہ کہنا کہ فلان شخص میں یہ صفت اچھی ہے اگرچہ وہ کافر ہے تو بظاہر جائز

معلوم ہوا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم البتہ مع مطلق کرنا گناہ ہے کہ اس میں تغیر فاقہ کا
 کیا جوتی ہے اور ہم کو حکم دینا تو ہمیں کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال قبرستان
 میں مسلوۃ جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں الجواب فقہرین اگر نماز جنازہ کی
 پڑہ دیوے تو درست ہے مگر غایب از قبور ہونا بہتر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال مسلوۃ جنازہ مع جوتہ پڑھنا درست ہے یا نہیں یا مخصوص زمین نجس پر
 الجواب اگر جوتی پاک ہے تو نماز جنازہ درست ہے ورنہ درست نہیں اس پر حال
 زمین کا ہے پس زمین ناپاک پر کھڑے ہو کر بھی درست نہ ہووے گی فقط اور زمین
 خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم سوال بعض حضرات صوفیہ و بزرگان دین
 کے احوال جو سننے ملتے ہیں والعم عند اللہ کہ وہ اپنے نفس پر تکالیف شافہ دشواریاں
 مشقتیں اور ثقالت ہیں مثلاً ٹاٹ زنجیر پہنا حسی کر ڈالنا جنگلون میں کلنا پناختی
 میں پڑنا ترک نکاح ترک لباس ترک طیبات کھم وغیرہ وغیرہ امور کو گویا اپنے اوپر
 حرام کر لیا کہ جو سب شرع شریف سنن اور سخن یا مباح ہیں اور عصاب سختی میں پڑنا
 ممنوع کیونکہ آیت لا یجلف اللہ نفسا الا وسعما اور قول ان الدین لیسہ کے خلاف ہے
 البتہ یہ رہبانیت یہود و نصاریٰ میں تھی سو اللہ تعالیٰ نے اسکی نوبت فرمائی قال اللہ
 تعالیٰ درمہبانیتہ ابتداء عوہا ما کتبنا علیہم الا یہ اور ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا تشدوا علی الفکم فیشدہ واللہ علیکم فان توما شدوا
 علی انفسہم فشدہم واللہ علیہم فتلک بقارہم فی المصاوع واللہ بارہم بانیتہ ابتداء عوہا ما کتبنا
 علیہم انتہی جبکہ ایسے امور بدعت اور ممنوع ٹھہرے تو انکے باعث کمال تو کیا بلکہ زوال
 ہوگا بعض کو مشناہ کہ بارہ برس چاد میں رکے رہے اور دریا میں چہرہ ماہ سرا میں اور

چھ ماہ گرامین دھوپ میں پڑے رہے ان امور سے سمجھ میں نہیں آتا کہ نماز وغیرہ
 حوائج دین و دنیا کس طرح ادا ہونی چاہیگی کیونکہ یہ احوال بزرگان اہل دین کے
 لوگ بیان کرتے ہیں عوام ہمال صوفیوں کا کیا ذکر اور کیا پوچھنا لہذا عرض یہ ہے کہ اسلام
 کی درہنشی تو محض اتباع سنت و اتباع شریعت پر موقوف ہے خلاف اسکے ہرگز نہیں
 ہو سکتی اگرچہ کیسا ہی کمال حاصل کرے مگر معتبر نہیں پھر یہ امور تو سنت اور صحابہ کے روئے
 کے خلاف ہیں چہ جائیکہ ان کو کمال مانا جاوے پھر ان امور کو اولیاء اللہ کی طرف
 نسبت کرنا اور کمال معتبر جاننا چاہیے یا خلاف قرآن حدیث جانکر ان کو رد کرے
 الجواب بزرگان دین نے جو مجاہدات کئے ہیں کوئی ایسا امر نہیں کیا جس سے
 کوئی بروئے شرع کے اوپر طعن کر سکے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے و جادوا فی اللہ
 حق جہادہ اور مخالفہ نفس و شیطان کی کرنا خود جہاد اکبر و نفس سے یہ ثابت ہے پس
 تہذیب نفس کے واسطے لذائذ و مباحات لباس و راحتہ وغیرہ کو اور صفوں نے ترک
 کیا تھا تاکہ نفس ان کا تقاضا معصیت سے باز رہے اور آثارہ ان کا مطمئن ہو جاوے
 خود فخر عالم علیہ السلام نے بعض اوقات مرغوب شے کو ترک کر دیا ہے اور صحابہ نے بھی
 اور جب کہ اذہم طیباً لکم فی حیاتکم الدنیا لذائذ کو نہیں کھایا اور خود زینت مکان
 کرنے سے حضرت علیہ السلام نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منج ظاہر کیا تو شافعی
 ثابت فرمادیا کہ اگر مباحات کو تہذیب نفس کے واسطے چھوڑیں درست ہے اور آپ کا
 علیہ الصلوٰۃ فقرہ اختیاری تھا نہ اضطراری تو اس سے ان مباحات کو ترک کرنے سے
 اجازہ نکلتی ہے اور بزرگوں نے ترک مباحات لذائذ کا کیا ہے نہ یہ کہ تحریم اپنے
 نفس پر کر لی ہو مرضی اگر سبب مرض کی کوئی شے ترک کرے اور تمام عمر جاری کی وجہ

اور سکون نہ کھاوے تو کچھ علامتہ متوجہ کی نہیں اور نہ وہ مجرم ہوتا ہے ایسا ہی بزرگوں کی
 طبیعت کو ترک کیا ہے جو بوجہ معاصجہ باطنی اخلاق نفس کے زبوجہ تحریم کے اور کسی
 ہونا اور دریا میں پڑا ہوا بشکر معلوۃ وغیرہ یہ بزرگوں سے نہیں مساوی کسی حق نے
 بزرگوں پر یہ تہمت لگائی ہے ان الزیادہ میں لنگے اور دریا میں کسی وقت سترے نفس کے
 واسطے گرے تو نافرمانی اور ادا کو بوجہ حسن ادا کر کے یہ کام کیا ہوگا ورنہ تمام مشاف
 اصلاح و تکمیل معلوۃ و موم کے واسطے کرتے تھے اور کو کیسے ترک کرتے یہ غلط تہمت ہے
 اور ترک نکاح کرنا اکثر بزرگوں سے ہوا جو بوجہ اپنی شہوۃ پر اعتماد کے کہ معصیتہ سرزد ہوئی
 اور فرائض خاطر کی وجہ سے عبادت میں اور مال حرام سے بچنے کو کہ نفعہ حلال کا پیدا
 کرنے میں زوجہ کے واسطے دشواری جانتے تھے اور اپنے نفس پر گھاس حلال قرار
 ہونے تھے تو ان وجہ سے ترک نکاح معیوب نہیں بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتا تھا
 کہ نکاح کرے پس یہ طعن شرعاً بالکل بخلافی نہا واقعیتہ دین کے قواعد سے ہے۔
 بہر حال از کا مجاہدہ بشارہ لیسوں ہو اور اس مجاہدہ کے سبب اور کو قوۃ روحانی اور
 تہذیب اخلاق و نفس حاصل ہوتی تھی لہذا یہ لنگے حق میں عبادۃ خدا اور ترک مباح پر
 کوئی گناہ و عتاب نہیں ہوا البتہ مباح کو حرام کرنا جہتہ و مخالفہ ہے سوائے یہاں ہرگز
 سرزد نہیں ہوا ترک مباحات بطور معاصجہ امر میں نفس کے ہوا ہے پس ان اکابر کے جمیعہ
 افعال میں کمال تھے اور میں موافقہ حکم شرع کے ہے کار باکان راقیاں از خود و گیرا
 گرچہ باندہ شستن و شیر فقط واللہ قالے حکم سوال اگر قریب میں جمعہ پڑھ لیسے
 با نیزہ کہ امام دین وارو ہے اور محدثین اور کائنات صاحب رحمہ اللہ قالے کا وہ باندہ
 تو مجاہد سے گایا گنگار ہوگا اور ظہر ذمہ باقی رہے گی اچواب قریب میں جمعہ نہیں

کے نزدیک ادا نہیں ہوتا تو اس کے نزدیک قریب میں جبہ نہ پڑھے کہ اونا کا جمعہ دست
 نہیں ہوتا اور نہ ظہر و عصر سے ساقط ہوتی ہو اور جماعت نماز جمعہ کی نفل نماز کی جگہ ہو کہ
 گراہتہ تحریر ہوئی ہو کہ جماعت نوافل کی بداعی مکروہ تحریمیہ جو فقط البیہ سبب مذہب شیخ
 بعض محدثین کے جمعہ ادا ہو گیا اور ظہر ساقط ہو گئی فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال رسالہ
 ہفت مسئلہ مطبوعہ نظامی جو کہ حضرت حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے منسوب ہو کر شائع ہوا ہے
 یہ نسبت حاجی صاحب سلمہ کی غلط ہے یا نہیں کیونکہ اس میں تائید اہل بیت اور
 اہل حق علمای تحقیق کی مخالفت پر مفصل کیفیت ہے جو ہوا رشاد فرما دیں۔
 ایجاب رسالہ ہفت مسئلہ میں مسئلہ امکان کذب و امکان نظیرین تو کوئی امر
 نہیں لکھا کہ کسی کے خلاف ہو بلکہ اس کے امکان کا اقرار اور اسکی بحث سے احتراز لکھا
 ہے تو اس میں کسی اہل حق کی مخالفت نہیں اور مسئلہ تکرار جماعت میں بسبب اختلاف
 روایات فقہ کے فریقین کو نزاع سے منع کیا ہے کہ مسئلہ مختلفہ میں مخالفت کرنا مناسب
 نہیں اور مسئلہ نذر غیر میں صاف صاف حق لکھا ہے کہ نذر غیر اگر حاضر و علم غیب جانکر
 کرے گا تو شرک ہو گا اور جو بے اسکے شوق میں کہا ہے تو معذور ہے گنہگار نہیں اور
 جو بدون حقیقہ شکر کیے یہ سمجھ کر کہے کہ شاید انکو حق تعالیٰ خبر کر دیو تو خلاف محل
 نفس میں خطا و گنہ ہے مگر شرک نہیں اور جو نص سے ثبوت ہو جیسا صلوة سلام بخند
 بحر عالم علیہ السلام کے ملائکہ کا پہونچنا تو وہ خود ثابت ہے سو یہ سب حق ہے اس میں کوئی
 اہل حق مخالفت اسکے نہیں کہتا اب رہے تین مسئلہ قیود مجلس مولود کے اور قیود
 ایصال ثواب کی اور عرس بزرگان کا کرنا سو اس میں وہ خود لکھتے ہیں کہ دراصل
 بیاح ہیں اگر انکو سنہ ملا ضروری جائے و تعذری حدود اللہ تعالیٰ اور گناہ ہے اور

ہوتی ہے تو آپ مثل عرس کے اوس بھی حرام لکھتے اور وقت میں یہ مجلس نہیں ہوتی
 حتیٰ فقط واللہ تعالیٰ اعلم محمد اودہ خود بدتہ لکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال حفظ کلام اللہ شریف میں بوجہ کثرت مذاولت پڑھنے وس کرنے کلام السید
 کے باوجود رہنا یا کپڑے سے مس کرنا ہر چند اعتیاد رکھی جاوے تاہم ہر وقت دشوار
 ہوتا ہے اسی صورت میں کسی طرح سے رخصت ہو سکتی یا نہیں الجواب طفل نابالغ
 تو معذہ وغیرہ مکلف ہر مس مصحف ہلا وضو اوس کو درست ہوگا مگر نابالغ کو اجازہ نہیں ہو سکتی
 پس با وضو ہو یا ثوب غیرہ سے تلبیب اور اراق کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال جو
 افعال قبیحہ مثل نذر غیر اللہ یعنی گیارہویں توشہ وغیرہ وند غیر اللہ یعنی یا شیخ عبد القادر جیلانی
 شیخ اللہ وغیرہ و سجدہ و طواف قبر و استعانت غیر اللہ و تسمیہ غیر اللہ یعنی
 عبد النبی و خلف غیر اللہ و سنگون بد وغیرہ اگر فاعل کا عقیدہ شرک کفر کا ہے کہ پہلا
 ماضی و ناظر عالم الغیب جانکر کرتا ہے تو مشرک اور اگر عقیدہ شرک نہیں تو اوس کے
 حق میں یہ افعال حرام و گناہ کبیرہ کے ہونگے یا نہیں چنانچہ حضرت مولانا محمد اسحاق صنا
 علیہ الرحمۃ مایہ مسائل میں در تحت امور ذیل فرماتے ہیں و بعض افعال اگرچہ شرک حقیقی
 کہ کفرست نیستند لیکن شاہ افعال شرکان و بت پرستان اندازان افعال
 ہم اجتناب و احتراز لازم چنانچہ مردمان روبرو علماء و علما تقبیل زمین می کنند کنندہ
 این افعال و آنکس کہ راضی باین فعل باشد ہر دو گنہ گاری شوند کہ این فعل حرام و گناہ است
 الجواب ان سب امور میں جیسا کہ مایہ المسائل میں لکھا ہے وہی بندہ کی طرف سے
 جواب ہے اور سین بندہ موافقہ رکھتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد
 گنگوہی عفی عنہ

رشید
 احمد

درابتداء میں مجلس بعد از
 عبادت ترک کر کے سکون
 فرمائیے معذرتاً اور بعد
 میں برخاستہ ہو کر
 در وقت اشاعت کھڑو
 ہو کر سب سے پہلے
 خود بعد از آن
 اسی امر کا نشانہ
 بیاوریں اور بعد
 و بعد از آن وقت
 شہادہ فقط
 در آخر میں
 در آخر میں
 در آخر میں

بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه كذب كيف حكمه افتونا ما جردن الجواب
ان الله تعالى شتره من ان يتصف بصفة الكذب وليست في كلامه شائبة الكذب
ابدا كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا ومن يعتقد ويقوه بان الله تعالى
يكذب فهو كافر ملعون قطعاً ومخالف الكتاب سنة واجماع الامة تعالى الله عما يقول
الظالمون علواً كبيراً نعم اعتقاد اهل الميمان ان ما قال الله تعالى في القرآن في فرعون
وامان وابي لهب انهم جنبيون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافاً ابداً لكنه تعالى قادر على ان
يدخل الجنة وليس بجازر عن ذلك ولا يفعل بذات اختياره قال الله تعالى وبشرنا
لا تينا كل نفس ههنا ولكن حق القول مني لا ملن جنهم من الجنة والناس جميعين
فتبين من هذا الآية انه تعالى لو شاء يجعلهم كلهم مؤمنين ولكنه لا يخالف ما قال وكل
ذلك بالاقتدار لا بالاضطرار وهو فاعل مختار فقال لما يريد به عقيدة جميع علماء الامة
كما قال البيضاوي تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الحق وعدم غفران الشكر مقتضى
الوعيد فلا استبعاد فيه لذاته والله اعلم بالصواب كتبه الاحقر رشيد احمد كنگوهي
عفي عنه الشيخ خلاصته تصحيح علماء مكة المكرمة زاد الله شرفه
احمد لمن هو به حقيق ومنه استمداعون والتوفيق ما اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور
هو الحق الذي لا محيص عنه وصلى الله على النبيين وعلى آله وصحبه وسلم امر برقمه رقم القدر
راجي اللطف الخفي محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الخفي مفتي مكة المكرمة حالاً كان الله
لهما محمد صالح ابن المرحوم رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد باصين مفتي الشافعية
بركة الحمية عفر الله له ولوالديه وشائحه وجميع المسلمين محمد باصين الراجي العفو من
واهب الوطنية محمد عابد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية ببلد الله الحمية مصلحاً مسلماً

ہذا واما اجاب بہ العلامة رشید احمد فیہ الکفایۃ وعلیہ المعول بن الحق الذی لا یجوز

قسمہ المسقور خلف بن ابراہیم خادم افتاء
 انما بالہ بمکہ المشرقة حالا حامداً لمسلم

خلف بن ابراہیم

خوارج بن الحق

نقل حضرت سیدنا حاجی ادا اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مما جرکہ کمرہ زاد اللہ شرفہ
 در مسئلہ امکان کذب برقع شبہات مولوی نذیر احمد خان صاحب رامپور سے
 شبہ براین قاعدہ من یہ کہ اگر کذب کے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کے دوسرے کتب الہیہ میں
 افعال بہت گناہ پہنچتا ہے جسے مخالفین کہتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جو ہر آدمی اور اس کے احکام ہی فائدہ پہنچتا
 اور براین قاعدہ کی اس تحریک کے دوسرے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔ " اور فقیر ادا اللہ شہنشاہی فاروقی
 عفا اللہ عنہ مجتہد مولوی نذیر احمد خان صاحب بعد سلام تحیہ اسلام کہنے کے بعد فرمایا مسنونہ سے مطلع ہوا چنانچہ
 کہ بعض وجوہ سے غم تحریر جواب تھا مگر بغرض مطلع اور توضیح مطلب براین قاعدہ بالاتفاق کتبہ لکھا جاتا ہے
 شاد اللہ قلم سے ایف اے ڈی کے اکا اکا صلوات مآشت طعت و ما توفی فیہ الا باللہ
 جواب واضح ہو کہ امکان کذب کے جوئے آیت سے یہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی
 طرف تو یہ کذب کا خال ہونا نہیں ہے اور خلاف جو نفس میں "ومن اضل من اللہ خلیفاً و اولی اللہ
 لا یجملہ فی الخیال ط وغیرہ آیات کے وہ ذات پاک مقدس پر شائبہ نفس کذب وغیرہ سے۔ رہا خلاف لکھا
 جو زیادہ دفعہ وادع وادع خلاف میرے جبکہ صاحب براین قاعدہ نے تحریر کیا ہے وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے
 ایک تخمین میں ملتا ہے احوال امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے
 جو دہرہ وید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہر اگر مدفع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ممکن ہے کہ
 کوئی شے ممکن بالذات اور کسی شے غایب سے اس کو استعمال لاحق ہوا ہو چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب تبع
 معقین ابی سلام صوفیہ کرام و علماء عقلم کا اس مسئلہ میں یہ ہو کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے
 پس شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے وہ منقطع ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں مسئلہ
 دفع ہے حوام کے مسئلے بیان کرنے کا میں اسکی حقیقت کے اور اس کے اکثر ارباب زمان حاضرین آیات و احادیث
 کثیرہ سے مسئلہ ثابت ہو چکا ایک مثال قرآن حدیث کی لکھی جاتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قُلْ حَسْبُ
 انْفَادِ عَلَیْکُمْ اَنْ تَقِیَتْ عَلَیْکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَا تَدْرُوْنَ اور دوسری جگہ فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰهُ لَیْسَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَقِیَتْ
 اَلَا تَدْرُوْنَ آیت انہی میں نفی مذہب کا مدعہ فرمایا اور ظاہر ہو کہ اگر امکان خلاف ہو تو کذب لازم آئے مگر آیت اول
 اس کے تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہوا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے

ع۔ ۱۲۰

کیون نہ ہو وھو علیٰ کل شیء قدیر ط اما دیت کو دیکھئے کہ عشو مبشر مثلاً بالیقین غنن بارش ان نبوی جو حقیت
وحی الہی جل جلالہ ہو چکے پر جو ایسا بزرگم جانتے تھے کہ خدا سے پاک محبوبین اس لئے نظر تقدیرت وصال کر پائی
ہی ہے بلکہ خود سرور کائنات علیہ السلام و الصلوات و التسلیمات جملہ شان میں تَبَعْفِرُ لَکَ اللَّهُ مَا أَكَلَمُ مَرْمُ
وَنُبَاکَ وَمَا تَاخَّرَ وَاَسَی وَاَللّٰهُ مَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یَقْعَلُ بِنِیْ وَلَا یَكُوْ اُو کما قال العزیز
یحییٰ الحق ص یٰ ہٰکُل ے السبب فقط مطبوعہ مطبع گلزار اسلام آباد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴ - اس لئے محض غیر خواہی کی نظر سے حضرت صاحب کی غرض اور تحقیق کا انکار
ضروری سمجھ کر اطلاع عام دیا ہوں تاکہ جو حق پوشی کے گناہ سے اور دوسرے صاحبوں کو القاب اشتباہ سے نجات
نظر ہے کہ یہ امور و اعمال میں بہت کمینیت سے مروج و مثل ہیں اکثر عوام بالخصوص جہلاد ہندوستان اور کے
سبب انواع و اقسام عقائدی علی من مبتلا ہو جاتے ہیں جنکا تجربہ و شاہدہ ہر مقل فیہ منصف کر سکتا ہے
مثلاً مولد میں بعض قیود کو موکد سمجھنا اور ترک قیود سے دل تنگ ہونا ایصال ثواب کے طریق میں علاوہ تاکر قیود کے
اگر اولیاء کی روح کو ہو تو اوکو حاجت روا سمجھنا اور ترک الزم میں اور سے ضروری سانی کا خوف کرنا اور اگر عام
اقارب کی روح کو ہو تو اکثر قیود نام آوری ہو تا اور وطن و شہر سے ڈرنا اور سلام میں زیادہ مجمع میں ہر باطل کا
ہونا اور امداد و نوا سے اخلاط اعراس میں اول تو فاقی و محار کا مجمع ہونا اور یہ بھی نہ ہو تو ادارہ رسم کی ضرورت کو
قرض وام کرنا چرہ سے والوں کا اکثر طہام و شیرینی کے لئے یا وجاہت دہی کی وجہ سے پرنہ نذا و غیر ائمہ میں بعض
کم فہم کا منادی کو خیر و قدر جاننا کام پورا ہو جانے پر اوکو فاعل مستغرق سمجھنا - جماعت ثانیہ سے اکثر جماعت اول
میں سستی کرنا حد و مثل میں جماعت اول کو فوت کر دینا اور اس پر سبب ہونا ان کے مسکون میں بار پتیلے کے
عجز کا اعتقاد کر لینا اور اسی طرح کے بہت سے مفاسد میں جلی تفصیل اشعار و تنبیہ سے معلوم ہو چکی ہے سو حضرت مروج
ان مفاسد یا اوکو مقدمات و مہاب کو جائز نہیں مانتے حضرت مروج پر ایسا لگان کر کے علی الاطلاق ان کو کہے جو ترک کرنا یا مضبوط
سو حقیقت کر لینا حضرت مروج کے کمال اتباع شریعت اور اپنی تقریر و لہجہ کی غرض سے ناواقفی ہے - خلاصہ ارشاد حضرت مروج کا یہ
کو جس دوسرے ساتھ یہ اور لوگوں میں شائع ہیں وہ بدعت ہیں کہ اگر اس رسالہ میں صریح ہو کہ خیر دین کو دین ہیں و اہل کراچی
سو جو لوگ ان قیود کو جو فی نفسہ مباح ہیں منکوحہ کرتے ہیں وہ ہی غیر دین کو دین ہیں و اہل کراچی میں اس میں بہت
بلا اذ ہم فرمودہ الزم مفاسد کیا کر لینا اور ایسا نہ کرنا یہ صریح ہو کہ اس کو حرام کہنا نہیں گناہ جو وہی اس میں جواز میں ہو جائے
وہ لوگوں پر ہے حق پر فرمانی کہ بعض ان کے بعض کے پاس جو حضرت مروج کا والا نامہ مہر آیتا اذین یہ لفظ موجود ہے کہ نفس ذکر مندوب
اور غیرت میں ایضاً دیگر باقی مسائل میں تفصیل ہے جو اصولی خصوص میں خود کہنے سے مخوم ہو سکتے ہیں اس فیض کے بعد کہ فیض ہدایت
عمل و فیض رہ سکتا اگر رسالہ نکالی کو عبارت اس تقریر ذکر کہ خلاف باقی جاریہ وہ اس خادم کی عبارت کا تھو سمجھا جاوے
اور حضرت صاحب دامت فیضہم و برکاتہم کو باطل سمجھا اور مشہور اعتقاد کیا جائے - ۱۰۰ علیہ السلام - ۱۲
برساختہ الاول ۱۳۵۸ھ - مطبوعہ مطبعہ محمدیانی دہلی ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء

الکتاب فی التفسیر ص ۱۰۸

استقامت کیا فرماتے ہیں فقہاء و محدثین اس اب میں کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب مرحوم جو ہمراہ جناب سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے شہید ہوئے تھے اول کہ مرود و کتنا اور بے ایمان کا فرق نہاد درست ہے یا نہیں اور اگر نادرست ہے تو مرود و اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو ایک کتاب تصنیف مولانا مرحوم کی ہے اور کتنا مشاعرہ کتنا اور پڑھنا اور پڑھنا اچھا ہے یا بُرا **الجواب** مولوی محمد حسین صاحب مرحوم علیہ عالم متقی جنت کے اوکاڑے والے اور سنت کے جادی کرنے والے اور قرآن مجید پورا علی کریم والے اور غلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفاد کے ساتھ سے شہید ہوئے پس مگر ظاہر حال ایسا ہووے وہ دل اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاءہ الامتقون اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور روشرک جنت میں لا جواب ہے استلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اور کتنا اور پڑھنا اور عمل کرنا میں اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اور کئے رکھنے کو جو بڑا کتنا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی نہ سمجھے تو اس کا قصور فہم ہے کتاب اور مولف کتاب کی کیا تقدیر۔ بڑے بڑے عالم اہل حق اوس کو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اس کو بڑا کتنا تو وہ خود ضال و ضل سے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

المحبیب مصیب دافعی حضرت مولانا مرحوم مخفوق کو جو شخص کا فرور و دو کہ وہ فاسق ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المؤمن فسوق وفاق کفر اور کتاب تقویۃ الایمان واسطے درستی ایمان کے اگر کسی عظیم ہے مگر بھلا کہ چاہیے کہ اس کے مضامین اہل حق سے معلوم کریں تاکہ بوجہ بہالت اپنی کے حق رسی سے محروم ہو کر زبان طعن و طنز کی نسبت کتنا سبیل





کے نہ کہ یوں فقط صحیح قاضی علی حسینی

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں
کہ پڑھنا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع
الوداع یا سنت الترائیح اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ مسافہ
رمضان المبارک میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت
بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیا ہے آیا حسب زعم اونکے کہ سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے
پرعت ہے بدلائل عقلیہ نقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے بنیوا توجروا۔

الجواب یہ خطبہ بدعت ہے کہ مرثیہ اور اشعار قرون مشہود الہا بالآخر میں خطبہ میں منقول
نہیں ملے انھیں جب اس فعل کو ضروری مانا جاوے کہ موکہ جاننا کسی امر مستحب کو بھی دلیل
نقدی حدود اللہ اور بدعت منکرات ہے چہ جائیکہ امر محدث اور پھر غیر زبان عربی میں خطبہ
پڑھنا مکروہ ہے بہر حال یہ فعل عوام جہلا خطباء کا اور سنت بنانا اس کا بدعت منکرات واجب الترمیم



نقطۃ اللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین درین مسئلہ کہ غیب صفات حجاب
وقار و جلالت و محضہ بکتاب ہارتعالیٰ کے ہوا نہ بنیوا توجروا **الجواب** علم غیب
خاصہ حضرت حق جل شانہ خاصۃ اشوایہ و جد فیہ و لا یوجد فی غیرہ عقیدہ فقیر
ہمیں سنت فقیر غلام فرید تعلیم خود سکنہ کوٹ مٹھن و چاچران ریاست بھاولپور۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد از سلام منون الاسلام اطالہ فرماید بندہ کو آپ کے کارڈ کا مضمون
معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہو درست ہے۔ **الجواب** علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کے
اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں فقط

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳



و اسلام مورخہ ۴ ذی الحجہ بروز جمعہ
 یا نہیں یعنی اگر ایک بلدہ میں رویتہ الہلال ہو جاوے اور دوسرے میں او کی خبر
 مستحق طور پر بطریق موجب مثل تحریر خطوط معتبر اس درجہ کی کہ ظن قائل ہو جاوے اور
 مستحب بانی نہ رہے قرآن سے صداقت ہو جاوے کیونکہ غلبۃ الظن حجتہ موجبہ للعلل
 فقہاء کہتے ہیں یا خبر تار میں کہ جو ایسے ہی درجہ کی ہو اور خواہ رویتہ الہلال رمضان المبارک
 ہو یا سوال یا ذی الحجہ یا دیگر کسی ماہ کی الجواب اختلاف مطلع صوم اور افطار میں
 تو ظاہر روایت میں معتبر نہیں مشرق کی رویتہ غرب النون پر ثابت ہو جاوے گی اگر حجتہ
 شرعیہ سے ثابت ہووے مگر قرطانی اور سلوۃ عید ذی الحجہ اور حج میں معتبر ہوگا کما تفتقہ
 فی رد المحتار فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال اگر رویتہ الہلال رمضان
 المبارک ثبوت شہادت واحدہ ہوئی تو بعد گذرنے تیس دن کے رویتہ الہلال شوال مبارک
 غبار ابر ہو تو افطار درست ہو یا نہیں اور دو صورت عدم غبار و مطلع صاف کے کہ تیس
 دن پورے ہو چکے کہ کوئی مہینہ اکتیس کا نہیں ہوتا اور شہادت بھی بطور موجب شرعیہ
 ہو چکی تھی اور موافق امام محمد علیہ الرحمۃ بھی ہے تو افطار درست ہوگا یا نہیں الجواب
 ایسی حالت میں بعد تیس کے غبار ابر اگر ہو تو افطار باتفاق درست ہو اور مطلع صاف
 اگر ہو تو شہادین جمہا کے قول پر عمل کرے اگر کسی نے امام محمد رحمہ کے مذہب پر عمل کیا تو وہ
 ظالم نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی مذہب حنفیہ کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی
 عنہ سوال اگر ملک قبرستان میں مالک نے قیمت قدر زمین قبر و رثہ میت سے لے لی پھر
 دوبارہ بارہ بعد منہم ہونے قبر کے یا بحالت موجودگی و یا عدم موجودگی وازمانہ
 و مالک زمین خود منہم کر کے قیمت لے لےوے تو یہ بیع طلال ہوگی یا نہیں الجواب

سوالات مریدانہ از الدین صاحب مراد آبادی ۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۵

جب مالک زمین نے قدر قبر زمین کی قیمت لی تو اب وہ زمین ملک ورثہ میت کی ہو جاوے گی پھر مالک کو بیع کرنا اور اسکا حلال نہ ہووے گا مگر باذن ورثہ میت کے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اگر کوئی زکوٰۃ و دیگر صدقہ واجبہ نافلہ کا وکیل کر دے کہ اس کی اپنے انتظام سے صرف کر دینا پھر اگر خود وکیل بھی کر دے بھی اہل حاجت ہے اس میں سے سب یا بعض لے لوے تو درست ہے یا خیانت میں داخل ہے **الجواب** اگر زکوٰۃ دینے والے نے وکیل کو عموماً اجازت دی کہ جہاں چاہے محل پر صرف کر دے تو بشرط مقرر ہونے کے وکیل خود بھی لے سکتا ہے اور جو مراد دینا خیرین کو ہے تو خود لینا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **کذا فی کتب الفقہ** **سوال** اگر امانت خواہ مسجد یا مدرسہ یا دیگر کسی ہو مبادلہ یعنی روپہ کے پیسے اور پیسوں کے روپہ کر لوے ضرورتاً درست ہے یا خیانت میں داخل ہے **الجواب** امین کو تصرف کرنا درست نہیں خواہ مال مسجد و مدرسہ ہو خواہ کسی شخص کا اگر ایسا کرے گا تو ضمان ہو جاوے گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **شیخ احمد غنی عنہ** **سوال** ابن حدیث ترمذی شریف **الفقہ کلہما فی سبیل اللہ الا النبیاء فلا خیر فیہ من مطلق بنا** کو فلا خیر فیہ میں داخل فرمایا ہے مگر بعض بنا تو ضرورت پر مبنی ہوتی ہے اگر وہ بھی فلا خیر فیہ میں داخل ہوگی تو بڑی شواہی واقع ہوگی یا بنا زائد از حاجت مراد ہوگی **الجواب** جو بنا حاجت سے زائد ہو یہ حدیث اس میں وارد ہوئی ہے جیسا بعض آدمیوں کو زائد از حاجت بنا کا شوق ہوا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **شیخ احمد غنی عنہ** **سوال** تصور شیخ و شغل برینج جو برائے جمعیت خاطر و دفع خطرات مصالح زمانہ کرتے ہیں اور اسکو رزل طریقیت و واجبات سے جانتے ہیں کہ بدون اسکے حصول فیوض و برکات محال ہیں لہذا ایسی صورت میں یہ شغل کرنا کیسا ہے اور قرون ثلثہ مشہود الہا بالخیرین

کسی صحابی و تابعین مائیدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ثابت ہو یا نہیں کیونکہ جب
 ایسا ضروری ہوا تو صحابہ کس طرح اس فعل سے محروم رہے ہونگے اور جو زمانہ خیر القرون
 میں اسکا وجود تھا تو پھر کس طرح ایسا ضروری مذکور سوال ہو سکتا ہے گو عقیدہ شریک
 ناکش ہو چاہا ہو الجواب اس شغل میں متاخرین صوفیہ نے غلو کیا اور شرک ناکش نہ
 ہو چکی لہذا متاخرین علماء نے اسکو منع فرمایا اور اب علماء متاخرین کے قول پر عمل چاہیے
 اس شغل کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ صحابہ میں اس شغل کا کچھ اثر تھا فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 رسید احمدی عنہ سوال حضرت خسرو ہوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول سے نقل میگوینے
 کہ خسرو بت پرستی سے کن ڈاڑے آڑے سے کہنے باخلق عالم کا نیست و شعریہ کور مطالب
 کیا ہے کیونکہ اولیاء اللہ سے اور بت پرستی سے کیا علاقہ غالباً کوئی اصطلاح ہوگی اگرچہ
 سب ظاہر تو خلافت معلوم ہوتا ہے الجواب حسب اصطلاحات شعرا مطلب صحیح ہے
 بت پرستی سے مراد او کی تالبعہ اری محبوب کی ہوتی ہے تو محبوب اس کے سیدی شہین
 نظام الدین قدس سرہ تھے او کی اطاعت اطاعت حق تعالیٰ کی قبی فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال یہ قول نہیں حضرات صوفیہ رحمۃ اللہ کہ لا الہ الا اللہ اگر بطریق صوفیہ کے کہا جائے
 تو عاقبت میں نافع ہوگا ورنہ نہیں تو کیا محض اقرار باللسان و تصدیق بالقلب جو
 ہر خاموش عام پر فرض ہے نافع نہ ہوگی تا وقتیکہ خاص صوفیہ کے طور پر نہ ہو ان وہ ایک علی
 درجہ ہوگا نہ کہ نافع ہی نہ ہو لہذا یہ قول صحیح ہے یا نہیں الجواب یہ قول بھی سب سے
 صحیح ہے اور معنی بھی صحیح ہیں مگر اس سوال کے جواب کی نہ مجھ کو لیاقت ہے نہ سائل لائق
 ہے نہ اسکا جواب قریطاسی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رسید احمدی عنہ
 کلمہ پڑھتے معنی سمجھ کر نافع ہووے گا بفضلہ تعالیٰ فقط سوال یہ قول کہ حضرات

کے واسطے مقرر ہو گیا ہے۔ حق تعالیٰ تیرے واقف ہے وہاں حیلہ کار اگر نہیں مفلس کے واسطے
 بشرط صحت نیت و رشتہ کے کیا عجب ہے کہ مفید ہو ورنہ لغو اور حیاہ تحصیل دنیا و دنیا کے واسطے
 واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** البیاض ثواب میں نیت سب اموات کی کرے
 تو سب کو برابر ہو پانچے گا یا تقسیم ہو کر پانچے گا **الجواب** یہ ثواب سب پر تقسیم حصہ رہے گا
 جیسا ظاہر ہے اور سب کو ہر ہر واحد کو پورا ثواب جیسا مشہور ہے کوئی روایت صحیح اسکی بندہ
 معلوم نہیں واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** ادیار اللہ کو عالم کی سیر کرنا مثلاً
 مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ بلا اسباب ظاہری کے یہ ممکن اور کرامات ہے یا نہیں ایسی بات
 کا اگر کوئی انکار کرے تو گنہگار ہوگا یا نہیں **الجواب** یہ کرامات اولیاء و مرید سے ہوتی ہے
 اور حق ہے کہ کرامتہ خرق عادیہ کا نام ہے اس میں کوئی تردد کی بات نہیں اسکا انکار گنہگار
 کہ انکار کرامتہ کا کرتا ہے اور کرامات کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہل سنت کا ہے فقط واللہ
 تعالیٰ اعلم مکتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال** مسجد بنانا قبرستان
 میں یا دیگر کوئی مکان حجرہ وغیرہ برائے راحت و مسکنی درست ہے یا نہیں **الجواب** جو
 قبرستان وقف قبور کے واسطے ہوا ہے اس میں مکان یا مسجد بنانا درست نہیں کہ
 وہ سب زمین قبور کے واسطے وقف ہوئی ہے خلاف شرط واقف کے کوئی تصرف درست
 نہیں کہ زانی العالم گریہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال**
 از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون آکر خطا آچکا اور سوخت میں گنگوہی ہو چکا
 جب میں دیوبند تھا اس لئے جواب میں دیر ہوئی بندہ آپ کے واسطے دعا کرتا ہے آپ کے
 سفر حج کی خبر سے سرور ہوا حضرت کی خدمت میں نیاز سندانہ حاضر ہونا اور اگر کوئی امر
 خلاف طبیعت دیکھو تو سکوت اختیار کرنا اور میں بخیریت ہوں آنکھوں کا حال بدستور ہے

اسلامی نقطہ نظر سے صحیح ہے اور اسلامی

بنامہ و ملاحظہ فرمائیں جس پر امر ہے

فقط والسلام اور وہاں چپ آدمی بد وضع جمع ہیں اونے متاوجھنا اپنے عقائد
 و اعمال جیسے یہاں میں ویسے ہی رکھنا اور حافظ احمد حسین صاحب سے میرا سلام
 کہنا اور اونے ملنا فقط والسلام مورخہ ۷ جمادی الثانی روز دوشنبہ

مسئلہ ۲۷

مسئلہ ۲۸

الحجاب باب زوجہ اخوات ۴ دختر ۲
 ۱۲ ۹ ۲ ۱ ۲۴ ۲۴ ۱۴ ۶۶ ۳۸ ۶۶

شعر عاصورہ مندرجہ مسئلہ اولیٰ میں ترکہ متوفی بعد تقدیم حلقہ تقدیم ازادے دیوں
 و تنقید و صابا بشرط حضور و غیرہ کے بہتر سهام پر اور ترکہ متوفی مسئلہ دوم میں
 ایک سو بیس سهام پر منقسم ہو کر اوس میں سے تفصیل مندرجہ حصص نوشتہ اسماعیلی
 جادویشی یعنی بارہ سهام مان کو اور نویوی کو اور دو بھائی کو اور ایک بہن کو اور چوبیس
 چوبیس سهام ہر دو دختران کو مسئلہ اولے میں اور بیس سهام باپ کو اور پندرہ
 زوجہ کو اور سترہ دختر کو اور چوبیس چوبیس ہر دو بہن کو مسئلہ ثانیہ میں دس
 چوبیس کے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد عفی عنہ

رشد
 رشید

سوال دعا کرانا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاً الحق میں مولانا شہید مرحوم
 شاہ عبد الغفر صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں و نیز حکم فتویٰ رئیس العلماء حضرت
 شاہ عبد الغفر صاحب قدس سرہ کہ استمداد یعنی طلب دعا از اموات از جنس بدعات
 شمرده اند باوجود انچه صاحب استیعاب روایت کرده کہ در زمان حضرت عمرؓ اعرابی
 طلب دعا را استنباط از افراد مبارک جناب رسالتا علیہ الصلوٰۃ والسلام نموده
 پس باوجود تحقیق این امر مذکور در ان قرن بنابر انکہ مروج در آن قرن نگاریدہ از
 بدعات شمرده اند الخ اور مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم بھی العین میں فرماتے ہیں

و نام حافظ عبد الرحیم صاحب مدارک سوال رشید


و فرما حافظ عبد الرحیم صاحب مدارک سوال رشید

وحق انت کہ انکار فقہار عام است از آنکہ استدوا از قبور انبیاء کنند یا از قبور غیر انبیاء
 ہمہ جائز نیست یا جائز ہے اگر جائز ہے تو جواز معہ دلائل مفصل کے ارقام فرائین
 الجواب از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون آنکہ بندہ کی آنکھیں
 پانی آیا ہوا ہے اس واسطے میں لکھنے پڑھنے سے معذور ہوں دوسرے کے ہاتھ سے
 لکھوا تا ہوں اسوجہ سے مختصر لکھتا ہوں۔ اگر آپ کی تسلی ہو جاوے تو بہتر ورنہ بندہ معذور
 ہے۔ قبور سے اس طور دعا کرنا کہ اسے صاحب قبر اسطرح میرا کام کر دے تو یہ تو
 حرام اور شرک بالاتفاق ہے اور یہ بات کہ تم میرے واسطے دعا کرو تو اس باب میں
 اختلاف ہے منکرین سماع اسکو لغو و اجازت کہتے ہیں اور مجوزین سماع جائز جانتے ہیں
 اور یہی بندہ نے پہلے بعض سائلین کے جواب میں لکھا ہے بندہ مختلف فیہا مسائل
 میں فیصلہ نہیں کرتا لیکن احوط کو اختیار کرتا ہوں فقط واللہ تعالیٰ اعظم سؤال نمبر
 ملبسہ میں دعا سنونہ پڑھنے سے جو شخص کہتا ہو کہ سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یہ قول صحیح ہے
 یا نہیں الجواب یہ مسئلہ صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے فقط سؤال صفر کے آخر چار بندہ
 کو اکثر عوام فحشی و سرور وغیرہ اطعام الطعام کرتے ہیں شرعاً اسباب میں کیا ثابت ہے
 الجواب شرعاً اسباب میں کچھ بھی ثبوت نہیں جہلاً کی باتیں میں فقط سؤال
 صلوٰۃ غوثیہ جو اکثر عوام پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور صلوٰۃ معکوس صلوٰۃ ہول بھی جائز
 ہے یا نہیں الجواب صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی حقیقت
 نرا نہیں بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح احادیث سے نہیں فقط
 سؤال شبینہ یعنی کلام اللہ تعالیٰ ایک شب میں تراویح میں پڑھنا ثابت ہے یا نہیں
 بالجواب ایسی حالت میں کہ اولے حروف بتدریج حاکم لقیح الفاظ ناک نہیں ہوتی اور

معذور
 ہے

مقتدون پر بار تطویل و دربار و شهرت علاوہ لہذا ایسی ضرورت میں جائز ہے یا نہیں
الجواب قرآن شریف کا ایک رات میں ختم کرنا بصورت فصیح الفاظ وغیرہ جائز ہے
 اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک رات میں ختم کرنا ثابت ہے اور اگر قرآن تشریل
 کے ساتھ نہیں پڑھا مگر الفاظ صحیح پڑھے گئے تو اس طرح پڑھنے میں ثواب کم ہوگا اور اگر تشریل
 ثواب زیادہ اور زیارہ و فرائض میں بھی ممنوع ہے تراویح پر کیا موقوف ہے مقتدون
 کو اگر اس طرح پڑھنا دشوار ہوتا ہے تو نہ پڑھیں فقط **سوال** ایسا تالاب جو گرمیوں میں کس قدر
 خشک ہو جاتا ہو اور ایام بارش میں طویل و عریض اگر کسی موسم میں عشر و عشرے کم نہیں ہوتا
 اور آدمین اکثر نجاسات مثل بول و براز و شہر کا پانی وغیرہ بھی شامل ہوتا رہتا ہے لیکن
 تاہم اوصاف شامہ میں تفسیر نہیں آتا بلکہ ہر طرح صاف رہتا ہے لہذا یہ ظاہری ہیں۔
الجواب یہ تالاب ظاہری اور ہرگز نجس نہیں ہر موسم میں پاک رہتا ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اختلاف مطالع رویت ہلال رمضان شریف یا سوال یا
 دی کچھ وغیرہ میں معتبر ہے یا نہیں اور تحریر خط یا نام معتبر کہ اپنے قرآن سے تصدیق
 ہو مادی اور شبہ مطلق نہ رہے ایسے معاملہ میں معتبر ہو یا نہیں **الجواب** اختلاف
 مطالع صوم و افطار میں معتبر نہیں اور سوائے اسکے معتبر ہے یہ ظاہر روایت ہے
 اور بعض علماء حنفیہ کے نزدیک صوم و افطار میں بھی معتبر ہے اور تاثر مثل خط کے
 ہے اگر تار و خط میں ذرا تعادل ہو گئے تو اعتبار ہوگا ورنہ نہیں ہوگا فقط واللہ
 اعلم **سوال** سبت پر جو حقوق اللہ اور ذیل فرائض واجبات کے ہوں اگر زمانہ ادا
 کر لیں تو ساقط ہو جاویں گے یا نہیں اور طریقہ استقامت و وجہ عوام جو حیلہ وغیرہ کرتے
 ہیں اسکا وجود خیر القرون میں تھا یا نہیں باوجود نہ ہونے کے بدعت ہے یا نہیں

الجواب حقوق مالیہ تو اسے حقوق سے ادا ہو سکتے ہیں اور حقوق بذریعہ نماز روزہ تو اگر نماز روزہ کے بدلے نصف صلح گیارہوں اور ایک صلح جو ادا کرنے سے امید فارہی انشاء اللہ تعالیٰ باقی رہا یہ اسقاط وجہ محض لغو اور بہرہ و حیلہ ہی اور اسکا خیر الفردین میں کچھ اثر نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم سوال اکثر عورتیں جو بعض صوفیوں سے بیعت ہوتی ہیں بلا حجاب بے پردہ سامنے آتی ہیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت ہوتی ہیں اور کچھ عجیب نہیں سمجھا جاتا ہے اور خود یہ بیعت بھی رکھی جوتی ہے کیونکہ خود شرک بیعت میں مبتلا ہوتی ہیں نماز تک نہیں پڑھتیں چہ جائیکہ طہنیت اور اسپر فخر ہوتا ہے اور جو عورتیں بیعت نہیں ہیں اوکو طعن کیا جاتا ہے لہذا ان بیعت ہونا حرام ہے یا نہیں الجواب ایسے پیرے بیعت ہونا حرام ہے اور ایسی بیعت بھی حرام اور پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا غیر محرم عورتوں کو حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت بیعت عورتوں کا ہاتھ نہیں پکڑتے تھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ایک مکان میں چن چن پختہ و خام میں اگر صاحب مکان اس جگہ قرآن شریف پڑھا کرے نہ نیت قرآن علی القبر کہ جسکو فقہار منع کرتے ہیں تو جائز ہے یا نہیں اور احکام قبر پر پڑھنے کے قبل جلتے ہیں یا نہیں الجواب ان قرآن پڑھنا جائز ہے اور جب قبر منظر میں ہو جاوے نام و نشان نہ رہے تو بعض احکام قبل جلتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۲۷ زمی الحجہ روزہ چار شنبہ  سوال نماز میں فوق ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے یا نہیں باوجود نبوت اسکے حال کو برا جانتا ولا مذہب کہنا کیسا ہے حالانکہ خود کا کہیں محققین علماء صوفیہ اسکے حال و مرجع و توسیع کے قائل ہیں چنانچہ حضرت میرزا

منظرہ جانچا ناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں ہر دوست برابر سیدہ محبت
 دینے کو دیکھ کہ ابن روایت اچھ است از روایت زیر ناف اگر کسی کو یہ کہ درین صورت
 خلاف حنفیہ بلکہ انتقال از مذہب بد مذہب لازم ہے آید گویم بموجب قول ابی حنیفہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ از اثبت الحدیث فهو مذہبی از انتقال در مسئلہ خبری خلاف مذہب لازم
 نہیں آید بلکہ موافقت در موافقت است بقول اور امام ربانی عبد الوہاب شمرانی رحمۃ اللہ علیہ بھی میرا
 میں اقلویت کے قائل ہیں چنانچہ فرماتے ہیں وضع تحت صدرہ اولے و بذلک حصل الجمع
 بین قولی الامتہ یعنی اللہ عنہم انتہی اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 شرح موطا میں فرماتے ہیں کہ ہم گوید رضی اللہ عنہ وارضاه کہ مجہول علماء و وضع میں
 علی السراقل اند باز اختلاف کروند شافعی فوق ناف سے ہند و ابو حنیفہ زیر ناف
 و ایہہ واسع و جائز است اور مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تنویر العینین میں فرماتے
 ہیں والوضع تحت السر و فوقہا متساویان لان کلا منہما مروی عن اصحاب النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توسیع کے قائل ہیں
 مارج النبوة میں الجواب فوق ناف و زیر ناف و دون طرح ہاتھ باندھنا اگر از رو
 و یا نہ ہو تو جائز ہے اور اگر ہوا کے نفسانی سے کرے گا تو ناجائز ہے واللہ اعلم
 العلم تسوال ملفوظات حضرت میرزا منظرہ جانچا ناں شہید رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔

عجب است کہ حدیث صحیحہ غیر منسوخ کہ محدثین بیان آن نمودہ اند و احوال روادہ آن معلوم
 است و سچند واسطہ میرسد بہ نبی معصوم کہ خطا را بران راہ نیست بعض کے آئند و بعض
 نفع کہ ناقلان آن قضاة و مفتیان اند و احوال ضبط و عدل انہما معلوم نیست و بڑیادہ
 از وہ واسطہ میرسد بچند کہ خطا و صواب از شان اوست معمول گردیدہ است رہنا لا توخذنا

ان سینا اور انطا نا انتہی اس عبارت کی جس سے وہ لوگ جو باوجود اداوت صحیحہ
 غیر منہج کے جبکہ شہادت عند المؤمنین اہل فن ثابت ہو گئی ترک کر کے دیگر کتب اقوال
 کو ان کا مال بن بیٹھا ناقلان ثابت نہیں عمل کرنے میں حضرت میرزا صاحب قدس سرہ
 اور غفرلہ وبراکتے میں یہ قول ان کا گناہ اور ناحق پر یا نہیں اور عبارت مذکورہ صحیحہ
 یا نہیں الجواب یہ عبارت صحیح ہے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے کہ جو تمام اداوت
 کی نعمت و قسم سے واقف ہو اور دلائل ایہ مجتہدین فقہاء سے بھی ناف ہو پس یہ
 عبارت کچھ غیر قلیل ان کو غیب نہیں اور اس عبارت کی جس سے حضرت میرزا صاحب
 علیہ الرحمۃ کو غیر قلیل وبراکتے والا فاسق ہو واللہ تعالیٰ اعلم سوال اداوت میں جو
 تقنی بالقرآن کو عمود و محسن فرمایا گیا ہے بالخصوص اس حدیث میں پس منہا من لم یکن
 بالقرآن امین گویا واجب اور اسکے ترک کو حرام کر دیا گیا ہے لہذا مراد تقنی بالقرآن
 سے حسن صوت بنے تکلف بلا زیادتی کی الفاظ ہے یا موسیقی و مطربان کیونکہ اقوال فقہاء
 متخالف ہیں بعض مطلق منہج کہتے ہیں بعض مطلق اجازت دیتے ہیں اگرچہ بقول ان
 موسیقی جو بعض بے تکلف طبع و راحت حجاز و موسیقی و مطربان عام حجاز کے لہذا مسئلہ
 سرحد قبول ثالث ہے یا نہیں الجواب اس حدیث میں مراد حسن صوت سے مراد
 خوش الحانی سے پڑھنا ہے اور ایسی طرح تقنی کرنا کہ حروف میں زیادتی و کمی نہ ہو جائے
 بلکہ مستحسن ہے اور ایسی طرح پڑھنا کہ حروف میں کمی زیادتی پیدا ہو جاوے جائز نہیں
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال صلوة جنازہ مسجد میں بموجب اداوت صحیحہ یا نہج
 ابو داؤدین ہے عن ماتہ قالت واللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
 سہیل بن البینہ الارانی اسی انتہی ایضا قالت واللہ لقد صلی رسول اللہ صلی

علیہ السلام ابن النبیؑ فی المسجۃ اخیرہ انتہی درست ہے یا نہیں در صورت عدم جواز
 دلیل صحیح کیا ہے اور یہ حدیث ابو داؤد من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شیء لہ صحیح ہے
 یا نہیں کیونکہ صاحب سفر السعادت فرماتے ہیں گاہ بیرون مسجد و گاہ اندرون مسجد
 و ہر دو جائز است و حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
 من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شیء لہ غلط است و صواب اوست کہ خطیب بعد از صلی
 روایت کردہ و گفتہ کہ در اہل فلائذ علیہ است و بعض ائمہ حدیث سے گویند این حدیث
 خود ضعیف است چہ از افراد مسلح مولی التوائہ است و نماز برابر ابو بکر بنہ و عمرؓ و مسجد
 گذارند بحضرت جمیع مہاجرین و انصار و از کسے انکار وارد نشدہ انتہی اگر کوئی پڑھے
 تو ہو جاوگی یا قابل اعادہ ہوگی الجواب نماز جنازہ کی مسجد میں ادا کرنے میں علماء
 کا اختلاف ہے امام صاحب کے نزدیک روایتیں اور حدیث ابو ہریرہ حسن ہے
 غلط اور ضعیف نہیں اور اس حدیث صحیحین سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ آپؐ نے نجاشی پر
 نماز مسجد سے باہر تشریف لاکر پڑھی اور اگر کوئی شخص نماز جنازہ مسجد میں پڑھ لے
 تو نماز ادا ہوگی اعادہ ضرور نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال سورۃ فاتحہ صلوۃ
 جنازہ میں کہ سب احادیث صحیحہ سنون ہے چنانچہ عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ قال صلیبت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرا فاتحۃ الكتاب فقال تعالوا
 انما سنۃ وحق رواہ البخاری و نسائی انتہی و عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال سنۃ
 فی الصلوۃ علی الجنازۃ ان یقرئی التکبیر الاولی بام القرآن مخافتہ ثم کبر ثلثا و تسبیح
 عند الآخرۃ رواہ النسائی اور محققین علماء بھی اسکی سنیت و فضیلت کے قائل ہیں حضرت
 مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجتہ اللہ البالغہ من فرماتے ہیں و من سنۃ

قرآن فاتحہ الکتاب لانہا خیر الادعیۃ والجمعا اللہ تعالیٰ عبادہ فی محکم کتابہ اور دعا
 فاری رحمۃ اللہ علیہ بھی احتساب کے قائل ہیں بنا بر احتیاط یہی صاحب رحمۃ اللہ
 علیہ کے چنانچہ رد المحتار میں ہے وقول ملا علی القاری التینا یستحب قرائتہا بنیۃ الزما
 خروجا من خلاف الشافعی اور قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی نصبت ہا
 میں فرماتے ہیں لہذا برعاۃ اولہ مذکورہ فاتحہ پڑھنا ہی اولیٰ ہر یا نہیں اچھا جواب نہ
 فتح عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ نماز جنازہ میں احیاناً بجاواز پڑھی ہر روزہ معمولی ضرورت
 کیونکہ امام صاحب قرآن کی حالتہ حدیث سے ثابت فرماتے ہیں البتہ بطور دعا پڑھنا
 مضائقہ نہیں ہوا اللہ تعالیٰ اعظم شوال لباس احمد بغیر معصفر خواہ ٹول و تحمل وغیرہ
 مردوں کو درست ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف شمس موطاء
 میں فرماتے ہیں وکروہ فیت لباس معصوم بمشق و نخود آن در حق مردان و در حق زنان
 و الباء اعلم یا نہیں اچھا جواب لباس احمد بغیر معصفر و کوہ پینا جائز ہے علی سبیل تقویٰ
 اور ترک اولے ہے بنا بر تقویٰ اور معصفر و کوہ مذکورہ تحریمی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعظم
 سوال تحدید صلح و بد بوزن ہندوستان سو دھپہ کے سیر سے معتبر کیا ہے
 اور یہ جو ترجمہ افانہ میں مودبی محمد جن صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ مودھقی رطل کی
 تہائی کی برابر ہے یعنی سو دھپہ بھر کے سیر سے قریب ڈیڑھ پاؤ کے ہوتا ہے اور
 ایک رطل و تہائی رطل کے قریب یا ڈیڑھ سیر کے قریب ہوتا ہے قول مذکورہ صحیح
 یا نہیں اچھا جواب بانوین کے سیر سے یعنی چہرہ شاہی بانوین روپیہ کی برابر سیر
 ایک صاع تین سیر کا ہوتا ہے اور مذکورہ اوکی چوتھائی ہے اور یہ مذکورہ صلح بمنہب
 خفی ہیں اسکے موافق آپ حساب کر لیں اور تولہ و قولہ کی کمی زیادتی شرفائض

مع سوال احوال
 بانوین روپیہ کا
 وزن ہر روپیہ
 درجہ اولیٰ
 بجواب دہن
 اس کے ذریعہ
 سبب از قریب
 مستند امام است
 فقط وہ الہامی
 حدیث تقویٰ بانوین
 و بانوین کا
 بانوین و بانوین
 بانوین و بانوین

نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال معجزہ قدم شریف یعنی سنگ حرم کو کتنی قدم چاہا
چنانچہ بکثرت دیکھا جاتا ہو کہ لوگ لئے پھرتے ہیں احادیث صحیحہ مستندہ سے ثابت
ہے یا نہیں الجواب کتب احادیث سے تو اسکا پتہ نہیں چلتا البتہ قصیدہ ہمزہ میں
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ معجزہ نقش قدم شریف کا ظاہر ہو ہی لیکن آجکل جو لئے پھرتے
ہیں انکا اعتبار نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال بوتام چاندی کے ایک یہ کہ کپڑے
پر ٹانگے لے جاویں دوسرے یہ کہ سوراخ کر کے مسہ زنجیروں کے داخل کپڑے میں
کے جاویں کہ ہر وقت نکال اور ڈال سکتے ہیں یہ دونوں صورتیں جواز میں یکساں ہیں
یا نہیں الجواب بوتام چاندی کے دونوں طرح درست ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال جو لوگ وضو میں ہر عضو پر اذکار دعائیں پڑھتے ہیں آیا کوئی اصل معتد اسکی ہے
یا نہیں الجواب جو وضو کے اندر ہر عضو پر اذکار پڑھتے ہیں اوتھی کوئی سند صحیح
نہیں ہے فقط لیکن روایات قابل عمل میں فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتب الاحقر بنہ ذیل
گنگوہی حنفی ص ۲۶-۲۷ ذابحہ روز چار شنبہ ۱۳۰۱ جناب لانا صاحب معظم
مکرم دایم سلم آپکی خدمت عالی میں بعد سلام و دن الاسلام کے التماس ہو کہ بندہ کو آپکی
خیر عافیت مطلوب ہو لہذا امید دار ہوں کہ سوالات کے جوابات سے بندہ کو شرف
فرمائے فقط خادم العلما رواج احمد سوال جبکہ ذمہ روزہ کفارہ کے ہون طلب
علم میں ہو یا حفظ کلام اللہ میں اگر روزہ رکھتا ہو تو طلب علم میں نقصان ہوتا ہے اور اگر
نہیں رکھتا ہے تو اسکا مواخذہ سخت ہوتا ہو کہ کفارہ کے روزہ اس کے ذمہ ہیں اگر بعد
طلب علم کے رکھ لے تو درست ہو یا نہیں سوال جس شخص کے پاس مال نصابت
اور وہ اس مال کی کوئی شے مثل مکان وغیرہ خرید لے تو اس مال پر زکوٰۃ ہوگی یا ادنیٰ

آمدنی پر سوال وقت ظہر مثلین تک رہتا ہے یا نہیں نہ سبب عقابہ میں اگر نہیں رہتا
تو جو ظہر مثلین میں پڑھے تو قضا پڑھے یا ادار اور بعد شل کے عصر اگر پڑھے تو جوگی
یاہیں اور سایہ اہلی کی پہچان خلاصہ طور پر ایسے قاعدہ کلیہ سے کہ ہر جگہ وہ قایمہ
دل نشین ہو اور تمام فراویں سوال اگر کسی کو کوئی عذر مثل مرض وغیرہ کے ہو تو جمع بین الصلوات
جائز ہے یاہیں کیونکہ وہ حالت مرض سخت وغیرہ میں نہ پڑھ سکے گا چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمہ
موفقا لشرع میں فرماتے ہیں مختار فقیر جواز است وقت عذر و عدم جواز بغیر عذر اور بولا
عبد الباقی صاحب موم بھی جواز کو کہتے ہیں اپنے فتاویٰ میں تو اگر ایسے وقت میں جمع بین الصلوات
کر لے تو جائز ہے یا نہیں اور نماز ہو جاوے گی یا نہیں سوال قبر کو بچھ کر انا اور عمارت
بنانا اور روشنی وغیرہ کرنا کہ انکے منع میں حدیث صحیح وارد ہیں اور لعنت قرآن کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پھر کیا باعث ہے جو خود حضرت ہی کا مزار مبارک بچھتے نفع الشان
بنا ہوا ہے اور روشنی بھی ہوتی ہے اور بڑے بڑے سامان اور صحابہ اور اماموں کی
بھی بچھتے ہیں کیا کچھ خصوصیت ہے یا کچھ مصلحت ہے دین دنیا کی اگر کوئی منع کرے تو نہیں
مانتے اور غلط بتاتے ہیں آپ کی حدیث میں عرض ہے کہ جواب ایسے طور پر دیجئے جو اوپر
ہو کیونکہ حدیثوں کا صاف انکار لازم آتا ہے اور اگر اونسے کہیں کہ حجت تو قرآن و حدیث
سے ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں مانتے۔ سوال جو شخص مجتہدین علیہ
الرحمۃ کو یا متلاذین کو برا جانے یا تعلیہ مجتہدین کو شرک کہے معاذ اللہ وہ تو فاسق اور
گنہگار سخت ہے مگر جو شخص ایسا نہ مانے بلکہ سب ائمہ دین کو اپنا پیشوا و مقتدا اسے دین اپنے
عقیدہ میں جانتا ہو تو وہ شخص علی ظاہر سنت پر کہ حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی نبی کے
موافق ہو مذاہب اربعہ میں سے کر لے اور باعث فتنہ فساد کا اور پریشانی حوالم کا نہیں

اد کے عمل کرنے سے کیونکہ تقلید میں کو جو واجب اور ضروری کہتے ہیں تو اس باعث
 کہ موجب رہتی اعمال اور صلاحیت اور بوجہ عدم پراگندگی و پریشانی وقت و فساد عوام
 کے و درجہ چاہے جسکی تقلید کرے مذاہب اور تبعہ پر تو ایسی صورت میں کہ باعث فتنہ
 فساد عوام کا نہ ہو مختار ہے چاہے جس پر عمل کرے یا نہیں فقط - احقر آپکا فادوم مانجھ
 بازار چوک امید ہے کہ جواب سے مشرت فراوین گے جواب اول کفارہ کے
 روزوں میں تاخیر نہ چاہیے اگرچہ حفظ قرآن و تحصیل علم من حرج لازم آوے فقط

جواب دوم جب تک اس مال سے کوئی شے نہ خریدی گئی اور سبز زکوۃ قحی اور بعد خریدنے
 کے اور سبز زکوۃ کہیں آنی فقط جواب سوم تشرین دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے
 جس پر عمل کر لیا درست ہے اور سایہ اصل کا اسی قاعدہ جو ہر جگہ موافق و مطابق ہونے
 معلوم نہیں فقط جواب چہاوم نماز چوچا سے گل فقط جواب پنجم یہ سب امور ناجائز
 ہیں اور جہاں کہیں لوگوں نے کہا ہے وہ غناء مقبہ ہیں نے نہیں کیا بلکہ احقر اسلامین نے کیا
 ہے اور خلاف قرآن شریف سنہ رسول اللہ کے جو کوئی کرے وہ ناجائز ہے قابل
 حجت نہیں فقط جواب ششم اس سورۃ میں اگرچہ اسے نفسانی سے بھی خالی ہے
 تو اس کو جائز نہ کہ کسی مذہب کے موافق عمل کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد



گلگوہی عفی عنہ مورخہ ۱۶ - ربیع الثانی روز چار شنبہ

اجواب شام قادی کے نزدیک جنکی قرۃ ہندوستان میں پڑھی جاتی ہے
 اور تمام قرآن مطبوعہ اسی کے موافق ہیں بسم اللہ ہر سورۃ کا جزو ہے لہذا اوس
 نزدیک ہر سورۃ کے اوپر بسم اللہ کو جہر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اور امام ابوحنیفہ رحمہ
 کا مذہب یہ ہے کہ بسم اللہ ایک آیت قرآن شریف کی ہے اوس کو کہیں ایک جگہ جہر سے

پڑھ دینا چاہیے سوائے سورہ نمل کے۔ پس جو لوگ کہ مذہب خفیہ کی رعایت کرتے
ہیں وہ بسم اللہ کو ایک دفعہ پکار کر پڑھ لیتے ہیں سوائے سورہ نمل کے کیونکہ یہ بسم
کسی سورہ کا جزو نہیں مستقل آیت ہے امام صاحب کے نزدیک پس رعایت مذہب خفیہ جس
سورہ کے ساتھ چاہے اسکو پڑھ لیوے کوئی قید نہیں اور اگر رعایت قاری عام کی
منظور ہے تو ہر سورہ کے اوپر پھر پڑھنا چاہیے در صورت مذہب خفیہ کوئی امتیاز
کی بات نہیں لیکن یہ فقط اعتکاف مسنون میں اگر فساد ہو جاوے تو اسکی
قضا نہیں آتی فقط سحری کھانے کے اندر تاخیر مستحب ہے اور ایسی تاخیر کہ جس سے شک
میں واقع ہو جائے اس سے بچنا واجب ہے فقط و اسلام سب احباب کے سلام مسنون۔

بسم اللہ

بندہ رشید احمد گنگوہی غفرلہ ۱۵۔ رمضان یومِ خوشنبہ

کیا فرماتے ہیں مائے دین و مضبان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح
ہندہ نابالغہ بولایت اولیا ہندہ معتقد ہوا تھا بعد فوت ہونے زید کے ہندہ نابالغہ
کا نکاح ثانی برادر زید سے والدین نے بلا اجازت و اطلاع اولیا ہندہ اپنے گھر میں
کر لیا بعد اطلاع کے اولیا ہندہ بھی شکایت وغیرہ کر کے نکاح ثانی ہندہ سے راضی
ہو گئے یہاں تک کہ ہندہ کی آمد و رفت برابر اپنے اولیا و زوج میں رہی کسی قسم کی ناراضی
اولیا ہندہ میں نہیں پائی گئی بعد بلوغت کے ہندہ خود بھی بدستور راضی و خوش رہی
مگر اب بوجہ کسی نزاع کے اولیا ہندہ میں زوج ہندہ میں ہندہ اپنے نکاح سے انکار
کرتی ہے اور زوج سے علیحدہ ہو کر اپنے اولیا میں چلی گئی لہذا ایسی صورت میں کہ ہندہ
اپنے نکاح سے راضی تھی نکاح صحیح ہے اور ہندہ آسکتی ہے یا نکاح فسخ ہو سکتا ہے
بینوا تو جرداً الجواب صورتہ مسئلہ میں جبکہ نکاح صحیح ہو گیا کہ ہندہ کے اولیا

اوس کی رد نہیں کیا اور دلائل اور صراحت اوس کی رضا پائی گئی اور بعد بلوغ کے خود
 بھی نوح سے راضی رہی اور اوس کے پاس رہتی رہی تو اب یہ نکاح ہرگز انکار شدہ
 نہیں ہو سکتا کہ ان کی کتب الفقہ فقہ وائد قائلے اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی ^{رحمۃ اللہ علیہ}
 بخیرت شریف جناب مولانا محمد رضا مونی رشید احمد صاحب غلہ العالی۔ السلام علیکم
 زید ایک مسلم لی سامونی ہو گوٹوں سے مسائل متنازعہ فیہ میں گفتگو کر کے فساد کرتا ہے
 اور عوام اور بھلا اسے بلا وجہ بحث و مباحثہ کرتا ہے مسائل مختلف فیہ میں نہایت تشدد
 کرتا ہے چنانچہ عرو سے جو کہ ایک مبتدی طالب علم فقہ الیمین وغیرہ پڑھتا ہے مسئلہ
 رفع یدین فی السلوۃ عند رکوع میں گفتگو کی زید نے کہا رفع یدین عند رکوع ممنوع
 فی الحدیث ہے عرو سے جواب دیا نہیں بلکہ سنت ہے چنانچہ سبیل الرشاد میں رفع یدین
 رفع کو سنت تحریر فرما کر عام رفع کو راجح کہا ہے ممنوع نہیں ہے اگر ممنوع فی الحدیث ہوتا
 تو سبیل الرشاد میں ضرور تحریر فرمایا جاتا تو زید نے اس کے جواب میں کہا میں کسی کلام نہیں
 مانتا اور چند کلمات سخت کے عرو نے بھی اس کے جواب میں عرو سے یہ کہا جو سنت کے حدیث
 صحیح سے ثابت ہے اور پھر عمل کرنے کو جو ممنوع ہے وہ ملحد ہے لہذا عرض ہے جو طور سبیل الرشاد
 میں تحریر ہوا ہے یہی درست ہے یا رفع یدین مذکور ممنوع فی الحدیث ہے اور زید جو لوگوں کو
 ایسے الفاظ کہتا ہے اور کہتا ہے اور لوگوں کو درغلانی کس جرم کا متقی ہے اور اس

حدیث کا مصداق ہے یا نہیں من طلب العلم لیجاری بہ العلماء لیجاری بہ استقام
 بصرف بہ وجہ الناس الیہ اذ حل اللہ النار اور عرو نے جو اس کے جواب میں
 لکھا کہ کس درجہ کا گنہگار ہے بینوا تو جروا **الجواب** جو طور سبیل الرشاد میں
 مذکور ہے وہ ہی صحیح ہے احادیث صحیحہ سے دونوں امر ثابت ہیں کسی ایک کو ممنوع

فراہم علی غایت بیگم صاحبہ اور ابوبکر
 ۱۳۲۰ھ

اور اود کے فعل کو از کتاب منہی اور فعل منکر نہ کہنا چاہیے اور جو شخص ایسے کلمات کے
یا مجازات و مبارکات کو مقصود تحصیل علم بنیاد سے وہ سخت مستلح بلکہ سختی تغیر سے ہے
اور قابل تادیب فقط والدہ تعالیٰ اعلم۔ **بندہ رشید احمد گیلگویی غنی عنہ**

از بندہ رشید احمد غنی عنہ بعد اسلام علیکم طالعہ فرانید۔ بندہ بخیریت ہوا کہکے لئے
رمائے خیر کتاب ہے۔ مجھے کوئی وظیفہ اب معلوم نہیں کہ جس سے ذوق و شوق پیدا ہوا
دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کی طرف توجہ کرنا اسکے لئے مضرب ہر جس شے کی مان یا پاب
کی طرف سے صراحت یا دلالت اجازت ہوا و سکا لینا مضائقہ نہیں ہوا اور بلا مفری اود کے
ار کے ال میں تصرف درست نہیں ہے فقط والسلام۔ ۲۴ محرم ۱۶ سالہ

الجواب ایسے ظروف بنانا جبکہ استعمال سب زن و مرد کو حرام ہے بنائے ہیں
کہ بالآخر بسبب سعیت ہو جاتا ہے اور جو انگوٹھی زن و مرد دونوں پہنتے ہیں وہ بھینا
اور بنانا درست ہے اور جو مردوں کو درست ہے باوجود زن کو درست ہوا سکا بنانا اور بھینا
بھی درست ہے فقط والسلام مورخہ ۲۱ شعبان ۱۶ سالہ **بندہ رشید احمد**

از بندہ رشید احمد غنی عنہ بعد اسلام سنون آنکہ جس صورت میں لوگوں کے جمع ہونے سے
مسجد کی بے تعلیمی ہوتی ہے ایسی صورت میں چپکے سے ختم کر دینا اور کبھی خبر نہ کرنا بہت
درناست ہے۔ اور جس شخص نے بیس تیلوچ پر ڈھ لی ہون پھر کسی دوسری مسجد میں تیلوچ
ہوتے دیکھے تو شریک ہو جاوے کہچہ حج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ جس شخص نے اس قدر
کہنا نا کھایا کہ بعد طلوع آفتاب کے ڈکارین آتی ہیں اور انکے ساتھ پانی آتا ہے
اس سے روزہ میں حج نہیں آتا۔ والدہ اعلم ۱۲۔ رمضان کبشتہ ۱۶ سالہ۔ **بندہ رشید احمد**
بوجہ ابر کے بیان چاند نظر نہیں آیا مگر اور مقامات سے مستند خبریں آئی ہیں کہ چاند شبہ کی ہلی

نام علی نظر یک صاحب مراد آبادی

نام حافظ عبد الرحیم صاحب آبادی

نام علی نظر یک صاحب مراد آبادی

الجواب بھاکھپوری کپڑے ریشمی ہی ہیں اور حکام ریشم کا ہی ہے مگر یہ بڑا ریشم
 اور معروف ریشم ریشم کی عمدہ قسم ہے۔ پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہون
 خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورت میں نادرست ہو اور اگر دونوں ریشمی ہوں بلکہ
 صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے حاصل یہ کہ بندہ ریشم
 چھال نہیں ہے فقط واللہ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ مورخہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۱۹ھ
 از بندہ رشید احمد گنگوہی عفا اللہ عنہ بعد سلام سنون الاسلام مطاعہ فرامید بندہ بچہ
 تعالے معہ متعلقین بعافیت ہو آپ کے لئے دعا ہے خیر کرنا ہے حق تعالیٰ قبول فرماوے
 اگر طاق والماری جس میں کتب شریعہ و قرآن حدیث رکھی ہوں سر کی برابر ہے تو کچھ
 حج نہیں ہے اور اگر سر کے نیچے پشت کی برابر ہے تو خلاف ادب کے ہے۔ مولوی
 نصر اللہ کو لقا سلام سنون معلوم ہو کہ تمہارے استفتا بسبیل ڈاک یہاں سے ہوا
 ہو چکے ہیں معلوم نہیں کہ آپ کے پاس اب تک کیوں نہیں پہنچے فقط والسلام۔
 از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد سلام سنون آگے بندہ بخیریت ہے قرآن شریف
 پڑھانے کی اجرت لینی درست ہے مگر رمضان شریف میں جو قرآن شریف تراویح
 و نوافل میں سنایا جاتا ہو اس کی اجرت یعنی دینی دونوں حرام ہیں اور آمدنی مسجد سے یہ
 خراج ادبی زیادہ بڑا ہے بلکہ متولی پر اور کا ضمان آویگا یعنی جعفر اس کام میں مال
 مسجد سے صرف کر دیا ہے اور جسے دین پر کہ پھرا پنے پاس سے وہ روپہ مسجد میں دے
 ایسے ہی ختم قرآن میں شیرینی وغیرہ اپنے پاس سے دے تو درست ہو اگر اس کی ضرورت
 خیال کریں گراں مسجد سے یہ اخراجات ہرگز روا نہیں ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مورخہ ۲۵ رجب ۱۳۱۹ھ نورجوبہ

بنام علی نظر بیگ صاحب آبادی ۱۳۱۹ھ

بنام عزیز الدین صاحب مراد آبادی ۱۳۱۹ھ

بنام علی نظر بیگ صاحب مراد آبادی ۱۳۱۹ھ

محمد غلام اکبر
۱۲۸۹

مفتی محمد عارف
۱۲۹۰

عبد محمد
۱۲۸۲

محمد منصور
۱۲۸۳

دہلوی

دہلوی

دہلوی

دہلوی

مواہیر علمائے عقیقہ ریاست دوجانہ

محمد امام الدین
۱۲۸۸

محمد عبد الرحیم
۱۲۹۳

مواہیر علمائے مراد آباد
شاگرد مولانا محمد علی

مفتی محمد رمضان
۱۲۹۱

محمد قاسم علی
۱۲۸۵

محمد سالم علی
۱۲۸۴

محمد مراد آبادی

محمد نور
عفی عنہ

المشہور حافظ رحمت علی صاحب
متصل شبلی دروازہ

رحمت علی

مواہیر علمائے پانی پت

محمد عارف
رحیم پت

محمد عبد الرحمن

محمد عبد الرحمن

محمد رشید

الاجاب صحیح اور اسکا واضح طعن کہ کہ قرع عالم علیہ الصلوٰۃ

و السلام برہمت کرنا ہے فقط رشید احمد

گنگوہی عفی عنہ

محمد رشید

ہذا الاطعۃ لابی ابراہیم فقط
صحت نام کتاب اور روایت
کی اسہین ہر یا نہیں یا اور کسی
کتاب میں ہے۔ ہو المصوب
جواب اول نہ کتاب اور جنبدی
از تصانیف ملا علی قاری ست
و نہ روایت مذکور صحیح و معتبر
بلکہ موضوع ست و باطل بر آن
اعمال و نشاید در کتب حدیث نشاء
ازہمچہ روایت یافتہ نمے شود
حررہ الراحمی عفو ربہ بقوی الایمان
محمد عبدلکی شجاء و زائد عن ذنبہ
ابجلی و لحنی۔

محمد عبدالحی
ادبستان

استفسار

پسے ہدیہ الحرمین میں دیکھا ہے

کہ حضرت نے اپنے بیٹے ابراہیم

کے سیوم و دسوان و بیوان و جہلم وغیرہ میں چھوڑا ہے پرفاخر دیا اور اصحابوں کو کہلایا

پس فی زمانہ لوگ چھول۔ پان وغیرہ کرنے سے جہلم و سیوم و دسوان و بیوان میں مانے

ہوتے ہیں کیسا ہے۔ ہو المصوب یہ قصہ جو ہدیہ الحرمین میں لکھا ہے محض غلط ہے


کتاب مستبره من امکانات نهمین واللہ اعلم حرره الراعی غفور ربہ القوی ابو الحسنات
محمد بن ابی سجاد اللہ عن ذیلہ ابی داؤد الخفی۔ سوال (جلد سوم) فاتحہ مردج یعنی طعام
را روز بروز نہادہ دست برداشتنہ چه حکم دارد جواب این طور مخصوص نہ در زمان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود نہ در زمان خلفا بلکہ وجود آن در قرون ثلثہ کہ مشہور ہوا
بالحجیر اند منقول شدہ و فلاذرحین شریفین زاد ہا اللہ شرفا عادت خوش نیست و اگر
کسے اینطور مخصوص بعمل آورد آن طعام حرام نہ شود بخوردنش مضائقہ نیست و این را
ضروری دانستن مذموم است بہتر آنست کہ ہرچہ خواهند خواندہ ثواب آن بہت زیادت
و طعام را بہت تصدق بفقر خوراند و ثوابش نیز باصوات رسانند۔ سوال روز سوم
یا پنجم مردم بطلب یا بلا طلب جمع میشوند و چہ ختم کلام مجید بخوانند بعضی آہستہ
و بعضی با دوازی بلند و در پیالہ خوشبو گل سے اندازند و دیگر گفتگو مسیات و روزم بعمل سے آزد
چه حکم دارد جواب مقرر کردن روز سوم و غیرہ بالتخصیص اور ضروری انگاشتن
در شریعت محمدیہ ثابت نیست صاحب نصاب الامتساب آن را کردہ نوشتہ رسم درہ
تخصیص گذارد و ہر روز کیہ خواهند ثواب بروج حیت رسانند و بہت قریب مر
خواب زیادہ تر محتاج مدد سے شود ہر قدر کہ ایصال ثواب بہر روز کیہ شود موجب خیرست
کہ انی فتح العزیز و شیخ عبدالحق محدث دہلوی در شرح سفر السعادت سیفر مایند دعاوت
بنود کہ براسے بہت در غیر وقت نماز جمع شوند و قرآن خوانند و حیات خوانند نہ بہرگز
و نہ غیر آن داین مجموع بہت ست و کردہ نہ عم قمریت اہل بہت و تسلیہ و بہر فرمودن
سنت و مستحب است اما این اجتماع مخصوص روز سوم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اہل
بے و بہت از حق بیات سے بہت است و حرام انتہی حرره الراعی غفور ربہ القوی ابو الحسنات

محمد عبدالحی تاجور اللہ عن فرنیہ الحلی و الخفی  نقل مکتوب مولانا رشید صاحب گنگوہی سلمہ اللہ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے
میں اس کو درود وجہ بدعت ہے اور سبب غلط امور کو روک دینے کے لئے تحریر ہے اور قیام بھی
بوجہ غلطی کے بدعت ہے اور امر و نہی کے لئے سبب اندیشہ ہیجان
فائدہ کے لئے ہے اور فائدہ مروجہ بھی بدعت ہے معذرتاً مشابہتہ لفعول منہود ہے اور شبہ
غیر قوم کے ساتھ منع ہر ایصال ثواب بدولن اس ہیتہ کے درست ہو اور سویم و دہم
چہلم حد رسوم منہود کی ہیں اس تخصیص ایام میں مشابہتہ بھی ہوتی ہے اور تخصیص ایام
بعیت بھی ہے اگرچہ اصل ایصال ثواب بدولن کسی تخصیص مشابہتہ کے درست ہو فقط

اما بعد الحمد للہ والصلوة والسلام علی
رسول اللہ فاقول بالانوار المحیب حق و جمیع
الاجوبہ حقہ و اما التفات لے اللہ الغنی
محمد طیب المدرس الاول فی المدرستہ
العالیہ الرامپوریہ  عرب
الاجوبہ صحیحہ واللہ سبحانہ اعلم بالبقا
محمد لطیف اللہ عفی عنہ

المحبیب مصیب
عبد الوہاب خان
دارالافتاء عثمان
محمد گل ملک و متہم
امدادیہ مراد آباد
بیت ۱۳۰۰
شگفتہ محمد گل
المحبیب مصیب
محمد قاسم علی عفی عنہ
دارالافتاء عالم علی
محمد قاسم علی عفی عنہ
امام مفتی شہر مراد آباد

ہذہ الاجوبہ صحیحہ
محمد جعفر علی عفی عنہ

 رامپوری

قاضی ریاست رامپور

الحسین رسول اللہ
قاضی مفتی
محمد لطیف اللہ
۱۳۹۹ھ

مکتوب مولانا رشید صاحب گنگوہی سلمہ اللہ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے میں اس کو درود وجہ بدعت ہے اور سبب غلط امور کو روک دینے کے لئے تحریر ہے اور قیام بھی بوجہ غلطی کے بدعت ہے اور امر و نہی کے لئے سبب اندیشہ ہیجان فائدہ کے لئے ہے اور فائدہ مروجہ بھی بدعت ہے معذرتاً مشابہتہ لفعول منہود ہے اور شبہ غیر قوم کے ساتھ منع ہر ایصال ثواب بدولن اس ہیتہ کے درست ہو اور سویم و دہم چہلم حد رسوم منہود کی ہیں اس تخصیص ایام میں مشابہتہ بھی ہوتی ہے اور تخصیص ایام بعیت بھی ہے اگرچہ اصل ایصال ثواب بدولن کسی تخصیص مشابہتہ کے درست ہو فقط

منقولہ از ہدایۃ المبتدیین مطبوعہ ہاشمی میرٹھ۔ زید و عوی کر تلمبے کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام مجلس ہو نو و شریفین تشریف لے گئے اور اپنے ابا زت دی اور
اپنے زمانہ میں یہ مجلس ہوئی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اور چھوڑا
فاخر اپنے فرزند ابراہیم کی دی اور عمرو کہتا ہے کہ یہ بات محض جھوٹ ہے کسی کو
حدیث اور فقہ معتبر سے ثابت نہیں اللہ کی لعنت ہے جو چوٹوں پر اگر یہ بات ثابت ہے
تو میں اپنے کہنے اور اعتقاد سے توبہ کرونگا اور زید بھی یہی کہتا ہے کہ اگر یہ بات
نہیں ہوئی تو میں اپنے عقیدہ اور قول سے توبہ کرونگا اس واسطے علمائی دین سے
سوال ہے کہ جو کچھ حق ہو اللہ تعالیٰ سے ذکر کتب معتبرہ سے اس کا جواب لکھو
الجواب زید چوٹا ہے اور یہ بات کسی کتاب معتبرہ میں نہیں لکھی زید کو چاہیے
کہ ایسی بات سے توبہ کرے اور اگر کسی عالم بیدین سے ایسی بات سنی ہو تو اس
صحبت میں نہ بیٹھے اور دوسری بات جو زید نے کہی وہ بھی جھوٹ ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے بیدین کو سمجھا دیں اور اگر
بھیر بھی توبہ نہ کرے تو اس کی مافات سے پرہیز کریں اور کسی کتاب سے کہنا بل
اعتبار ہو یہ بات ثابت نہیں اور عمرو و دونوں مسلمانوں میں سچا ہے اور اس کی بات
بھی ٹھیک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حسنیہ الدین

محمد زید حسن

قول الحمید حق

حق بالاتباع

مستور علی

غیاث الدین

ابو عبد اللہ نعیمی

سید حسین

فیروز حسن

ابو الجواب

مستور علی

غیاث الدین

مستور علی

شاکر مولانا محمد

احمد علی

غیاث علی

مستور علی

غیاث الدین

امام محمد تقی

اسحاق صاحب

محمد سہاروی

غیاث علی

مستور علی

غیاث الدین

ذلک کذلک الجواب الجواب اصحاب من اجاب اللہ اعلم بالصواب من اجاب اباد

عبد الباقی عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ

الجواب صحیح محمد بن عبد اللہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ
عبد السلام عفی عنہ

الجواب صحیح بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر باقیہ اوٹھا کر فاتحہ اور قل ہوا اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں کہ جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔ جواب صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ فاتحہ مردجہ شرعاً درست نہیں ہے بلکہ بدعت

سنیہ ہے لہذا فی اربعین فتاویٰ مرقندی نقطہ محمد قاسم علی عفی عنہ
ہذا الجواب صحیح محمد عالم علی عفی عنہ : الجواب صحیح والمحب نجیب عبد اللطیف عفی عنہ

محدث مراد آباد
عالمہ حل
شاگرد مولانا
محمد امین رحمہ اللہ
محمد عبد اللطیف
سہیل پور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ اردن جیسے کہ جب کوئی مہرجا رہا ہے تو اس کے عزیز واقارب اس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا اور کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا اور کسی مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر ملائعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کامتوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح پڑھنا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھنا درست ہے یا نہیں بینوا بالکتاب توجروا فی یوم الحساب غزین بھر فرما دین جواب صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ جمع ہونا عزیز واقارب غیر ہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر

روز وفات میت کے دیا دوسرے روز دیا تیسرے روز بدعت مکروہ پر شروع نہ کیا
میں اسکی کچھ اہل نہیں ہے کتاب نصاب الحساب میں لکھا ہے ان ختم القرآن

جہر بالجماۃ ویسمی بالتاریتہ سیارہ اذان مکروہ اور فتاویٰ نزازیہ میں مرقوم ہے دیگرہ

اتحاد الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ولقن الطعام لے القبر فی المواسم

واتحاذ الدعوة لقراءة القرآن فی جمع اصالحا والفقراء للتحتم او لقراءة سورة الانعام او الانعام

اور رد المحتار میں لکھا ہے ومن المنکرات الکثیرۃ کالتقاء الشجر و التنادیل التی لاتوجد

فی الافراح و کدق الطبول افشاء بالاصوات الحان اجماع النساء والمردان فی اقد الاجرة

علی الذکر وقراءة القرآن وغیر ذلک مما یؤثر شادی فی ذہ الا زبان و اما کان کذلک فلا شک فی

حرمتہ و بطلان الوضیۃ بہ و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ان بہت حکم صورت مسو کہ کہ

سحر ریاضت فقط مقرر قاسم علی غرض من

فتویٰ مولوی احمد رضا خا صاحب مولوی

از مولوی عبد الصمد صاحب مولوی مولوی

فتاویٰ مولوی احمد رضا خا صاحب

منقولہ از جلد رابع کتاب النحر والاباحت صفحہ ۳۲ سوال تین برس کے بچے کی فائزہ

دوبے کی ہونا چاہیے یا سوم کی ہونا چاہیے بنو اتو جردا الجواب شریعت میں ثواب

ہونا چاہیے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ تعین حرفی میں جب ماہ میں کرین

انہیں دنوں کی گنتی ضروری باتنا جہاں بدعت ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

مکتبہ محمد المذنب احمد رضا الخیر پورے

کتابتہ عنہ محمد بن المعطی البیہی صلی اللہ علیہ وسلم

مکتبہ محمد المذنب احمد رضا الخیر پورے
کتابتہ عنہ محمد بن المعطی البیہی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲۰۰

حاجت و امر و ان خوش الحان راگ خوانندہ اشعار وغیرہ وغیرہ قیودات بانفس
 قیام اسی ذکر مولد اور اسی محفل میں ثابت اور جائز ہے یا نہیں اور شریک ہونا مقنیان
 کا ایسی مجالس میں جائز ہے یا نہیں و نیز عیدین و جشنینہ وغیرہ میں آب طعام سنانے کو ذکر
 ائمہ اوثہا کر فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب ہونے کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز
 خاص بروز سومیت کے جمع ہو کر بالخصوص کلمہ طیبہ و ختم قرآن مجید بمعہ پنج آیت چنے
 وغیرہ تقسیم کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز وہم و بسم و جہلم وغیرہ میت کا کرنا ثابت
 و جائز ہے یا نہیں بنیوالکتاب و توجروا یوم الحساب المرسل بندہ غزیر الدین حنفی عنہ از مراد آباد
 محلہ ساہوشتہ بھری ایچواب مجلس مردہ ہووود کہ جس کو سال نے لکھا ہے بدعت
 و مکروہ ہے اگرچہ نفس ذکر ولادۃ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام
 قیود کے یہ مجلس ممنوع ہوگئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے کہ مرکب حلال و حرام سے حرام ہو جاتا ہے
 پس اس ہیئتہ مجموعہ مجلس مولودین بکثرۃ و ناعاذ حضرتہ چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف
 حرام ہے کہ ان المیزین کا نواخوان الشیاطین الایۃ حکم ناطق قرآن شریف کا ہے
 علیٰ ہذا امر و ان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب بیجاں فتنہ کا ہے اور کراہتہ سے
 خالی نہیں اور قیام بالتخصیص اس ہی ذکر پر اور اس ہی محفل میں ہونا بدعت ہے پس حضور
 ایسی محفل کا سبب ان امور بدعت و مکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہوگا خواہ عام
 لوگ جاوین و افغنی جادو سے بلکہ نفی کو زیادہ تر موجب دلیل کا ہے کہ وہ عالم ہے اور اس
 فعل سے گمراہ کنندہ خلق کثیر کا ہوتا ہے۔ اور فاتحہ میں فاتحہ اوتھا کر پڑھنا طعام شراب
 و سرور و کھ کر مشابہت فعل مہود سے ہے اور یہ امر شرع میں ایصال ثواب کے واسطے کہیں
 ثابت نہیں اور من شہدہ بقوم فہو منہم احدث حکم ناطق حرمتہ مشاہدہ کا ہے لہذا یہ

صیغ بھی حرام ہوگا۔ اور سیوم و ذبح و چھلیم جاریہ سوئم منہود کی ہیں اس تخصیص ایام میں
 مشابہت بھی ہوتی و تخصیص ایام کی بدعت بھی ہے یہ سب بسبب ان تخصیصات
 کے؛ نہ وکروہ تحریمیہ میں اگرچہ ہل الصیال فخاب بدوون کسی تخصیص مشابہت کے درست ہے
 اور تفصیل ان جاریہ مسائل کی بسط کے ساتھ براہین قاطعہ میں ہے اور میں ملاحظہ کر لیوں
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

احمد رشید

محمد حسن

الجواب حق و ما ذالبا الحق الا انضال احقر محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ انوار الہیہ تھانہ
 ذلک ہی عقیق بالاتباع احقر الزم محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ انوار الہیہ آباد

فاصل احمد

محمد حسن

الجواب صحیح حلیل احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند
 قاصح الجواب محمد حسن عفی عنہ مراد آباد۔ الجواب صحیح عبد الصمد عفی عنہ

الحبب المصیب محمد عبد الصمد عفی عنہ الجواب حق عبد الحق عفی عنہ
 احمد اللہ کہ حضرت مجیب لبیب دامت فیہم نے جو کچھ تحریر فرمایا ہو بلا شک صحیح ہو کسی جائے
 سوال نہیں کیونکہ وہ مخدوم العلماء اور راسخ فی العلم میں البتہ بوجہ مزید اطمینان ہو ایم پسند
 عبارات کتب معتقین سے تائید نقل کرتا ہوں فی الواقع نفس ذکر ولادت رسول اللہ
 صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی منکر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ مندوب و محسن ہے مگر بوجہ الحاق ہوا
 یا مشورہ جیسا کہ مروج ذائہ حال ہو بدعت و حرام ہو و در عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کبھی
 مگر جیسا کہ قرون ثلثہ میں تھا کہ نہ مجلس سو سو منعقد ہوتی تھی نہ ذکر ولادت پر قیام ہوتا تھا
 ہم سب سامو کے گئے ہیں اتباع سلف صحابین پر نہ کہ ابتداء خلف پر امام ملازم
 ابن کمال رحمۃ اللہ علیہ جو پڑے اکابرین دستہ دین سے ہیں مدخل میں فرماتے
 میں دس جملہ ماحوۃ من الباع من اعتقاد ہم ان ذلک من اکبر العبادات الظہار

اشعاراً يفعلونه في شهر الربيع الاول من المولد وقد احتوى ذلك على مبع ومهمات الى
 ان قال في هذه لفاسدة متبرية على عمل المولد اذا عمل بالبيع فان خلاصته وعمل طعام فقط
 ونوى به المولد ودعى اليه الاخوان وسلم من كل ما تقدم ذكره فهو بدعة بنفس نيته فقط لا
 ذلك زيادة في الدين ليس من عمل السلف الماضيين اتباع السلف اولى ولم
 يتصل عن احد منهم انه نوى المولد نحن تتبع السلف فبعنا ما وسعهم انتهى اورولا نابعبد الرحمن
 المضر في حقي رحمة الله عليه اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں ان عمل المولد بدعة لم یعمل بہ
 ولم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاء الائمة انتهى کذا فی اشعة الالہیۃ اورولا نابعبد الرحمن
 الاولادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بجواب سائل لا یفعل لانه لم یفعل عن السلف الصالحین
 واما احادیث بعد القرون الثلاثة فی الزمان الطلوع ونحن لا نبتغی الکلف فیاہل السلف
 لانه کفی بہم الاتباع فای حاجۃ الی الاستداع انتهى اور شیخ الحنا بلہ شرف الدین رحمۃ
 اللہ علیہ فرماتے ہیں ان ما یصل بعض الامراء فی کل سنۃ اخفا لا مولودہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مع استنارہ علی الکلفات الشنیعة بنفسہ بدعة احداثہ من متبع ہواہ ولا یصل
 ما امرہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعہ وناہ انہی کذا فی القول المعتمد اور قاضی شہاب الدین
 دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ تحفۃ القضاۃ میں فرماتے ہیں (سئل القاضي
 عن مجلس المولد الشريف) قال لا یعتقد لانه محدث وكل محدث ضلالة وكل ضلالة فی
 النار وایفعلون من الجہال علی راس کل عمل فی شہر ربيع الاول لم یسجدوا یقولون عنہ
 ذکر مولودہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرمون ان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم بجہی وحاضر فرہم
 بل ہذا الاعتقاد شک وقد منع الائمة عن مثل ہذا انتهى اور صاحب سیرت شافعی فرماتے
 ہیں جرت عادیہ کثیر من الجہین اذا سمعوا بکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیمالہ

صلے اللہ علیہ وسلم و ہذا القیام بدعہ لا اصل لہ اور ولانا افضل اللہ جو پوری رحمتہ اللہ علیہ
 بحجۃ العشق میں فرماتے ہیں ما یفعل العوام فی القیام عند ذکر وضع خیر الانام علیہ التحیۃ و السلام
 یس بشیء بل ہو مکروہ اور قاضی ضحیر الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ طریقۃ السلف میں فرماتے ہیں
 وقد احدث بعض جہال المشائخ امور کثیرۃ لا یجدلہا اثر اولارثما فی کتاب لانی سنۃ مہما
 القیام عند ذکر ولادۃ سید الانام علیہ التحیۃ و السلام اور حضرت محبوب سبحانی قدس بانی
 سیاحہ سرہندی محمد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں بنظر الغائب
 ہمیشہ اگر حضرت ایشان فرمادیں زبان موجود ہو دند و در دنیا زرد و سہ ہو و در آں
 محاسن اجتماع کہ منقذ سے شد آیا باین راضی سے شدہ و این اجتماع راستہ پسندیدہ
 یا نہ یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنی را بخوہی نہ فرمودہ بلکہ انکار سے بنود مقصود
 فقیر اعلام ہو قبول کنند یا نہ کنند بیچ مضائقہ نسبت و گنجائش مشاجرہ نہ اگر محمد زمر
 و یاران انہما برہاد وضع مستقیم باشند ما فقیران را در محبت ایشان غیر از حرمان چارہ
 نیست انتہی زیادہ ہے نقد بیع دو زیادہ و اسلام اور شرکت جملہ محاسن شرعیہ
 نہ عام لوگوں کو درست ہے نہ مفتیوں کو قال اللہ تعالیٰ وقد نزل علیکم فی الکتاب ان
 اذا سئمت آیات اللہ کیفہا و استنہا بها فلا تعبدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث خیرہ و انکم اولا
 مشہور الخ امام محمدی السنۃ نبوی رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل میں آیۃ مذکورہ کی تحت میں فرماتے
 ہیں وقال النہاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی ہذا لایۃ کل محدث فی الدین و کل
 مبتدع الے یوم النبیامۃ اور اس ہی تفسیر کو قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر منظر میں
 ارقام فرماتے ہیں۔ ایسا ہی ایصال ثواب بہتر مگر رسوم غیر جائزہ و بیعت کو او کے ساتھ ستر
 کر لیا ثواب کو کہہ دینا اور گناہ کا مرتکب ہونا جو قرون ثلاثہ میں ایصال ثواب بھی کیا جاتا تھا

گرنہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھی جاتی تھی نہ رسوم سوم و چہم و سہم پہلی کچھ تعین تھی۔
 ایصال ثواب اس کے واسطے کیجئے مگر بلا قید جیسا کہ بزرگان سلف کا طریقہ تھا نہ بطریق
 اختراع وابتداع خلف فتادی محمد قندیہ میں مرقوم ہے قراءۃ الفاتحۃ والاخلاص الکافرون
 علی الطعام بدعت اور کبیری شرح غنیۃ المصلیٰ میں ہے واتخاذ الطعام عند قراءۃ القرآن مکروہ
 اور نصاب الاحتساب میں ہے ان معرفا لقیوم فی صفی الاعمال یقرر بعد النعم آیۃ من الاخلاص
 ثلثا ومن الفاتحہ مرۃ وھو قائم والناس قعودانہ بدعت ولام یتقل بہا الغنص من السلف اور ابن
 ماجہ میں حضرت جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ فرمایا کنز فی الفیۃ الاجتماع الی اہل البیت
 وصنعہم الطعام من النیاحۃ انتہی چنانچہ فتح القدیر میں ہے واتخاذ النیاحۃ من اہل البیت ہی بدعت
 مستقیمہ لما روی ابن ماجہ والامام احمد باسناد صحیح اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح
 مشکوٰۃ میں علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں قال الطیبی من اصر علی امر مذکور
 وجعل عزما ولم یعمل بالرضخۃ فقد اصاب منه الشیطان من الافضل فکیف من اصر علی بدعت
 او منکر نہ اعمل تذکر الذین یصلون علی الاجتماع فی الیوم الثالث للبت ویرودہ ارجح من
 الحضور للجماعۃ ونحوہ اور فتاویٰ بزار میں مرقوم ہے مکروہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول الثالث
 ولعبا الاسبوع ونقل طعام الی القبر فی الموم واتخاذ الدعۃ لقراءۃ القرآن جمیع الصلوات
 الفقراء للنعم اور لقراءۃ سورۃ الانعام والاخلاص انتہی اور شرح منہاج امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
 میں ہے الاجتماع علی المقبرۃ فی الیوم الثالث وتقسیم الیوم والیوم والطعام الطعام فی الایام
 المخصوص کا اثنالثالث والخامس التاسع والعاشر والعشرون والاربعین والشہر اس میں
 داسنہ بدعت اور حضرت فتح عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر المعادۃ ودرجہ میں فرماتے
 ہیں ان اجتماع مخصوص بروز سوم وارتکاب تکلیفات دیگر و صرف اموال بے وصیت

انجی بتای چست است حرام انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 وصیت نامہ میں فرماتے ہیں دیگر از عادات شنیعہ ماہر دم اسراف است در انہا اولکم

وفا تو سالیانہ ابن ہبہ را در عرب اول بود بود مصالحت آنست کہ غیر تعزیت و ازمان بست
 ناسہ روز و طعام ایشان یک شبانہ روز سے نباشد انتہی اور حضرت قاضی شہر اللہ

پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ بھی وصیت نامہ میں فرماتے ہیں و بعد مردن من رسوم دنیوی منسل
 دہم و بستم و پہل و ششہای و فاتحہ سالیانہ بیچ نکند انتہی اللہم از نا انجی تھا و الہا بل

باطلا فقط و اللہ تعالیٰ العلم بالصواب و عندہ علم انجی و الکتاب - الجواب بیچ ابو سعید محمد حسین
 ابو الیچ بندہ حبیب غفرہ لہ تعالیٰ اللہ حبیب جواب نہایت بیچ اور دین بیچ

بندہ حبیب غفرہ لہ تعالیٰ اللہ حبیب جواب نہایت بیچ اور دین بیچ
 اصحاب من اجاب
 ابو الیچ بیچ عبد الکبیر نان الدین غفر لہ انکار ابو الخیر سعید الدین غفر اللہ لہ

بیچ اجواب (ایک ابن خیر)
 بیچ اجواب بیچ محمد اکبیل (نوریدہ اکبیل)
 واقعی مولود کسی اور فاتحہ سوم و ہم پہل مردہ

بہ حبیبی اندنا جائز ہے مردہ غلیل احمد غفر اللہ عنہ
 دیوبندی خاکسار محمد سعید محمد سعید
 محمد سعید بنی

محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی

محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی

محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی
 محمد سعید بنی

بلا ریب محفل میلاد کو جو فی زمانہ نامتناہد معمول ہے وہ محض خلاف شرع اور منہجی منکاحی
اور ایصال ثواب بلا تقید و تعلیل اوقات کے موافق کی نسبت ثابت ہی اور ہیئت کرائی
فاتحہ مذکورہ اور سویم و دہیم و ہجیم و غیر سارے کے سارے افعال کہ جو مسلمان
نے ہنود و دیگر مذہب والوں سے اخذ کئے ہیں شرعاً ناروا و ناجائز ہیں چنانچہ فقیر نے
اپنے بعض بعض رسائل مطبوعہ سابق میں بھی بطور ایسا اسکو لکھا ہی فقط اور سب جواب مجھے
صحیح ہیں واللہ اعلم و علمہ اعلم و حکمہ دائم۔ مسکین محمد اسماعیل بیگ غفرلہ مدرس عربی مدرسہ امدادیہ
المرقوم ۱۸ شہر ذیقعد ۱۳۰۶ ہجری (۱۹۱۶ میلادی) تصحیح اجواب واللہ اعلم بالجاباب
دائمی نفس میلاد بطریق و غلط محمد و امین علی عفی عنہ

کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مستوجب مگر ہیئت مروجہ خالی از حرمت و بدعت نہیں
اور ایصال ثواب اس طریقہ پر بدعت فقط حرر و محمد عبد الباقی حنفی عنہ ہندوئی مراد آبادی

بلا ریب طریقہ ایصال ثواب مندرجہ سوال زمانہ خیر القرون میں نہیں پایا
بانا ہی اور ایسے ہی محفل میلاد شریف بھی۔ اجواب صحیح محمد ہدایت العالی عفی عنہ

بلا شک یہ طریقہ ایصال ثواب یہ محفل میلاد ہیئت کذائی عند اہل شرع
بدلائل مذکورہ بالا و نیز اذکار کثیرہ مما سواہم نامشروع و بدعت ہے لکن نوی بقیم مراد آباد
کافی الکتاب الشریعہ فقط (۱۳۰۶ میلادی) ذکر یا علی عنہ تصحیح اجواب حسن بن عبد الوہاب

ہر دو وجوہ قومہ بالا بلا شک صحیح ہستند محفل میلاد ہیئت کذائی بدعت است و فاتحہ رسمی
و دہیم و دہیم و ہجیم و ہجیم ہستند واللہ اعلم کتبہ عبد ربہ القوس
محمد کفایت اللہ البردوانی انکسوی (۱۳۰۶ میلادی) و اذکار و تہنیت

الجواب صحیح محمد شفیع علیہ السلام
 عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند
 الجواب صحیح علامہ رسول
 عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند
 الجواب صحیح بندہ
 امیر قسری

عواحق

سید

علامہ رسول

محمد شفیع علیہ السلام

الترام بالا یلزم ان سب امور میں موجود ہے اور یہ التزام عبادات ہوں یا عادات ہوں اور
 امر میں یہ حصہ شیطانی ہے سب حدیث انصاف کے تراز سے جو کہ یہ سب امور خیر القہ
 میں نہیں تھے تو انکا عدم خبر القرون میں واسطے مخالفت کے کافی ہے مجوز کو چاہیے کہ کوئی
 حدیث یا آیت دلیل جواز کی پیش کرے عدم قدیم ہمارے واسطے دلیل کافی ہے اور
 آنحضرت مسلم پر صرح موجب جود برکت کا ہے امور ممنوعہ اس کے ساتھ مل کے اس کو بھیج
 جیسا کہ لیتے ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب العبد عبد الرحمن عفی عنہ نقیض عبد السلام بن بندہ

۱۲۴۷ھ - ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ ازبانی پت

یہ سب امور بدعات سیئہ سے ہیں ان امور کا التزام نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 علیہ وسلم سے اور نہ منہای را شیون سے ہے۔ قرآن کی مجلسوں میں تو کوئی حاضر ہوتا
 جیسے مولود خوش الحانوں کے پڑھنے پڑانے میں عوام کا لانا جمع ہوتے ہیں اور سو
 دہم غیر کل بدعات میں فقط واللہ اعلم بالصواب

جیمہ کلام
 عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند

الحق الحق ان میں
 العبد المسکین راہی رحمت للعالمین محمد بن
 رحمتہ الرحمہ الراحمین شیر کوٹی مدرسہ

محمد بن عفی عنہ

سید مصطفیٰ
 ابن محمد

الجواب صحیح وانا ابو عبیدہ الحق لایجاد عانی ہذا الجواب الجواب صحیح والمحبب نجی
 احمد اللہ عفی عنہ کتبہ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزوی کتبہ عبد الواحد بن عبد اللہ الغزوی

احمد اللہ ابو عبیدہ
الجواب صحیح احمد بن عبد اللہ الغزوی
عبد الجبار بن عبد اللہ الغزوی
عبد الواحد بن عبد اللہ الغزوی
عبد الرحمن بن ابی
عبد الرحمن بن ابی
عبد الرحمن بن ابی

الجواب صحیح ابو اسحق محمد الدین عفی عنہ
احمد بن عبد اللہ الغزوی
عبد الرحمن بن ابی
عبد الواحد بن عبد اللہ الغزوی
عبد الرحمن بن ابی
عبد الرحمن بن ابی
عبد الرحمن بن ابی

وکرم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جواب صحیح اور بالکل صحیح کی ابو الوفا شاعر
 کفاه اللہ خادم مدرسہ تائید الاسلام امرتسر شاہ احمد
 مولود خوانی مطلقاً وغیرہ رسوم و عادات جہانہ موت فوت بین جو اوپر مذکور ہوئے سب
 وضامالت اور صریح گری ہیں کل بدعت ضلالت وکل ضلالت فی النار وما ذال بعد الحق الا اضلال
 ومن لم یقبل قلباً بلنی حرره عبد الحق الغزوی
 اللہم ازنا الحق حقاً والباطل باطلا ابو یعلیٰ عبد اللہ الاطی غزنوی
 وارزقنا اجتنابہ شکرنا اجاب

احقر اللہ پور بندہ عبد الغفور غفر لہ عبد الغفور
 ذکر ولادت اور اقبال ثواب میت کو جائز اور مستحب ہی لیکن جھڑجھڑ زمانہ نے قیام وغیرہ
 متفرق قیدی نکالی ہیں یہ بدعت سیئہ ہیں اور اصرار کرنا بدعت کابیرہ ہے
 اور بعض وقت نوبت کفر تک پہنچتی ہے حکیم محمد ضیاء الدین عفی عنہ تعلیم بندہ احمد
عبد الرحمن بن ابی
عبد الرحمن بن ابی
عبد الرحمن بن ابی

نقل خط حضرت سیدنا حاجی دادا دین صاحب سے علیہما السلام کہ زوائد مشرفہ در مسئلہ مجلس سلاطین و قاضی برنخ شہبازت بنوری
 نذیر امر فاضل صاحب ریلوئی شہرہ برہن قاضی من مجلس ملاکو بدعت ضلالت کہا اور نثار اور مجلس سلاطین کو بخون کو ہندو اور زعفران کہا
 از فقیر دادا دین غفر عنہ غفر عنہ بنوری نذیر امر فاضل صاحب علیہما السلام کہ اکساخو آیا معقول سے مطلع ہوا چہند کہ بعض
 وجہ سے غرض جو جواب نہ تھا کہ بعض مصلح اور مصلح مصلک مصلحین قاضی ملاکو کہ لکھا جاتا ہے شاید اسد فقیر سے نفع ہوتا ہے
 ان ارادہ الا اصلاح المستعصمت و التوفیق الابلہ جواب صاحب برہن قاضی سے نقل کر دیا کہ بدعت ضلالت نہیں کہ

یہ کتاب حضرت سیدنا حاجی دادا دین صاحب سے علیہما السلام کہ زوائد مشرفہ در مسئلہ مجلس سلاطین و قاضی برنخ شہبازت بنوری
 نذیر امر فاضل صاحب ریلوئی شہرہ برہن قاضی من مجلس ملاکو بدعت ضلالت کہا اور نثار اور مجلس سلاطین کو بخون کو ہندو اور زعفران کہا
 از فقیر دادا دین غفر عنہ غفر عنہ بنوری نذیر امر فاضل صاحب علیہما السلام کہ اکساخو آیا معقول سے مطلع ہوا چہند کہ بعض
 وجہ سے غرض جو جواب نہ تھا کہ بعض مصلح اور مصلح مصلک مصلحین قاضی ملاکو کہ لکھا جاتا ہے شاید اسد فقیر سے نفع ہوتا ہے
 ان ارادہ الا اصلاح المستعصمت و التوفیق الابلہ جواب صاحب برہن قاضی سے نقل کر دیا کہ بدعت ضلالت نہیں کہ

چترتاغ

از مومخ سبے ہوتا مولوی سید فرید احمد فاضل دارالہاد

رسالہ فتاویٰ رشیدیہ

۱۳

۱۳

زحمت عبید و جنت قریب

ملک گفت - قریبا عجیب و غریب

۱۳ ۳۳ ۳۳

چو این نغمہ بدل طبع شد

چترتاغ احسن برآمد وفا

حق کا پی رایت کتاب ہذا بنام غریب الدین علی نظر بنہ ربیعہ جبرہری باضاحہ مجتہد طہر

چترتاغ رسالہ اتباع است

یہ رسالہ عابدیت بانیات فاتحہ مروجہ مولوی گل خان صاحب کالمی مدرسہ مہتمم مدرسہ اہل حق

مرا تآباد نے لکھا تھا یہ اوس کا جواب پرہ فاتحہ مروجہ کی تردید میں ایسا جات دندان

یہ جواب دفع ہوا کہ جس روز سے یہ جواب کافی مولوی صاحب ملک کو ملا ہے

مالیات ترویج بدعت کی بند کردی ہے۔ غالباً جواب ہذا کو تسلیم کر کے اپنی قدیمی

خیال پر چرچ کر لی ہو چنانچہ اس فتاویٰ رشیدیہ میں صفحہ ۱۴۷ پر مولوی صاحب

کے قدیمی خیال ظاہر ہوئے ہیں۔ ناظرین اس کو ملاحظہ فرمادیں۔ اور اس رسالہ کو

خیر فرما کر لطف اتباع سنت اور تحادین حقیقت صرف لے علاوہ محصول مقرر ہے۔

زنجیر کے دو ذریعہ الضیق کا حکم لایہ سنہ الحلیل واکرام الضیق اکاثر اس وقت کے اور اگر مہان کیو اس طرح کرے تو زنجیر سراسر
 نہیں رہتا اس واسطے کہ وہ کمر کا دعوت مہان کیو اس طرح سے جو غلیل الشراہیم علیہ السلام کے اور کمر مہان کی اللہ تعالیٰ کی تکریم سے ہم شیخ الغفار سے
 کہ جو یہ بیان کرے کہ مہان کیو اس طرح سے زنجیر کا مطالعہ نہیں اس واسطے کہ یہ زنجیر کمر میں آدھم کیو اس طرح سے جو کمر کا مطالعہ اس واسطے کہ وہ کمر کا مطالعہ
 قرآن اور حدیث اور عقل کے مخالف کہا اس واسطے کہ یہ کمر میں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 ہے کہ تصدیق زنجیر کو کھادو اور نہ اس کو کھادو جو ولیمہ اور عرس یعنی شادی و عقیقہ میں جو کمر کو کھادو اور نہ اس کو کھادو اور نہ اس کو کھادو اور نہ اس کو کھادو
 الذی یجہد والمنفعة للضیق واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم واللہ اعلم
 جنت زنجیر قدوم اس کے اور علت زنجیر مہان وغیرہ کی وجہ سے کہ اگر زنجیر اس واسطے کہ کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 اگر کمر کی شفت مہان کیو اس طرح سے کہ وہ کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 ہوئی تو زنجیر حرام ہوگا ہم قہر حقیقی شایع ہوا ہے کہ کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 یا اس کے آئیکے بعد توڑی دیں اس کی ضیافت کی دلو کو تو اس کے جائز ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور اگر آئیکے وقت ہو تو اگر ضیافت کا قصد ہو تو اس
 طبع درست ہو یا شبہ اور اگر مجوز تعلیم ہو تو حرام ہے اور نہ زنجیر حرام ہے اور نہ زنجیر حرام ہے اور نہ زنجیر حرام ہے اور نہ زنجیر حرام ہے اور نہ زنجیر حرام ہے اور نہ زنجیر حرام ہے
 کہ کمر کی تعلیم غیر خدا متعزز ہوئی ہے اور قاعدہ خود اس کو کہا ہے اور اس کے خیال بھی تو بہتر ہے کہ سناط حکم کا تعلیم اور عدم تعلیم کی قصد ہو کر نہ
 ہے لفظ خدا ہی یعنی اگر غیر خدا کی تعلیم زنجیر سے متعزز ہے حرام ہے والا حلال ہے وکل یفرق قولان برازیہ وشرہ وہبانیہ اور کیا دوسرے غیر اللہ
 کا ہے اس میں وہ قول ہیں یعنی بصوت نزدیک یا کما ہے اور بصوت نزدیک یا کما ہے اور بصوت نزدیک یا کما ہے اور بصوت نزدیک یا کما ہے اور بصوت نزدیک یا کما ہے
 ولا یفکر کمالا لشیء لکن المسلمانہ یقرئون فی شجر الہبانیہ عن الذخیرة وقطعہ فقللہ وقادعہ لیس فیہ
 قال کافرہ وفضلہ واسمعیل لیس یقرئون کما ہون اور تہذیب کی کتاب لیس میں ہے کہ غیر خدا کیو اس طرح سے زنجیر کرنا کفر ہے اور ذابغ کا زنجیر
 اس واسطے کہ یہ کمر میں کما ہے نہیں کرتے ہیں کہ وہ زنجیر جو کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 اور ہاں ہے کہ کمر کا مطالعہ نہیں کرتے ہیں کہ وہ زنجیر جو کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 کفر یا خلافت میں عدم کفر اس کے کہ کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 وحکمہ لایہ مطلقاً فیہ خبر کمال حاشقہ فی توفیر البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 والسن الساقط الا فی حق صاحبه فظاہر ان کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 سے وہ حرام کرنا ہے کہ کمر کا مطالعہ نہیں کرتے ہیں کہ وہ زنجیر جو کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں کمر کا مطالعہ نہیں
 سے اور ظاہر ان کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 جی کا لفظ مطلق ہے تو جی کا لفظ کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 پر دلالت کرتا ہے استثنائی دلیل سے سو کہ کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 خود سے متصل جو زندہ صورت سے زندہ و کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 مراد ہے کہ خود زندہ و کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 ہے کہ جی سے بیان فرد کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ
 سے جدا ہوگا اگر کما لایہ لفظ البصائر فقلل لکن ظاہر الذن تعلیم لیس لیس الاستغناء فقلل کما لایہ لفظ

فیقول انہ لیسوا لکۃ کبیر و مستغنیات من قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من باع حلالاً بکفۃ فلا یموت الا فی حق و من ساق
مزوری قربانی کے کرت و غیر موسیٰ اس طرح کہ مزوری دینا قربانی سے اس کی بی بی کی اور یہ کہ شہداء ہر سال مناسبت علیہ وسلم
کی اس حدیث سے کہ جس نے اپنی قربانی کا ٹکڑا یا تو اس کی قربانی نہیں کی کہ انے الہدیہ و کچرا کچر ضعیف اقل الذبح لیتنفع بہ فان سخر تصدق
بہ ولا یرکبنا ولا یحیل علیہ شیاناً ولا یؤخر ما کان قبل تصدیق بالاجزاء و الفداء اقامۃ القربان جمیع اجزائہا
اور قربانی کے دوین اور بال کرتے ذبح کرنے سے پہلے ناؤس کا دھامل کرے پھر اگر کرتے تو اس کو خیرات کر دی اور قربانی پر سوار نہوار نہ
اوس پر کوئی چیز دے اور نہ اس کو کر یا کہ سوار کر یا کہ کر تو اہریت کو خیرات کرے کہ ان فی ماوی الفداء ہی امور مذکورہ او اسطی جائز نہیں کہ ہاوت کا فاقم
کرنا اس کے تمام اجزا سے لایم کیا گیا ہے بخلاف ایضا لحم یولی المقصود یجبہ بخرافات بعد ذبح کر کے کہ صرف کا کرتا درست ہے بل ما یل
ہو جائے مقدس کہ ان فی الجسے یعنی قربانی سے مقصود قربت حق سے ذبح کرنے سے حاصل ہو چکا اب انتفاع کو بہر صحت کرتا اور دودہ کا دوسرا
درست ہے و دیگرہ الا شقاع بکثیرہ قبلہ کاف الصلوات و منہون اجازاھا للفقیر لوجہا فی الذبح فلا تصدق بظلمہ در کر دے نفع حاصل کرنا
قربانی کے دودہ سے ذبح کرنے سے پہلے چارہ صرف میں انتفاع قبل ذبح کر کے اور فقیر نہیں ہی بے نفع فقیر دے چھنے صرف کرتا اور دودہ دوسرا
ان ذبح کے جائز کیا ہی الدار کر واسطے بسبب اب پھر قربانی کے الدار کے دوسرے افراد پر مخصوص قربانی متعین نہیں ہے کہ ان فی الریس ولو غلط انسان
و ذبح کل شاة بخاصیہ یعنی عن نفرہ علی ما دل علیہ قولہ علی ما دل علی کل واحد یکذا لکن لا یؤخر لالہ ہذلیہ قالہ ابن الکمال
و ظاہر کلام صدر الشریعہ وغیرہ وقوعہ عن صاحب رحمہ اللہ در اگر دو شخص غلط کار ہو تو ہر شخص نے جو ساقی کی بکری ذبح کی تو ہر
قربانی سیم ہے باعتبار احسان کے بدون لازم ہونے ناوان کے شارح نے کہا مراد مصنف سے کہ ہر شخص نے جو بکری اذراہ خطا اپنی ذات کی
طرف سے قربانی کی بے دلیل قول صحیح البیان کہ وہ دون نے غلطی ہو یا کی ہو تو شخص دوسرے شخص کا دلیل نہیں مانگا طاعت حال کے سبب یعنی وہ دون
قربانی کرنا مستحب تھا سراسر سے ہی حاصل ہوا کہ ان فی الہدیہ یہ کہ یہی ابن کمال شارح البیان نے اور صدر الشریعہ وغیرہ کا بخیر کلام ہے ہر دالالت کرتا پھر
ہر بکری کا ذبح خراف ہوا اس کا مالک بکری سے ہم غلط ہو گیا کہ صدر الشریعہ کا ذکر کرنا بلوہ جو ہر اسطی کہ سوا بفر کے تمام اہل مذہب کسی اسرارح کے کہ
ذبح مالک بکری سے بقرینہ ان ذن مالی حیوان و لو اکلوا لویضاً خرفاً فاکھلا یہاں اور دو شخص باہم طاعت کی درجہ بہت کرن یعنی معاف کر دالین اگر
قربانی کا گوشت کہا یا سوار نہ سمجھا نا ہو پھر اس کے سہا نا ہو کہ ان فی الہدیہ وان تشاکھا فمیت کل صاحب فی حقہ تصدق فیہا اور اگر دو دون سے
باہم شمل کیا اور معاف نہ کر تو ہر شخص دوسرے شخص کے گوشت کا ان ذن وان ذاکر ہر شخص میت کو خیرات کر دی خلت فی ذل العادۃ الا قول ابن کمال
لو شراھا بکثیرۃ الاخصیۃ فذبحھا غفرہ بالا اذ نہ فان اخذنا من حیۃ ولو یضوۃ استراۃ وان تصدقہ لآخرۃ و ہذا اذا ذبحوا عن
نفسہ امر اذا ذبحوا عن مالکھا لکن حکیم شریعی فرمودہ میں کہتا ہوں اور اشتباہ کے پہلے قاعدہ کے احوال میں یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے
جا نوز غریب کیا قربانی کرنے کی نیت میں پھر دوسرے شخص نے اس کو ذبح کر دالا بدون اس کے اذن کے سوار مالک فراموش فرمایا اور اس سے بی نادان
ملیا تو اس کی حق میں قربانی کفایت کر گئی اور اگر اس کا دان لیا تو ذبح کرنا اس کو قربانی ادا نہیں کی اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ ہر شخص نے جانور کو اپنی طرف
سے ذبح کیا اور اگر مالک بکری سے ذبح کیا ہو گا تو اسے تاوان نہیں ہر اتہو قول الاشباہ و تنوہا بہ بکثرت مرابیت کر کا ہے جو توضیح فی شراۃ الخصم
ان حیۃ فی حقہ شریعی قربانی سیم ہے اگر ایک شخص نے بکری غصب کر کے قربانی کی بشرطیکہ غاصب نے تصویب کو زندہ بکری کی نیت کا ناوان دیا ہر
ہم زندہ بکری کا ضمان ہو سلا لازم آئے کہ غاصب مالک شہر گیا غصب کی وقت میں بطریق استناد کے اگر قربانی سیم ہی لیکن غاصب گنہگار ہوا جس سے
توا سب تو ہوا اور استغفار لازم ہو اس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ مالک بعد ذبح حلال ہو اور حرام نہیں اس کو کہیں کو کفر لازم نہیں آئے بلکہ اگر لازم نہ آئے تو اس کے غصب کی
حلال نہ مانا گیا کہ ان فی الطہر و کذا اذا ذبحھا بمسبب سیم ہے اگر غصب کی بکری کو غاصب بیع کر لیا ہو مالک کو اس کی نیت کا ناوان دیا و کذا کہ اس کو

کچھ مسافرت نہیں کھانے پینے کا وقت نہ تھا اور بعض میں کچھ نہ ہونے چاندی پرز کے اور اس پر طوفانِ غضب اور کس اندھیرہ کی چاندی کو
 پر نہ بیٹھا اور اس پر طوفانِ غلظت آئندہ چاندی ہونے سے اور اس پر طوفانِ مجر اور لگام اور زمین اور نوجی اور کابینہ غضب یا غضبِ بیست پریش پر لیک اور سپر نمود
 نہ واقع ہوا اور ابورسک نزدیک سیرس کمرے کے لیکن مشغرت میں سے کہ امام اعظم کا قول صحیح ہے اسے کمال و جلال ای التفصیص فی فضل
 و سبکداری اور حقیرتھا اور کمالیہ لوقیتہ نکاح فی موضع الذہب القصة چنانچہ چاندی سے کام کرنا درست ہو اگر تکرار اور چندی
 کی کوئی چیز یا ان دونوں کے قبضے میں یا لگام یا کاب میں کرے اور اپنا ہاتھ رکھے ہونے چاندی کی جگہ میں ہم کافی ہیں جسکے چوری کی کوئی
 لیکن بخوار کے قبضے میں چاندی ہو تو امام اعظم نے کہا کہ اگر چاندی کی جگہ پر رکھا تو کہہ دے لو نہیں تو کہہ دے نہیں سے کذا فی الخطا دے
 و کذا کتاب الغنیمۃ فی دفعہ او فضیۃ و فی الجنبی لا یأس بالسیکن المقتض و الحاکم و الذکاب و عن الشالی بکر الکل اور اس پر صبر و
 پر کھڑے نہ چاندی ہونے سے کہا اور مجتہدین میں پر چوری ہی مفسد اور دوات اور کاب کا کچھ مضائقہ نہیں اور ابورسک نزدیک سیرس
 میں ہم امام اعظم کی دلیل پر حدیث پر چرخاری میں نہیں سے منقول ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں ٹوٹ گیا تو موضع شری چاندی کی خریدی سے
 ہو گیا اور احمدی روایت میں ہے کہ کس بن الیک کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدیم یعنی چاندی کا پیر تھا وہاں اختلاف فی
 المقتض اشکالاً فلا یأس بہ بالاجماع بلا فرق بین الحاکم و کذا فی غیرہا لکن الملائم مستحب لک لا یصلح فلا یجوز لولہ عنین
 اور طاعت ابورسک اور امام کا مفسد میں سے یعنی جس چیز سے چاندی ہونا غلط ہو اسکا پیر چاندی کا پانی پر ہر سو سو
 تو بالا جماع درست ہے وہ دن فرق کے درمیان لگام اور کاب وغیرہ کے ہر ایک کے علاوہ چاندی کا پانی مستحب ہے بعد انہیں ہر کسٹا تو اسکا
 فقط رکھت کچھ اندھیر نہیں کذا فی العینی وغیرہ تو فیصل قول کر فی دلو بھی سبباً قال استدلت علی المحرم من کذا فی فیصل او قال اشدہ تفسیر میں
 ہے کہ وہ کافر کا کچھ اور اسکا پیر چاندی کا کافر پر کسی ہو کہ میں نے یہ گوشت مول لیا یہ ہودی یا نصرانی کسی تو اس گوشت
 کا کھانا حلال ہو گا یا کافر نے کھانے میں چاندی کا گوشت حرام ہو گا اور اس کے قول کو جرحہ ہند کے سبب مردود کر کے واصلہ
 ان حدیث کا کافر مقبول یا ایضاً کافر فی المباح کذا فی الذی انما و حدیث حمل قتل الکافر و فیصل قول الکافر فی الحلال و الحرمة یعنی الحاکم صلی اللہ
 علیہ وسلم الحاکم ملائک لا مطلق الحلال و الحرمة کما توفیہ الذی یعنی اور اسکا قاعدہ کلی یہ ہے کہ کافر کی خریدی مقبول ہے بالا جماع معاملات میں نہ زیارات میں
 اور اسی قاعدہ پر کفر کا کچھ قول مقبول ہے اور کافر کا قول مقبول ہے علت اور حرمت میں یعنی وہ علت اور حرمت کہ در ضمن معاملات کے حاصل ہو نہ ہر طرح
 کی علت اور حرمت جبکہ زبلی شارح کہتے تو ہم کیا جو ہم ایک شخص کا قول مقبول ہے معاملات میں خواہ وہ شخص متقی ہو خواہ فاسق آزاد ہو یا غلام
 مرد ہو یا عورت مسلمان ہو یا کافر و سبب ضرورت اور دفع ہر کے اور جملہ معاملات و کالت اور مضاربت اور کالت فی الہدہ اور اذن تجارت ہو
 لیکن با ایہ صحت خبر کا گمان غالب ہونا ضروری ہو گا اور اسکو صادق ہونے کا گمان غالب ہو تو اسکو عمل کریں اور اگر گمان غالب ہو تو اسکو صدق کا شک
 ہو تو اسکو سیرس کر کے کڈانے اور طوطا دی من الکافی و اسراج معاملات و امور میں جو فیما بین الناس جاری ہے جسے میں سبباً بیع اور شرا اور کالت
 و غیر ذلک اور زیارات و امور میں جو فیما بین خدا و بند ہونے کے ہوتے ہیں یا بچہ عبادات اور علت اور حشر و فیصل قول المصلوہ و لو اثنی
 و الصبی فی الہدایۃ سواء اثنی اھذا الویسی عدا و نقصان و ملو کا قول اگرچہ وہ حرمت ہوا و مضر کا قول مقبول پر منع پر منع ہے میں خواہ
 غلام سے یہ جبری ہو کہ مسیبا الیک سے یہ منع دیا ہو اور شخص کو یا یون کہا ہو کہ اور شخص سے یہ منع دیا ہو تاکہ کو کلا و ان منوہ کالت
 بالحقیرہ او بدول اللدا و مثلاً اور مقبول ہے غلام اور میر کا قول اذن میں خواہ تجارت کا اذن ہو یا مثلاً دخول دار کا اذن ہم سران میں کہ
 کہ اگر ایک شخص کے غلام یا فعل میرے دوست شخص کے گھر میں داخل ہو گیا اذن دیا تو نہیں ہے کہ گمان غالب پر عمل کریں لیکن عادت جاری
 ہونے کے اسی سے لوگ باز نہیں رہتے لہذا ہم غاکر سے کذا فی الخطا دی و قدیدہ فی السراج بما اذا اعلت علی ذلک فی حدیث و غیرہ

چاندی پر زکات کا حکم
 چاندی پر زکات کا حکم
 چاندی پر زکات کا حکم

[illegible]

[illegible]

وزن ناقصه اجماع الشری بالانحصار فی الخیر لیس فی سیر عاده خلاف الخیر اور اگر ایک شہر کے لوگوں کی اور گشت کا نرم منکر اور
 اور ایک شخص کو کہ تو دیر تو مشرقی نقصان سے کہ روئی میں نہ گشت میں ہو مطلقا عادت بد جو روئی کا رخ مشہور جو رفعت گشت اگر کسی
 شہر ت نہیں ہوتی اگر قبیل ہم یہ نفسیں شری ساخر پر حمل ہے اور اگر مشرقی اور شہر کا رہنے والا ہو تو وہ روئی اور گشت دو دو نقصان ہے
 اس واسطے معروف کا مشرور و مذکور فی الزیغ وغیرہ قلت و اذ ان التسخیر القوی لا یغیر وہ صرح الغالب وغیرہ کا کتبہ اذ ان التسخیر
 غیبا القویات و علی اعداء العادۃ فیستخرجہم علی انہ لکمال ابو یوسف یدعی ان یجوز ذکر الفہستاء ان ابنا یوسف یقید تصفیۃ الخیر کا ذکر فی
 میں کہتا ہوں اور میں نے اشارہ کر دیا کہ اگر کا نرم منکر کر دیا ان لہ حیوان کی قوت میں سے نہ قوت کی سوا اور چہ زمین اور اسکو صحر یاں کو
 سے قتالی وغیرہ سے لیکر غیر قوت کی یاغ زیادتی کر کے گشت میں اور گوئی پر ظلم کر کے سو حاکم اور تیز بروستی رخ منکر کڑی ابو یوسف کی قول پر لائق ان
 سے کہ یہ جائز ہو ایسا ذکر کیا ہے نہایت سے ہو مطلقا ابو یوسف نے کہ یہ حقیقت ضرر کا اعتبار قوت میں ضرر ہو یا غیر قوت میں خواہ یہ ثابت ہو
 اسکو خیر کے یکوہ اشد الکاملاً ولو فی بعضا ان کان یقید لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 اشد و لیکر گوئی کو ضرر نہ ہو تو ضرر سے ایک جگہ ہم نظر کا فریق کے لوگوں کے مکانات اور عورت پر کبوتر بانی کی نظر پڑتی ہو اور تھپ تھپ اور اسکو کبوتر کے
 ساتھ خیر شہر کا کبوتر اور تازا ہوا اور یہ شخص اسکو کبوتر لیس ہو ولا احتیاطاً ان یصدق لیس فی بعضا اور قوی جہتی اور جو کبوتر کے لئے اور
 اسکو مالک کو نما نہ ہو تو احتیاطاً سے کہ کبوتر خیر کی مصلحت کو پہرا اسکو محتاج پس خرید کر لے یا اسکو میر کر یا بیع تصدیق کے بعد کذا فی البیئ
 ہم تصدیق کی دیر سے کہ جب ایک جگہ کا مسلم ہو تو اسکا کہنا حلال نہیں اسکو تصدیق کرنا چاہیے الگ کے ثواب رسائی کی نسبت سے فاقان
 یطیروا فوق السطح مطاعاً علی عودات المسلمین و یکسرو دجاجاً للناس و یؤدوا بالک الحماض و یؤدوا بالک الحماض فان لم یؤدوا بالک الحماض
 ای الحماض تصفیۃ پہرا کبوتر تازا اور کو اور تازا بہریت کے اور چاہتا عورت مسلمین کو اور تازا اور کو گشت شیشے کبوتر دن کے مارنے اور انکے
 سے تو تیز رہا جائے اور نہایت سختی سے نہ کیا جائے پر اگر اور جو کبوتر تازا سے کبوتر کو تو کبوتر نہ ہوتی ہے کبوتر و صرح فی الوہابۃ و یجوز للفرس
 و ذبح الحماض لہ یقید لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 عورت اور برتن توڑنے کی اور شاید کہ اسکو اور کبوتر کا عادت اور عادت دیکھا یعنی صاحب بیانیہ کے زمانے میں تاکہ جانتے اور تیز ان سے کئے کی عادت
 ہوگی لہذا ان سے اس قید لیس کی حاجت نہ تھی و اما الاستیثاء فلیس فی بعضا و یؤدوا بالک الحماض و یؤدوا بالک الحماض فان لم یؤدوا بالک الحماض
 و فی بعضا لایہ تصفیۃ لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 صاحب عورت لیکر جوڑنے کبوتر یون کہ اگر کو کبوتر سے تو وہ اسکو کہیں اور جوڑ دے یا اسکو ملک میں یا نہیں پر جانتے اور تازا اور کو گشت شیشے کبوتر دن کے مارنے اور انکے
 اور کو کبوتر لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 قال ہی لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 ملک کو جو اسکو کبوتر سے تو اسکو کبوتر کہنے والے سے جوڑ دے یا اسکو ملک میں یا نہیں پر جانتے اور تازا اور کو گشت شیشے کبوتر دن کے مارنے اور انکے
 علی الخیر لا یجوز و صرح اذ ظہر الدارۃ اشد علی الذی و ظہر الدارۃ اشد علی المسلم اور سوار ہوا بیل پر اور اسکا لانا اور گشت شیشے کبوتر دن کے مارنے اور انکے
 نسبت جو تازا اور نہایت شدید اور اسنے کے جائز ہے ہو مطلقا کا ظہر کا سخت پر کبوتر تازا سے کہ ظہر سے اور ذمی کا ظہر سخت تر ہے مسلمان کے
 ذمی سے ہم یعنی افریق طاقت نسبت لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے
 ظہر سے ہم یعنی افریق طاقت نسبت لیس فی بعضا و جلیب اور کہوچہ کبوتر کا کہنا اگر کبوتر تیز و زمین پر چلے

[illegible]

کچھ سیراب ہو تو اس کو کچھ درست سے ہو ہو کہ ہر طرح کا دنا کو کنگے باون کشتہ تنگ سے ملو کہ ہم طحاوی نے کہا کہ اس میں نامل کی سیراب
 کہ مسلم مزید دلیل کے سے فرید میں بھی دلیل کو بعض غن کا لین درست نہیں کہ غیبات پر کلام اس کو طحاوی نے ممکن ہے ممکنہ الامور دونوں ممکن
 کہ یہ مسافقہ نہیں سکون کی قرب کرنے میں نوڈی کے سامنے بالکل کے یعنی نوڈی کی قربت سکون کے سامنے درست نہیں ہم نے یہ سیراب
 مسئلہ بغیر شاخ سے منقول سے اور قبل اسکے محمد کا قول یوں ذکر کیا ہو کہ دو نوڈیوں یا دو عورتوں کا جس کر ایک نوش پر اور ایک کی قربت
 دو سکون کے سامنے کہ وہ کھانی افلاطون کی نظر کرنا کہ بت کا قول مستند ہے ہو ہو کہ اگر چہ کہ اس کو نزدیک نہ ہو لیکن نوڈی کو درست ہو لیکن نوڈی
 کو سکون کا مسترد ہو کہ نوڈی کو درست ہو گا ورنہ لا فقیہ کہ لا یأمن انہا متفاد یہ ایک شخص نے غریبی وہ چیز باجی جس کی کچھ قیمت نہیں آتا
 سے فائدہ لینا درست ہو یعنی بلا حیثیت مالک کے دلو لہ فقیہ وہ حق غرضی قصہ ہمارا اگر اس چیز کی کچھ قیمت سے اور یا بنوالا غنی سے اور
 مالک معلوم نہیں تو اس کو غیرت کر دو کہ لا بائیں باچلہم فی بیت فیہ مصحف البلیغ کو یہ مسافقہ نہیں حرام کرنے میں اس کو طحاوی یا والاک
 ایچ جیسن سخت کہنا ہے مجھ کا جوہر البی حجت اور ثقت کے ہم جتنی بن اس طرح مطلق نہ کرے اور تیس بن سیراب نہ کرے کہ مسکن مستور ہوا
 اگر اوپر سے پر عمل کیجئے تو سنا فائز نامل ہو جائی کہ اگر تک مسئلہ علی الشرح للحدیث هذا للتحقیق والوجاہۃ عنہم وادجم او مقصود نہیں
 انہو کہ لا یأمن انہا متفاد یہ سوار کی کوئے سلطان عورت زین پر سیراب نہیں حدیث محمد ہم جواز اس وقت پر جب لو لب ناشافظہ سوار کی سے
 اور اگر چہ وہ باجی کی حاجت کے سبب عورت زین پر سوار ہو یا کسی مقصد دینی یا دنیوی کے لیے جو اس کو دہلے ضروری سے سوار ہو تو مسافقہ نہیں ہم
 حدیث نہ کر کہ طحاوی میں یوں نہ کرے کہ کسی اشہ التورج طے اس طرح تعقیبات لکرات و لہر شیعہ بالکافہ عنہم وادجم او مقصود نہیں
 اگر خوش آواز سے اور سیراب یا نہ خارج ہو گیا اور اس قدر سے جو زبان عرب میں مجھ سے تو وہ خوب ہو ہم قرآن میں غرض آوازی یا نیک
 درست ہو جیسمین تو اہد حسی کی رعایت نہ ہو یعنی تراک اور گائی کو دخل نہ ہو یعنی حسن طبیعت حسن سے نہ باجی جسین حرمت اور حرکات اور سکانت
 بہت تفریق یا اسے نہ کرنا اس میں طالع الفجر لطلوع الشمس اول من قرأ القرآن ذکر اللہ کا طالع فوسے طالع آفتاب بہتر ہو قرآن
 کے پڑھنے سے و مستحق الفجر لطلوع الشمس ادا العرفہ اور سخت ہو قرات قرآن کی طالع یا غروب کی وقت ہم فتاوی عالمگیری میں غروب
 سے منقول ہے کہ طالع آفتاب اور ان اوقات میں جس میں نماز درست نہیں درود پڑھنا اور دعا کرنا اور سیراب پڑھنا بہتر ہے قرآن کے پڑھنے سے
 اور سخت ان اوقات میں سیراب کر کے بھی اور قرآن نہیں پڑھتے تھے انہو قرشایہ تون کہنا غنی بنا کہ طالع یا غروب کی وقت سیراب نہیں
 تا کہ سیراب سے ان اوقات میں کذا فی المغنہ لایا س للامام عقیل الصلوۃ بقراءۃ آیت الکرسی وحقاً انہو سورۃ البقرۃ والاخصاف
 مسافقہ نہیں امام کو نماز کے بعد آیت الکرسی یا امن الکرسی کے پڑھنے میں بلند آواز سے اور جس کے پڑھنا انھا افضل ہے قرآن الفاعلۃ لصلوۃ
 جہل المہمات بدعۃ قال استیثنا انکما مستحکم لکما لا تدرہ فاعلم کا پڑھنا نماز کے بعد نماز کے رفت حاجات کیواسے برکت سے ہر ایک
 استناد یعنی تبریع کے کیا لیکن وہ بدعت حسنہ ہے بلکہ سیراب کے اور سیراب اور جو اخبار اور انہو کے ہم فائدہ دینی عالمگیری میں اس سیراب سے افضل
 واقع ہے یعنی اگر اس نماز کے بدعت ہو چنانچہ ظہر یا مغرب یا عشا تو سورۃ فاتحہ پڑھنا کہ جو ہے اور نہیں تو کر تو نہیں انہو یعنی اس سیراب کے پڑھنے
 اور سنت میں سوامی اللہ امت اسلام باوراد کارا ثورہ کے فصل کرنا چاہیے الرضی لا یمکن بالتجسس رشوت ملوک نہیں ہو جائی فتنہ
 کرنے سے رشوت کے یعنی راشی کو اس کا سیراب درست ہے ہم اگر عالم کو سخت دیا واسطی کہ وہ سفارتن کرے یا ظلم کو دفع کر دے تو جو
 رشوت سے ایک شخص کے دوسری حکام کے کسی کی اور اس کا کام نکال دیا تو بعد کار برکادی کے یہ کہہ قبول کرنا درست ہو اور کار براری نہ ہو بلکہ
 اس کے طلب کرنے سے یہ حرام ہے اور بدین ملک تکلیف فتنہ سے اور ہوا مو شاخ کے نزدیک درست ہو اور شاگردوں کے سخت مستہول
 کرنے میں اختلاف ہو سنا کہ کذا فی المغنہ عن المستحب ان لا یشتہ ان اخاف علی ذلک یہ کچھ مسافقہ نہیں رشوت دینے میں جگہ دینی

کتاب المغنہ والاشیاء
 مسافقہ نہیں
 ۱۵

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

2005

برای

مشتک بن فبا بن راحن اور پڑوسی کے تو رہیں مجھ سے محسن اور انگلی میں اذر بیت کا متصل ہونا مشترک و دیواروں کو مضربین کا نہیں ہے
 کہ وہ تابع سے ناسل ہم قبیلہ میں ہدی روایت یوں کہ رہیں مجھ سے محسن اذر بیت اور اہل بن کی خاص دیواروں میں کذا فی الطحاوی و کذا فی
 الطحاوی و کذا فی الکتاب و اجماع الکرار الوقوف اور جائز نہیں ہیں رکبنا آندا کا اور غلام ہر اور غلام کتاب اور ام ولد اور نعت
 کو ضرر لگا کر کما لا یجوز یرضه ذکرنا لا یجوز الیہ فاعال ولا یاکل امانات کو دفعیہ و لکنا کتیرہ پر یکہ مصنف و ہر چیز میں ذکر نہیں لکنا میں لکنا
 درست نہیں اب اس کا ذکر شروع کیا جس کے لئے رہیں رکبنا درست نہیں تو مصنف نے یوں کہا اور میں جائز نہیں لکنا ان میں کے چنانچہ وصیت
 اور امانات ہم اور کبیر طرم عایت اور مال عقابت اور مال شرکت کے لئے رہیں رکبنا جائز نہیں اس واسطے کہ رہیں کا موجب ہوتا ہے ہر چیز میں کما لا یجوز
 رہیں کا قبیلہ لازم الضمان ہوگا تو ضمان ثابت کا ہونا ضروری ہوگا کہ قبضہ مقصور واقع ہوا اور مستفاد رہیں اور کسی ہو سکتا امانات کے قبضہ میں ہونا
 نہیں کہ رہیں اس کے بدلے صحیح ہو کذا فی الدرر و لا بالذکر و خوف استحقاق المبیع فالرهن به باطل بخلاف الکفالة کے کما لا یجوز رہیں
 بالذکر جائز نہیں استحقاق بیع کے خوف ہو تو رہیں بالذکر باطل ہے بخلاف کفالت بالذکر کے کہ وہ صحیح ہو چنانچہ لکنا کیا ہم میں بالذکر اس واسطے صحیح نہیں کہ
 رہیں تو استحقاق ہوا اور استحقاق نہیں ہوا اور واجب ہو سکتا ہے اس واسطے کہ معنی درک کے تاوان لینا نہیں کہ بعد استحقاق بیع کے تاخیر ہر چیز کا حکم ہوا اور
 رہیں بالذکر کی نفسیہ یہ کہ ایک شخص کی جس چیز پر کر دیا اور اس کا شے اور مشتری نے دیکھ کر شام یہ بیع بائع کے ہوا کسی اور شخص کی ہو سکتا اور رہیں
 کے بدلے بائع سے کوئی چیز رہیں رکبنا ہے قبل از استحقاق کے تو یہ رہیں باطل ہے اور رہیں اگر تلف ہوگا تو مشتری کے پاس امانت ہوا کا ضمان اس کا
 لازم آد جا خواہ درک حاصل ہو یا نہ ہو رہات کفالت کو اس واسطے کہ کفالت بالذکر صحیح ہے ہر فرق یہ کہ رہیں ہوتا ہے اس کا اس واسطے اور استحقاق
 نہیں وجوب کی پہلے اور اذانت و جوب کی زمانہ قبل کفالت جائز نہیں اور کفالت تو عبارت ہے الزم طالبہ سوا الزم انما کما لا یجوز رہیں
 ہے ولا یجوز مضبوط بغیر ہا ہی بغیر مثل او قیام مثل المبیع فی ذل الیائیم فانه معہ و کذا فی الشرح فاذا هلك ذهب یا لقمین اور میں جائز نہیں
 عین مقصور ہو کر بائع کے بدلے یعنی وہ چیز کا تاوان مثل یا قیام نہیں چنانچہ بیع بائع کے پاس اس واسطے کہ اس کا ضمان میں ہو ہے ہر گز نہیں بائع کے
 پاس تلف ہو گیا تو میں جائز رہا ہم بائع نے مشتری کے ہاتھ کوئی چیز بیچی اور بیع بائع کے پاس ہے بائع نے کوئی چیز مشتری کے پاس دلی بیع کے
 رہیں ہو سکتی تو یہ رہیں باطل ہے اس واسطے کہ رہیں واجب ہو رہیں کے مقابلہ میں اور بیع بائع کے پاس رہیں ہو سکتی ہر گز نہیں تلف ہوگا تو مشتری کے
 نقص میں ساقط ہوگا اور وہ بائع کا حق ہے اور اس میں ضمان نہیں کذا فی الدرر و لا بالکفالة بیا لکفالت اور میں جائز نہیں حاضر ضامن کی
 بدلے یعنی کفیل کا امین پر مال واجب نہیں جس کے لئے رہیں جائز ہوا اور اگر الضامن ہوا اور امین اس کے پاس مال کے بدلے کچھ رہیں ہو سکتا ہے تو یہ رہیں
 درست ہے کذا فی النسخ و لا بالیقض اوص مطلقا فی نقض و عاودتها اور میں جائز نہیں بے قصاص کے ہر طرح خواہ نقاص جان کا ہو یا نقاص
 کا اس واسطے کہ استحقاق نقاص ہر چیز پر مستعد ہوا یہ رہیں باطل ہے اس واسطے کہ رہیں یعنی قصاص مال نہیں تو اگر مرہون پاک ہوگا تو مال کا مال
 ضائع ہوگا بخلاف الجنایۃ خطا لا مکان استیفاء و الا یش من الیہ بن رہات نجات خطا کے کہ اس کے بدلے رہیں جائز نہیں بیع
 ممکن ہو دیت کہ مرہون کسی یعنی بیان تو مال واجب تو رہیں مقابلہ مال کے جائز ہوگا و لا یستفادہ اور میں جائز نہیں بے شفعہ کے یعنی رہیں
 لینا جائز نہیں اور مشتری کسی چیز پر بیع شفعہ کے بیسے واجب اس واسطے کہ مشتری پر ضمان نہیں و یا کتیرہ و المذنبین و
 اور میں جائز نہیں تو ہر گز اور گانے والی عہد کی وجہ سے رہیں اس واسطے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی چیز لازم الضمان نہیں کذا فی الدرر و لا بالکفالة
 النبیانی و اما المسد مؤثرت اور میں جائز نہیں غلام قابل یا غلام دیوں کے بدلے اس واسطے کہ مالک براد کا ضمان نہیں و اذا لم یصح
 الیہ فی هذا الصلح فلا یجوز اخذہ فلو هلك عند المثل قبل الطلح لکنا اذا حکمک للباطل فیبعی التبعیض
 باذن المالك هذا الشرط و ان کمال اور جبکہ رہیں مجھ میں ہوا ان سب صورتوں میں تو رہیں فوراً من کو رہیں کو رہیں کسی جائز ہے ہر گز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰
 دیکھو تو وہ توڑ پھوڑ
 خدا کو کیسے
 کرا کر اپنے لئے
 تیرے جیسا جو
 کھینچ کر اس کے
 اپنے پیچھے نہیں
 میں کہہ رہا ہوں کہ
 یہ توڑ پھوڑ

[illegible]

[illegible]

اور اس میں جس سے بچا اور باز رہا ممکن ہو ہم امر مکن کہ خزانہ کی قید اس طرح لگائی کہ اگر کسی سلاطین کے شرط و قود کا خلاف نہ ہو مگر ایسا خزانہ باور
 دینے اور کاشی و غیرہ سے ممکن نہ کیے کہ وہ چلی کی ضرورت نہ نہیں پس اندامین سکا مشرق و ہندی و مغرب و اوس کے گنجانے کے اندر اس سے خزانہ ممکن
 نہیں مگر اس کے سوا کہ تو دوسرے جو ہیں جن میں الیاد کی طرفین العالم و ما وطئت دایمہ و اما اصحاب بیت بید ہا و درجہ بالا اور اس کے ہاں
 گذشتہ یقیناً و خطبہ بیت بید ہا و ان حدیث مناسب جو شام غلام میں ہوا و اس کے ہاں اس کو اس کو ماریے روزہ اور کھلا اور جو کثرت کیا باور
 نے جو آئندہ یا انون یا سر سے یا انانہ سے یا از لایہ یا تیرہ سے یا ہکا یا اپنی دین و خلق حدیث الیاد لکھو ان فی الشیخ و ملکہ لوطیہ
 درجہ بالا فی الوطی و حق الیاد لایہ صلاشی و بقولہ و یقولہ یقیناً الیاد لکھو ان درگاہ اور مذکورہ و اپنی زمین ملک کے چنے میں ماث اور بیدار
 تو یار و کمال ملک نمان دیکھا کر چنے میں نمان لازم ہو گا جبکہ ملک اس پر سوار ہو اس کو کچل دانا نقل متحول کی مابین شریعت اپنی وجہ کے سبب تو ماث متحول
 کی بہت سے محرم ہو گا ہم ہر چند متحول باور کے و ہر کسی کی کتب ہوتا ہے لیکن اس کا وجہ سوا ان سے ہے کہ کیا اس کا بدلہ سوار کثرت منسوب و مضاف
 است بنا ہو جسے میں کہ سوار فرستے ہر سلا اور مالک و وہ دین پر یا اس پر سوار پر کفارہ اور دین لازم ہو گا اور میراث میں محرم ہو گا اس طرح مابین شریعت
 ملک اور میراث میں یا برے کذا فی الیاد و فی حدیث فی ملک غیر یا ذنیہ فہو مکملہ فلا یضیع کا ادا ہو لیکن صاحب صاحبہا فہو مستحق
 اور اگر میراث کے ملک میں اس کی جاوت سے اس پر مذکورہ و عادت ہوں تو یہ ملک میراث و اس کی ملک کسی تو سوار ہر زمانہ لازم ہو گا میراث کے چنے میں بہت ضرور لازم
 ہو گا چنانچہ جبکہ باور کا ملک سکا مشرق و ہندی و مغرب و اوس کے گنجانے کے اندر اس سے خزانہ باور دیکھا کر چنے میں نمان لازم ہو گا جبکہ ملک اس پر سوار ہو اس کو کچل دانا نقل متحول کی مابین شریعت اپنی وجہ کے سبب تو ماث متحول
 کی بہت سے محرم ہو گا ہم ہر چند متحول باور کے و ہر کسی کی کتب ہوتا ہے لیکن اس کا وجہ سوا ان سے ہے کہ کیا اس کا بدلہ سوار کثرت منسوب و مضاف
 است بنا ہو جسے میں کہ سوار فرستے ہر سلا اور مالک و وہ دین پر یا اس پر سوار پر کفارہ اور دین لازم ہو گا اور میراث میں محرم ہو گا اس طرح مابین شریعت
 ملک اور میراث میں یا برے کذا فی الیاد و فی حدیث فی ملک غیر یا ذنیہ فہو مکملہ فلا یضیع کا ادا ہو لیکن صاحب صاحبہا فہو مستحق
 اور اگر میراث کے ملک میں اس کی جاوت سے اس پر مذکورہ و عادت ہوں تو یہ ملک میراث و اس کی ملک کسی تو سوار ہر زمانہ لازم ہو گا میراث کے چنے میں بہت ضرور لازم
 ہو گا چنانچہ جبکہ باور کا ملک سکا مشرق و ہندی و مغرب و اوس کے گنجانے کے اندر اس سے خزانہ باور دیکھا کر چنے میں نمان لازم ہو گا جبکہ ملک اس پر سوار ہو اس کو کچل دانا نقل متحول کی مابین شریعت اپنی وجہ کے سبب تو ماث متحول
 کی بہت سے محرم ہو گا ہم ہر چند متحول باور کے و ہر کسی کی کتب ہوتا ہے لیکن اس کا وجہ سوا ان سے ہے کہ کیا اس کا بدلہ سوار کثرت منسوب و مضاف
 است بنا ہو جسے میں کہ سوار فرستے ہر سلا اور مالک و وہ دین پر یا اس پر سوار پر کفارہ اور دین لازم ہو گا اور میراث میں محرم ہو گا اس طرح مابین شریعت
 ملک اور میراث میں یا برے کذا فی الیاد و فی حدیث فی ملک غیر یا ذنیہ فہو مکملہ فلا یضیع کا ادا ہو لیکن صاحب صاحبہا فہو مستحق

کتاب الیاد
 فی الشیخ و ملکہ لوطیہ
 درجہ بالا فی الوطی
 و بقولہ و یقولہ یقیناً الیاد لکھو ان

علیه فیما یخاف تلف حی آدم کما یخاف المائل ونظم القول وعقید کما یخاف فمضی ادا الوحیة انه یخاف المصنف ویکمل
 حل الشک فی قولانی بلوی وای انک یکتب علی صاحبہ الضمان ان کان تقدیم الیه حل لا ثلاث ولا اقله کما یخاف
 المائل حل لا ثلاثی انتهى فیکمل القول فی منصف شرع من کسور یخاف کما یخاف من کسور یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 سرانجامه کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 مناصب لازم کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 کے سبب دارنے اور گزند و کفر کے کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 رہی ہے اس میں اس اور گزند کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 کی آمد تو اس میں کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 میں طے ہوئی کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 عیب الناس و فی انک یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 اور لا ویس ایہ ان لا یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 فی معینہ لکن ذایت فی فتاویہ انہ اونی بالکمال فی مسئلہ نقلی فی چند کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 شعر کے حال سے کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 کہا جا رہی ہے کہ کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 اور جو اب ہر کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 یہ جو اب ہر کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 کیا ہو رہی ہے کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 جو دس میں ہر کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 قیصری ان یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 اور ان کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 حیطۃ انسان فلیخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 کہا گیا کہ تو ان میں سے کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 یخاف و تمامہ فی البغیۃ کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 اور نہ کہ کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 اور نہ کہ کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 لازم ہو گا کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 نہیں اور کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 لازم ہو گا کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف
 مناس نہیں اور کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف کما یخاف

بسم الله الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد
 وعلیٰ آلہ الطیبین الطاهرین
 اجمعین
 یا حبیب بن علی
 یا حبیب بن علی
 یا حبیب بن علی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ دوسرے کی پہلی وصیت کو کہو کہ فی المحدثی وقتہ لفظ کون اللہ تعالیٰ علیہ السلام فلو تفرق من صنفی وعضوہ وکما تشریف الیہ انما
لینفقه کے ساتھ آئے دوسری وصیت کی شرطیں یہ ہیں ہر مومن کا ان کا ایک کر کے تو میت یا مرنے سے پہلے ان کے ان کے ہر ایک کے ساتھ
وصیت کرنا اور جو جائے کی وصیت کرنا تو بارے سے چاہو آگے آجی وقلہم استیعیل فی الذل بقولہ علی الوصیۃ کی سیجی اور دوسرے
ال کا دین کے ساتھ شرط ہے یہی یہ وصیت کے ساتھ پرینا جو آگے آجی وقلہم استیعیل فی الذل بقولہ علی الوصیۃ کی سیجی اور دوسرے
الموصی الہ فاضلہ ما ینہ یسقط فی اداء التبرع الیہ اور مومن کی وصیت کی گئی اسکے زندہ ہونا جبکہ وقت شرطیہ خواہ وہ فقیر یا غنی
یا فقیر یا کامل ہر مومن کی وصیت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی شرط ہے
حیات وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
شاید اس کا جواب دیا جائے کہ ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
ترسی ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
تیسرے کے چوتھے کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
سومیں کا وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
یہ کہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
فیل اقول فی ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
بعضی کا ذکر ہے ان شرطیں وغیرہ فی الساب لکھتے اندک یا شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
بشرط ہے جائزہ این شرطیں وغیرہ اوسکو ذکر کیا ہے یا نہ یہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
وہی مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
مصدقہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
مصدقہ اہل بیت اور سنیہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
وہا تخریج اہل بیت کا لفظ المستعمل کو دیکھا اور وصیت کا ذکر میں ہے کہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
تادم مقام ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
وہ کہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
ہم مایہ النبیان میں ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
تعلیک مطلق ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
واللہ لا الہ الا انت الموصی الہ فاضلہ ما ینہ یسقط فی اداء التبرع الیہ اور مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
طرک کہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے
کرنا فی العاصم کہ مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے ہر مومن کی وصیت کی وقت کی شرط ہے

[illegible]

[illegible]

کے حق پر اور اس پر دامن کا حق مقدم ہو ورنہ کلمۃ القبول لا یقبل وکان الذی فی ارض الیوم بالذی امر صہ اور اگر دار فروع غلام کو
 نذر دیا تو وصیت باطل ہوگی اور میرہ نذر دیا ورنہ کلمۃ القبول لا یقبل وکان الذی فی ارض الیوم بالذی امر صہ اور اگر دار فروع غلام کو
 شہر ہی نہ لیا ورضی بثلثہ ای ثلث مالہ لیسکے ورنہ عیلاً فاقول من الوارثہ ویکل ان المیت اشق هذا العبد فاقول من
 بیکر عتقہ فی الفسخ لیسکذا من کل المال وادعی الوارثہ عتقہ فی المرحن لیسکذا من الثلثہ ویدعی علی بیکر فاقول للوارثہ
 مع العبد لانه یسکک استحقاق بیکر اور اگر وصیت کی اپنی بیانی مال کی بیکر ہو اس پر مرنے ایک غلام جو ہر سال اس کا ربا وارث اور بیکر ایک
 شخص نے کس وصیت سے اس غلام کو آزاد کیا ہے بیکر نے دعوی کیا اس کی آزادی کا دعوی کی وصیت میں اگر آزاد ہی عام مال سے نذر ہو اور وارث نے
 اس کی آزادی کا دعوی کیا مرنے میں اگر حق نذر ہو ثلث مال سے اور مقدم ہو بیکر یعنی ہو بیکر کہ مرنے کا حق اگرچہ وصیت کو ثلث مال کی وصیت
 پر مقدم ہو کہ ان فی العبد ووارث کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہے اس کے وارث استحقاق بیکر کا مکتبہ اور قول مقبول ہو بیکر کا قسم کے ساتھ کلمۃ القبول
 لا یقبل لانی فیہ الذی و الشرح قلت صلوٰۃ لیسکذا لانه المذکور اولاً عایۃ الا مخرات القوم متعلق بالذی فیہ الفسخ المصدق او لا
 وکیسہ ثانیاً انہ علم اور ذی کو اس کو نہیں اس پر مرنے اور شرح کے نسخہ میں لائے زید مرقوم میں کہتا ہوں یون کہتا ہیکر و دلاشی بیکر
 یعنی بیکر کو اس پر نہیں اس پر اس کے اس کے لفظ بیکر کا اور ذکر سے غایۃ الامر یہ ہے کہ مرنے یعنی مقبول اس مسئلہ میں زید کی تمیل دی ہے
 سرسخت نے اور تمیل کو بلا اور آخر میں زید کو بیکر لیا وادعی علم لانی فی فضل من ثلثہ شیء فیسقۃ العتق لیسکذا مرنے کو مرنے کو ثلث
 مال سے کہہ کر فاضل بچے غلام کی قیمت سو تو فاضل مال کو بیکر لیا ہم مثلاً ثلث مال سو دم ہو اور غلام کی قیمت ۸۰۰ دم تو ۲۰۰ دم بیکر ملین گے
 او تقویٰ عتق علی دفعوا فان الموصی لہ حصۃ کلامۃ یلیث وکان العبد یا اگر اسی کی حجت قائم ہو بیکر کے اس دعوی پر کہ اتفاق وصیت
 میں تھا اس پر کہ مرنے کو بیکر لیا وادعی علم لانی فی فضل من ثلثہ شیء فیسقۃ العتق لیسکذا مرنے کو مرنے کو ثلث
 عتق فی الفسخ ولا مال لہ غیرہ فیسقۃ القوم لیسکذا فی قیمۃ ویکل فی الفسخ وکان یلیث ولا یسکزی فی شیء
 اور اگر دعوی کیا بیکر نے دین کا وصیت پر اور غلام نے حق کا دعوی کیا وصیت میں اور حالانکہ وصیت کا کہہ مال نہیں ہے سو اس غلام کے
 سو وارث نے ورنہ دعوی کی بیکر نے تو غلام کی کو اپنی قیمت کی اور کرنے میں اور وہ قیمت صاحبین کو دینا چاہی اور صاحبین نے کہا
 کہ غلام آزاد ہو جاؤ گا اور کہہ کر شش قیمت میں کر گیا ہم صاحبین کی بیکر نے دین اور حق ساتھ ہی ظاہر ہوئی وارث کی تصدیق ہو گیا غلام
 میں تو گو یا ساتھ ہی واقع ہوئی اور وصیت کا حق موجب صحت کا نہیں نام کی دلیل یہ ہے کہ دین کا اقرار تو ہی تر سے حق ہو لہذا جمع جوں
 کل مال سے مرنے اور تو ہی مرنے میں ان سے اور اس کا مقفی یہ ہے کہ اصل حق باطل ہوتا لیکن وہ بعد ازیں اقرار اتفاق کا حاصل نہیں تو
 اس کو باطنی منتفی کیا یہ صحت کا حق فی الذل لہذا وعلیٰ هذا الخلاف لیسکذا فی الفسخ وادعی الفسخ فادعی ہا رجل ذکیا و آخر
 ورنہ لیسکذا فی الفسخ وعلیٰ هذا الخلاف لیسکذا فی الفسخ وادعی الفسخ فادعی ہا رجل ذکیا و آخر
 ہزار دم جو ہر سو ان درمون کے دین ہو گیا بیکر نے دعوی کیا اور دوسرے نے ان کی ولایت ہو گیا دعوی کیا اور وصیت کے نذر نے
 دو نوکی تصدیق کی تو ہزار دم دو نوکی میں نصیحت میں امام کے نزدیک اور صاحبین نے کہا کہ ولایت تو میری دین ہی ہم اس مسئلہ میں
 ولایت میں خلاف ہی خلاف مسئلہ سابقہ کے قریب یہ اختلاف کہنا سارہ کا بلا وجہ کہ ان فی الخطاوی قلت و عکس فی الفسخ لیسکذا فی
 الہ لیسکذا فی الفسخ وعلیٰ هذا الخلاف لیسکذا فی الفسخ وادعی الفسخ فادعی ہا رجل ذکیا و آخر
 اس کے بالکل کہا ہو سو یون کہہا جو کہ امام کے نزدیک تو میرے اور صاحبین کے نزدیک دین اور ولایت برابر ہو اور میرے تو دین ہے
 جو ہر تو کر لیا چاہی کہ ان فی دین ہو اور اس کا پورا بیان شرعیہ میں ہو تو اس کو اور کہنا چاہیے ہم شرعیہ میں دین ہے کہ صاحب دین ہے

ولسی ہوا سیم بر گیا پر اگر کر گیا تیری قبول کیا انکار کے وہی ہونے سے سو کہ تو ایک جہتی موسیٰ کی نسبت میں تو وصایت پر گئی ثابت نہویں ہم ہوا سیم
 ہا سیم متبرع سے اس پر قبول کرادوب نہیں جائے اس پر دوام اختیار کرے جا جو ہر گز موسیٰ کو اختیار نہیں کرے غیر برصرت لازم کرے اور جو مین
 فریب دیا نہیں تو کیوں کہ موسیٰ کو اختیار ہے کہ دوسری شخص کو موسیٰ شہر اور او کا بعد روکے قبول کر لیا تو قبول میں مجھ پر گمان اگر او کو سامنے دوسری
 بار قبول کر لیا تو مجھ سے ہوا سیم کہ باریہ میں سے کہ سیکو موسیٰ کیا سو اس کو سامنے کیا کہ میں قبول نہیں کرتا تو سیرد ہوا اور وہی تو غیر ہوا پر اگر
 سوسے نے اوس کو کہا کہ میری حق نہی کرت قبول کرے سو اس کو کیا میں قبول کیا تو موسیٰ پر گیا کثافی الحاکم کو لا لایعجز اللفظیت لعل
 اچیس معترف لفظیت ہند اور اگر موسیٰ کے سامنے وہی نہ رو گیا تو اس کا رو کرنا اس کے پیچھے یعنی اوس کی عدم کوتاہی میں مجھ میں سے تاکہ وہ فریب خود
 ہند وہی کی بہت سے دلیچہ اسرا حہ عتہا کو کو فرغیت عندک لا مام خلا کا لثانی باریہ اور مجھ سے خارج کراد موسیٰ کا وصایت ہو کر ہر گز موسیٰ کی
 بہت میں اخراج واقع ہوا ہوا ایم کے نزدیک ہر خلاف ہوا ہو سکے یعنی اونکے نزدیک خلاف ہا طرہ موسیٰ میں نہیں ہاٹ سکتا الوضی الیہ تعاضت صحیحہ
 علیہ الرد والقبول ہو کر وہی نہ سکتا کیا ہوا اس کا وصایت پر گیا تو موسیٰ کو رو کرنا اور قبول کرنا ہاٹ سے ہم وہی تعاضت لفظیت میں ہر گز ہو
 ہوا کہ اس کے کہ اس پر وصایت از میں ہاٹ دالات کی اور یہاں فریب دیا میں نہیں ہے اس پر اس کو موسیٰ نے خود فریب کیا ہاٹ اس کو اس کو مال نہت
 فریب کر اس پر وصایت قبول کی یا نہیں و لزم عدل الوصیۃ بیکم شی من الذیۃ وان جعلہ ای کو نہ وصیۃ فان علم اوس کی وصایا و لفظیت
 لفظ صحہ فقہانہ اور عند وصیت لازم ہوا موسیٰ کی کوئی چیز نہیں کرنے سے موسیٰ کے ترک ہوا کہ وہ اپنی وہی ہو کر ہو گیا ہاٹ اس پر اس کو حکم کر دے
 وصایت کہ علم شرع نہیں ہوا اس کے تفسیر کے سیم ہونے میں جلال الکیلی فان حکم بالو کا لفظیت ہر خلاف ہو کر اس کے اس پر اس کو کہیں کو دلات کا
 سکر ہوا اس کے دلات کی فان سکتا تفرق بعد کو تو قبول کیا اذ ان تراضی لہ فلا یجوز قبولہ بعد ذلک لانت اگر دوسری قبول
 وصایت ہو سکتا کیا ہوا موسیٰ کی بہت سے کہ ہوا پر وصایت کو قبول کیا تو درست ہو کر جبکہ تاقی نے اس کو رو کر نہ کیا تاکہ وہ اقواب ہو کر بعد قبول
 کرنا وصایت کا سیم نہیں و لزم اوصی ال عینی و عیال عینی و کافر و فاسق بل ای بیکم القاضی فیہما انما کا لفظ لفظ بیکم تصدیق
 جہد الوصیۃ و لو تصدیق اقبل الاخر ایچ سکا جس چہ اگر موسیٰ نے وہی کیا عنبر کو تو غیر شخص کے خلاف کراد یا فرار یا فاسق تو قبول
 والا جاوے یعنی تاقی اس کو سوا اس پر اس کے کہ موسیٰ مقرر کرے انعام نظر کو اس پر اس کے کہ تاقی وصیت ہاٹ کر تاقی کو اس پر اس کے کہ فرار
 فاسق کو نہ تفسیر کر میں اصل اخراج کے تو صرف باریہ کثافی ہاٹ فلو لکم الصبیح عینی العبد واسلم الکافر والمربط و تائب القاضی
 محبتہ و فیو حق ولا یۃ الوقف لصبیح صحہ مستحاناً لخصی جہد القاضی عنای عین الوصایا لاقال الموجب للعزل الا ان
 یکون جہد لای اختیار اس پر اس کے کہ موسیٰ اس کو فرار مرد سلطان ہو گیا اور فاسق نے قبول کی کثافی محبتہ تو تاقی اس کو رو کر دیا
 فاسق کے کہ سبب لای ہوا اس فاسق کے جو موجب تھا مقرر کر لیا گیا کہ وہی فاسق ہوا انت و اینہو قول درست ہو کثافی ال اختیار اور مجھے میں
 کہ ولایت وقف کی منیر کو مقرر ہوئی تو ستمان کی ہاٹ مجھ سے و ال غلبہ و الحال ان و شہ صیحا کصحہ کایضا ال مکانیہ اس کے
 غیر صلا حلال شرعی الرقی حکم العسکری اور اگر موسیٰ کیا اپنی خام کو اور حال کہ موسیٰ کے وارث متبرعین تو مجھ سے جہد موسیٰ کرنا اپنے
 محنت کرنا باریہ کے کہ تاقی دوست ہو کر مکان عہد اس کے بل کتاب سے ملکیت کی طرف ہو گیا تو اس کا حکم غلام کی ہاٹ ہوئی اس کو اگر اس منیر
 تو درست ہو اور نہیں تو درست نہیں والا لا و قالا لا یجوز مطلقاً ضرر اگر موسیٰ کے باریہ عاقل یا عین بن تو غلام کا موسیٰ کرنا سیم نہیں اور
 اصابع میں کہا غلام کا موسیٰ کرنا مطلقاً درست نہیں خواہ وارث متبرعین خواہ بل کثافی ال مرد و من نفس عن الضیاع و تحقیقہ لا یجوز
 الاختیار لا تعارض القاضی الیہ فقیر کرایہ حتی المؤدی والذیۃ اور جو موسیٰ کا مخرج ہوا وصایت کے قیام کو فی الحقیقہ نقطہ موسیٰ کے اختیار
 تو تاقی اس کو ساتھ اور موسیٰ کو غلام موسیٰ اور وارثوں کے حق رعایت کرنے کے ہر طرہ ہم وہی کا یوں ظاہر کرنا کہ مجھ وصایت نہیں ہو سکتی

اسو اسطی منبر خود که شکایت کرتی بالا گامے کا ذوق پر ہوا اپنی جان کے بچانے کے واسطے کیا فی الواقع و لو نظر القاضی بھی نہ اہل اسئلہ
 خیر کا اور اگر قاضی کو دمی کی عاجزی اعلیٰ ظاہر ہو تو اور شخص کو بدل کے دمی غر کرے و لو غزلہ الموصی الخ الخ القاضی معر الخلیفہ
 لھا فقد عزله وان جاز القاضی و ان شرف اور اگر قاضی نہ میت کے پسندیدہ دمی کو موزول کیا یا جو دیکر وہ وصات کی لیاقت رکھتا
 تو اسکا موزول کرنا مذکور ہوگا اگرچہ قاضی نے ظاہر کیا اور اگر نگار ہوا فی الاستنباط اخلفق فی حق عزله والا کذا علی الصحفہ کا فی شہر
 الوہابیہ لکن بچے کے اقامہ بقدم الصحفہ کما فی الفصولین و اما عزل الطائین فواجب الخ کت و عبارہ جامع
 الفصولین من الفصل الثانی و العشرین الموصی من المیت لو حال کا کا ثبوت لا یستثنی القاضی ان یزله فلو عزله
 قبل یزله اقول الصحیفہ صدی انا لا یغیر ان لا یوصی انشقی بنفسہ من القاضی فکیف یزله و یبغی ان یقتل بہ
 لفساد قضایا و انما ان الکتب فی حال لکشف قال شیخنا فقد ارجح حدیث صحفہ عزل الوصی فکیف بالوطائف بالادوات
 استبانہ ہے نہایت اختلاف کیا دمی اہل کی موت عزل میں اور اگر ترقیہ موت عزل پر میں چنانچہ شرح و بیانہ میں ہے لیکن عدم موت کا قاضی
 دینا واجب چنانچہ فصولین میں ہے اور دمی فان کو موزول کرنا واجب انہی فی الاستنباط میں کہا ہوا و عبارت جامع الفصولین کی سنائی ہوئی
 فصل سے ہے کہ میت کا دمی اگر متقی اور کافی ہو تو قاضی کو اسکا موزول کرنا لائق نہیں ہے سوا اگر باوجود اسکا موزول کرنا تو قول ضیف یہ ہے
 کہ وہ موزول ہو جائیگا میں کہنا ہوں سیر نزدیک کچھ ہے کہ وہ موزول ہوگا اسو اسطی کو دمی اپنی ذات پر نہیں ترے قاضی سے یعنی اسکی سیر ہوگا
 اسکو دمی متقی کا تو قاضی اسکو کیونکر موزول کرے گا اور لائق ہوں ہے کہ عدم عزل کا قاضی دیا جائے قضات زمانہ کے نسا اور برقی کیو چہ سے
 استہدائی جامع الفصولین میں مقتضی ہے کہا جاری و استناد بحوالہ الائن نے کہا سوالہ عزل دمی کی عدم موت راہم ہوگی تو خلافت اوقات کی
 موزول کیونکر ہوگی ہم بخیر و خلافت کے قیامت کی بنیادی خیر الدین میں بحر الرائق میں منقول ہو کہ قاضی اگر طر ف کو موزول کرے تو اسکی
 شریعہ پر کہ اسکی حیانت ثابت ہو جائے احکامات اور جامع الفصولین میں جو تو معلوم ہو کہ غیر موزول کرنا بد و حیانت کے حرام ہے اور اگر کچھ سمجھو
 اور عدم موت عزل کا طر سے معلوم ہو کہ وقت کے مباحثہ کھد کو بھی موزول کرنا صحیح نہیں چنانچہ بڑا ہی سی مسکونات کیا ہے کذا فی الطحاوی
 و بطول فعل تصدی الوصیین کالمستحقین فانما فی الخیر کا الوصیین اشباہ و وقت الفتیہ اردو و میر میں سوا کی کسی کا فعل اعلیٰ
 جیسے زوستر لیون و نف سوا کی متولی کا فعل باطل ہے اسو اسطیکہ و متولی دو دمی کی تائید میں حکم میں کذا فی الاشباہ و وقت التفسیر فی
 صفات کا کہ لواء آخر احد ہما ارض الوقف لہو خیر بل لا ائی الی آخر وقد صارت و اختار الفتیہ اور قول سابق سے یہ مستقام ہو کہ اگر ایک
 متولی وقت کی زمین اجارہ دہی تو جائز نہیں و دوسرے متولی کی بدو را کھی اور الیہ یہ صورت قوی طلب کی گئی ہے صورت نہایت میں کہ یہ متولی اور اعلیٰ
 بالاجارہ جائز نہیں اور اگر ایک نفر دوسرے کو دیکر دمی تو جائز بھی مفتی ابوسو نے اسکو قیل کیا کذا فی الطحاوی و دو وصیہ کا
 ایضا و کذا جملہ اعلیٰ لا نفرا و قیل یغیر قال ابو الیث و ہوا لا حصہ و یہ منشاء ایک دمی کا فعل بدو و دوسرے دمی
 باطل ہے اگرچہ میت کا دمی کرنا بد دمی کو جدا جدا واقع ہوا ہو اور بعضوں نے کہا ہر دمی اپنے فعل میں مشغول اور مستقل ہے ابو الیث نے کہا اور وہ
 ایسی ہر دمی کا افراد اور متعلق سمجھ کرے اور اسی تو کو گویا ہے میں لکن لا اول صحفہ فی الملبط و وجہ یہ فی الدیور فی الفتیہ سناے انا
 اقول الی التوصل لیکن اول فی بطلان فعل اہل الوصیین کو صحیح کیا ہو بسو طین اکر اسی پر نہیں کیا ہر دمی اور ہستی میں ہو کہ بھی سلطان کا
 قول قریب تر ہو صواب کی طرف ہم یہاں دونو تو بر قوی اور تصدیق چنانچہ رسم مفتی میں مذکور کذا فی الطحاوی قلت و هذا اذا کان
 وصیتین اور متولیوں میں جہۃ المیت و اما الوقف و اما اولو کا تاسع جہۃ قضائیت میں مذکور فی فقہ حاکم ہا
 بالتصیین لا کان من القاضیین لو کشف حاکم تصیین قائل انما لہ و اذ کل من القاضیین عزل منصوص القاضی لا یخیر

[illegible]

علی کفن و غسل فی القدر صحیح الا ان یؤخر او لا و می نه مثل میت کے کفن بزرگانی کی شمار میں تو وہی تاوان دیجا بعد از یاد کسی هم شمار سے
 بسر کا کفن تین کبر و کتا ہو تا ہوا وہی نے پاکر کبر و غیر کبر کو ایک کبر سے کی قیمت کا وہی پڑتا و ان دینا لازم ہو گا و فی القیہ کو قعر المیت المجلد
 حینئذ من مآذ قدس من مالی البشیر و لو اجدیہ اور اگر وہی کفن کی قیمت میں زیادتی کی قریہ خرید وہی کو بطریق ہوگی تو وقت میں وہی تاوان بجا
 انکے جو اس میں نہ دیا ہو قیمت کے مال سے کہ ان فی البشیر و فی القیہ فاعمال الی البشیر قبل ظهور من شرا بعد الا ان ذلک فضا صحت من لاسف
 ذقہ الی من لیس له ان ذقہ القیہ اور وہ البشیر میں جو کہ گدوہی نے قیمت کو مال دیا اس کی پیشانی پر بظاہر ہو نیسے پہلے بداد اس کا المیت ہو سکے پھر بدل
 مناع ہو گیا تو وہی تاوان دیجا اسو اسکو کہ اسکو دیا جکا دینا اسکو جائز نہ تھا ہم یہ صاحبین کا قول پر تسلیم کی دلیل سے اور انام کے نزدیک وہی
 برلمان میں اگر قیمت کو دیا ہو اسکو کہ جب قیمت کو دیا ہو اسکو کہ جو کچھ لا اختیار ہو غیر عقار میں کہ ان فی القیہ وہی و حاد بعد ای الوجہ
 علی الکبیر الغائب فی غیر العقار والا ان ذقہ حلاکہ ذکرہ عزی زادہ معن بالحنانیہ قلت و فی مال بلیغ و الفہستہ الکبیر
 الا لا ینہ کما ذکرہ و وہی کو سجاد وارث بالغ غائب پر جائز سے مال منقول میں گرا دینا جو بطریق منقول البشیر جائز ہو اور اسکو کف بزینکے خون سیا
 ذکر کیا ہو عزرائد و نہ غانیہ کی نسبت کہ عین کتا ہوں اور بطریق البشیر میں غائب ہو جائز ہو اور اسکو کف بزینکے خون سیا
 کف بزینکے خون سیا اگر میت پر دینا منفرق ہو تو وہی کو کرب کا بالاباع اختیار ہو اور اگر دینا ذکر و میت کے سب ترکہ کو محیط نہیں کر مباح ہے
 نزدیک بیکدیگر کے میت کے میت کا مال و ام کے نزدیک کل کی بیع جائز ہو کہ ان فی القیہ وہی و حاد سیف حقا و صغیر میں اجنبی کا مال و غصبہ
 بضم صغیر قیمتیہ او نفعہ الصغیر او دین المیت او وصیۃ من لیس لہ لا تقاضا لہا الا منہ او لکن غلاۃ لا ینزل علی من یتیم او من یتیم
 خرابہ او نقصانہ او ذکرہ و فیہ متغایرہ او کشفہ و فیہ متغایرہ او منفرکے متغایرہ مال غیر منقول کی بیع وہی کو جائز ہو غیر شمس و ہنر ذات سودگی
 و دین قیمت پر بامیت کے خرچ ہو اسکو یا دین قیمت کا اور انکے دوسروں یا وصیت مرسلہ کے جاری ہونیکے عین کا نذر جاری ہو یا نہیں و مقصود نہیں ہوگا
 عین کے یا اسو اسکو عقار کی ماملات زیادہ نہیں ہوتی اور اسکو مصلحت ہو یا اسکو دیران جو یا ناقص ہو چکا کے خویش یا اسو بیکدیگر کے عقار غیر شمس کے قیم
 میں جو کہ ان فی الدرہ و الشبہ و غصہ و وصیت مرسلہ مراد و وصیت مطلقہ ہو اسکو کہ جو وہی نے کہا کہ میرا تھا مال یا جو نہ تھا مال و وصیت جو اقواب عقار
 کی بیع جائز سے کہ ان فی الدرہ قلت و هذا لوالہا و وصیۃ لہ من قبل اقل او اخ فاصلا یا یکنان معہ العقار و مطلقا ان کتا ہوں اور
 بمعینینی جازیم عقار غیر شمس یا غنمہ ذکرہ میں اس شرط سے ہو کہ بائع مان یا مباحی کی طر سے ہو وہی اسو اسکو کہ ان اور مباحی کا وہی عقار منفرکے بیع کا
 مالک نہیں برطرف یعنی نہ شمس استثنیہ میں نہ انکو غیر من ولا شمس انھیں طاع و کسوف اور ان اور مباحی کا وہی کسی چیز کی خرید کا مالک نہیں سوائے عام اور باطن
 منفرکے و لیس القیہ یا ان یتیمہ احد الناس او مستحق الخ الخ و ان کمال اور اگر عقار منفرکے بائع منفرکے باب ہو ساگر و لو کر کے نہ کہ بزرگ
 اور پسند ہو و ہوا اسکی جملی اور ہر کسی کو بظاہر ہو تو بیع جائز سے کہ ان یتیمہ یا ان کمال و لا یشر الی الی الی البشیر نفسہ فانت فعلی القیہ
 بالبیعہ اور وہی سو دگر کی کر سے قیمت کے مال میں اپنی ذات کے فائدہ کو یا اسے سو گرا و ستر یا جو و اسلو او مال میں تجارت کی تو منعت کو غیرت کر سے
 و حاد لو اجدیہ من مال البشیر البشیر و تمامہ فی الدرہ و اسو دگر کی جائز سے اگر وہی تجارت کر و قیمت کے مال میں قیمت کو یا اسے اور اسکا پورا
 بیان عدد میں عوہم درہم یا قیمت سے نہ گزرتے کہ وہی کو قیمت کے مال یا مدت کے مال میں تجارت کرنا پسند ہو یا نہ ہو و اسکو تجارت کی اور نفع ہو تو
 راس المال کا نفع و دین نفع خیرات کی طرف سے نہ نزدیک اور اور بیکدیگر نفع وہی کو حلال ہے تجارت کر و اسکو تجارت کی تو منعت کو غیرت کر سے
 الوصی یتیم شیخ یا قل من ثمن المیت لا یحکم مسئلۃ الوصیۃ یتیم عینا من خلا من کتا ہوں اور شمس میں کہ وہی کسی چیز کی
 بیع کا مالک نہیں ثمن مثل سے کر میں گرا یا کہ سکہ وصیت میں اقل ثمن مثل سے بیع جائز سے یعنی جبکہ وہی نے اپنے غلام کی بیع کی وصیت کی فلا شخص
 سے ہم اور فلا شخص ثمن مثل کی بیع پر رضی ہوا تو ابھی کو ثمن مثل سے کہ گرا درست ہو لیکن ثمن قیمت ہو کہ گرا تو بھی درست نہیں کہ ان فی القیہ و

[illegible]

三

استر وایت پر دلالت کرنا ہوا۔ اے علم الوفاق! گفتار ہم فیہ لا یشترک من بین ذی الیاد الا کو یہ نہیں ملدے علیٰ ذہنی دعواۃ بحسب الاجتہاد
 المعقولیٰ حیات مستدام فیہ لا کلا جاعی فابس کے تھمے ہوئے ٹیک دی اپنی دعویٰ کے موافق یعنی کہ عقار مدعا علیہ کے اصرار میں سے کذا فی ہماری گواہ
 کذا سے بر غلات منقول کے ہم یعنی ماکم عقار کو ذی الیہ کے اصرار سے نکالنے کا فیض کے یوں قرار کرتے ہو کہ ان د زمین یا مکان پر کسی قبضہ میں
 سے موافقت یعنی وہ دون کے گھر جانے کے متعلق کو یہ جس میں شاید مدعی اور مدعا علیہ سے اتفاق کیا ہو کہ مدعا علیہ پر تو فیض ہونے کا اقرار کر
 تاکہ حاکم اور حکم دہم پر جب اس میں کو کیا قواب اس کو قرضے کی کوئی صورت نہیں رہا تاکہ اگر اس عقار کا کوئی اور مدعی دعویٰ کرے تو ہنگامہ
 مسرور نہر کا نو ذی الیہ کے فیض پر گواہی کذا نو سو موافقت کی قیمت دفع ہو جائیگی تو کو یہ حکم کرنا ممکن ہو گا اس کو قبضہ سے خارج کرنا کیسبیت
 ہو جائیگا اس کے قبضہ کے کذا فی المطاردی او یکملہ مطلقاً یا قاضی جاننا ہو مدعا علیہ کے قبضہ کو قواب گواہی کی حاجت نہیں ویلا یکنفی فیصلہ فی
 المدعی علیہ کہ ذی الیہ کا فیض لاحق حال المی اصرار اور کذا فی نہیں کرتی مدعا علیہ کی یہ قصد ہے کہ وہ عقار اس کو یعنی یہ قبضہ میں جو قول
 میسر میں ہو موافقت کے متعلق سے یعنی باہر گھر جانے کے متعلق سے خلیفہ قد متاعہ عرۃ استرھا فی باب جہاد المسلول ان العقی بہ فی
 دما انہ لا یصل لعل القاضی فی کل من کہا ہوں ہننے چند بار کے ذکر کیا پچھلے مرتبہ ذکر کیا باب جہاد المسلول کے قول غرضی ہمارے نو راہ
 بعد کہ قاضی کی اذیت پر اس ہو گا سو اس کو خیر کرے و هذا اذا اذاعہ و کلک مطلقاً اور بعد اس وقت جو جبکہ مدعی نے ملک نکال دیا دعویٰ کیا
 یعنی محل استر و اقامت بینہ کا اس پر کہ عقار مدعا علیہ کے اصرار میں ہو ملک مطلق کے دعو میں ہے اما اذا اذاعہ التراب من ذی الیہ کذا فی اذاعہ
 باقہ فی یلہ فاکمل التراب و اقر بک فی ذی الیہ کو کچھ اور گھرانہ حل کرنا وہی بدلا کہ دعویٰ العمل کا قصہ حل ذی الیہ کا قصہ حل غیر
 ایضا کا مکتب طوفان البازار اور دیگر مدعی نے ذی الیہ سے خرید کر دعویٰ کیا اور ذی الیہ کے اس اقرار کا دعویٰ کیا کہ عقار سے قبضہ میں ہو سزا پائے
 ذی الیہ اس کو خرید کا اقرار اور اپنی قاضی ہو گیا اقرار کیا قواب ذی الیہ کے قبضہ ہونے کی گواہی کی حاجت نہیں ہو سکتی کہ دعویٰ عمل کا چنانچہ
 خرید کر دعویٰ سب ادبیہ پر مجبور ہوا یہی میر ذی الیہ پر بھی مجبور چنانچہ بار بار میں شرم مذکر سے عقار کذا فی ولا الیہ القاضی بصرہ قضایا و بعد
 کہ قول هو الصیغہ و قد علم فی القضاء ان اللیث من لیس بشرط قبضہ یعنی و یکملہ لعل القاضی فکالک السالک لیس لیس لیس ایک عقار نامی کہ
 ولایت اور حکومت میں نہیں ہو تو اس قاضی کا حکم اس عقار میں مجبور ہے مال منقول میں مجبور ہے ذی الیہ پر اور کذا فی البانیہ اس کے ذکر ہو چکا کہ میر
 شہر مداحمت نفسا میں شرط میں یہی قول غرضی ہوا اور ان کا قاضی حکم لیس مجبور اس طرح کے نامی کہ جہاں دہ زمین ہو تاکہ وہ اس زمین کے دایکا
 ان کو سو قیل لا یصح و مثلی سلیف فی الکثیر و المستحق اور بدستور کہ قاضی کا حکم غیر حکومت کی زمین میں مجبور ہیں جو اور اسی قول پر صاحب کہ
 اور ملحق بل ہر ہم مستحق انہی شرح میں کہا کہ ہننے کذا فی ان کے قول سے اس معاملہ عدل کیا کہ بار بار یہ اور اصرار میں مذکر ہے کہ میر قول میر کہ قاضی کا
 حکم محمد و بین مجبور اگر عقار محمد و اس کا قاضی کی حکومت میں ہو کر انی الطلاق و قضی القاضی بدستور فی حدیثہ قول جیست عن قصدا فی او
 بدلا فی غیر کذا فی او قدست فی تلبیس التہذیب او انکلت علی او سجد لک لا یستبر قول القاضی فی حدیثہ قول جیست عن قصدا فی او
 المدعی قاضی نے گواہ اس کا ایک حادثہ میں حکم کیا میر قاضی نے کہا کہ میں اپنی حکم سے پہرا یا سوا میر کو مجبور کہ اور اصرار میں یعنی میں نے قاضی حکم کیا کہ میں
 گواہوں کے قریب میں رہ گیا یا کہ میں نے اپنی حکم کر دیا یا نہ ہو کہ اور کہ کہا البطل حکم میں خوان سب باتو میں قاضی کا قول خبر ہو گا کیسبیت
 ہو جائے تو غیر کہ یعنی مدعی کے حق نفی کو یہ کہ اور دوسری وجہ یہ کہ دما اول راجع ہوئی حکم دیکھو تو قاضی کا فی سوا اس کی برابر یہ منقول
 ہو کر انی الطلاق و القضاء کا جہاں بعد حق صحیح و مستند فی مسقیم حق اور قاضی کا حکم جاری اور اذاعہ ہو کر مجبور مدعی اور شہادت
 مستقیم کے بعد واقع ہوا ہم مجبور مدعی وہ جس سے دعویٰ کے حکم متعلق ہوں تو اس میں مدعی اور مدعا علیہ کا ماضی ہوا دار القضا میں اور مطالبہ
 جواب کا اور گواہوں کی ثابت کرنا مثلاً ضرر ہو گا اور شہادت مستقیم عبارت پر شہادت عدل اور ثقات سوجہ شرط صحت کی جامع ہو تو فاسد و

[illegible]

[illegible]

| الفرق الاول ابن | الفرق الثاني ابن | الفرق الثالث ابن |
|-----------------|------------------|------------------|
| علیہ | ابن بنت | ابن بنت |
| وسطی | ابن بنت | ابن بنت |
| سفلی | ابن بنت | ابن بنت |

سراگرمست نے اپنی تین پوتیاں جو پڑیں پہلے کی کہ ایک دوسرے کو بچے درجے والے اور دوسرے فرزند کی پوتیاں تین جو پڑیں ایک طرح درجہ بدرجہ کر اور اسے
تیسرے فرزند کی تین پوتیاں ایک طرح درجہ بدرجہ کر چوتھیں چنانچہ شرح کی تفسیر سے اگر نامی کہیں تو درجہ ہوتا ہے تو تیسری کی جیسے جو کہ سیکھ چکا ہے
چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو
فرزند نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چوتھا پہلے اس کی بیوی نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو
کو اور نو لڑکیاں اور بی بی بنت اور میت جد ملے اور اس کے ساتھ تیس بیٹے تھے جن میں کذا فی الطحاوی لخصا قال الخلیف بن الفریق لا قبل لایک لکھا
اس کے لکھا الخلیف بن الفریق نو فریق اول کی اوچھی پوتی کی بارہوی کی صورت میں تھے اول کے نزدیک سے اس کو نصف ترک لکھا ہم جو لکھا دس میں اور میت میں ایک واسطہ
بر غلات اور بنات کے لہذا اس کی بارہوی کو بھی عورت نہیں تو وہ نصف لکھی کیونکہ وہ قائم مقام بنت معلی کے جو والی وسطی من الفرقین لا قبل لکھا
العلیام بن الفریق الثاني فیکون لهما الثلث من الفرقین اول کے درمیان والی پوتی کے برابر فریق ثانی کی اوچھی پوتی سے تو ان دونوں
سے سب یا ثلثین کے یوں کر لکھ کر لکھے ہم بعد و نو پوتیاں ہر ایک صاحبہ ہر تین کو میت میں اور تین دود و وسطی ہیں ان کو سب سے ہر ایک کو فریق
اول کی اوچھی پوتی نصف باقی نو تھیں میں سب باقی جو درجہ ہوا اور ان کو لکھا کہ وہ تہائی ان چوبیس جو باوین دلا شعی الخلیف بن الفریق لکھا ہم نے بھی
پوتہ تین کو پہلے ہم نو پوتہ تین کو تین پوتہ تین سے دو تھائی ان پوتہ اب باقی چوبیس غلات پوتہ کو کہہ لکھا اور اس طرح کہ بنات کا حق دہائیوں سے زیادہ
فریق نہیں ہوا، معدی بنی لکھا ثابت نہیں تو اس لکھا کہ کو برات ثلثی کذا فی الفرقین ثلثی لکھا کہ ہم واحد کو نصف غلات کو نصف لکھا
چل کر لکھا کہ وہ تین فی حصہ لکھا کہ لکھا صاحبہ فریق وسطی اور فریق ثالث کی علیا میں لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
اور میں کو اور اس کی بارہوی ہر جہرہ کو اور اس کو پوتی کو جو صاحب فریق نہیں سے عصبہ کو لکھا اور فریق وسطی کا حق دہائیوں سے زیادہ
فریق اول کے وسطی کے ساتھ ہو تو فریق اول کی علیا نصف لکھی اور فریق اول کی وسطی اور فریق ثانی کی علیا سب سے ہو لکھا اور فریق اول کے وسطی اور فریق اول
کے وسطی اور اس کی بارہوی اور فریق ثانی کی وسطی اور فریق ثالث کی علیا میں لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
کی وسطی اور فریق ثانی کی وسطی اور فریق ثالث کی علیا میں لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
علیا اور وسطی ہیں اور فریق ثانی کی وسطی میں سات حصے ہو کر قسم ہو گا لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
کی وسطی کے ساتھ ہو تو باقی ثلث اس میں اور چوبیس غلات میں سات حصے ہو کر قسم ہو گا اور اگر بھیانی فریق اول کے وسطی اور فریق اول
ال اس میں اور اس کی سب میں تین حصے ہو کر قسم ہو گا دوسری بھیانی کے اور ایک حصہ ہیں کا اور سات حصے غلات کو کہہ لکھا اور اگر بھیانی سب اس میں
کے ساتھ ہو تو فریق اول کے علیا نصف لکھی اور باقی اس میں اور فریق اول کے وسطی اور فریق ثانی کی علیا میں لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
غلات کا سطح جو باقی کذا فی الطحاوی واسطہ یعنی و لکھا کہ ان تین حصہ والی قسم الماتون والشہر وعبادۃ السید وغیرہ لکھا کہ ان تین حصہ

من الفرقین اول کے وسطی اور فریق ثالث کی علیا میں لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
علیا اور وسطی ہیں اور فریق ثانی کی وسطی میں سات حصے ہو کر قسم ہو گا لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
کی وسطی کے ساتھ ہو تو باقی ثلث اس میں اور چوبیس غلات میں سات حصے ہو کر قسم ہو گا اور اگر بھیانی فریق اول کے وسطی اور فریق اول
ال اس میں اور اس کی سب میں تین حصے ہو کر قسم ہو گا دوسری بھیانی کے اور ایک حصہ ہیں کا اور سات حصے غلات کو کہہ لکھا اور اگر بھیانی سب اس میں
کے ساتھ ہو تو فریق اول کے علیا نصف لکھی اور باقی اس میں اور فریق اول کے وسطی اور فریق ثانی کی علیا میں لکھا کہ شریک ان تین پوتہ ہر ایک کو نصف غلات میں سے کہے ساتھ ہر ایک کو
غلات کا سطح جو باقی کذا فی الطحاوی واسطہ یعنی و لکھا کہ ان تین حصہ والی قسم الماتون والشہر وعبادۃ السید وغیرہ لکھا کہ ان تین حصہ

نہایت

وہاں سے لے کر

بیان میں ذکر کروا جو کہ ان دو کو باپ نہیں مٹی ان کا شہر ہی بن واقع میں ہم تو اگر دلائل انسانی بیانیہ جو کچھ سے باز اس کو قیصر بمانی ایک
 مسیحہ نہ ہو گا بلکہ اور ہی بہائی کی حیرت انگیز شگاہ صاحب نرمن ہو گا اور دلائل انسانی اہل ان کی فریاد اور ہر گز ان شہر تو ان کے مذہب اور مذہب
 اور کسی کے لئے انی الطحاوی و خوفہ لعل حطائین و احسان و بنیت و اسرار و کما کان اللہ و علیہ البقیۃ لا الہ الا اللہ تعالیٰ و یقولون ہذا
 اور انصار کہا جائی کہ یہ بطورین و حسیہ بابت وادہ کا حصہ اور میں سے جس کا حصہ زیادہ و محمل ہو ہی جو خوف ہو گیا اور اسی قول فرمائی جو اس میں
 ایک ہی کہ پیدا ہو گا اگر میرا سے اور وارثوں سے اور مقدمہ سے کا تناسل لیا جائے چاہے تناسل ہی یا نہ ہو مگر تناسل کے لئے کدوات اور کدو میں ہرگز نہیں
 ہم امام غلام کے نزدیک محل کے دو اہل جاہر میں ان کا حصہ یا چار میں سے ایک حصہ اور محمد کے نزدیک تین بیٹوں کا حصہ انصار کہا جائے اور اگر ہر ایک کے نزدیک
 ایک ابن بابت کا حصہ و خوف ہو گیا اور میری قول اصح اور مستقیم ہے اس طرح کہ غالب عادت یہی کہ مصلحت و حد میں ہر ایک ہر ایک کو ایک نوکر پرستہ ہو گا ایک
 اس کا غلات ظاہر ہو کر انی الساریت و شرع الساریت کا قولہ اقول و یذکر و ذویہ حنیفہ فان للسلطۃ من الابد و عشرین ان فی حقن علی ذکر حقن
 السبعۃ و عشرین ان فی حقن انہی لا تلبس لیس التلیف یا چاہے اگر مردے اپنے والدین اور بی بی اور بیہ حال کہ چہرہ ان تو مسئلہ ہم پر کا چہرہ میں
 سے گر بیٹ کے چہرے کو مرد و فرزند کیجئے اور چہرہ میں عمل کر کے کہ کھلتے اگر اس کو عورت فرزند کیجئے اس طرح کہ وہ جیسے نہ کر سکتے و تنہا لیان فرزند میں
 ہم ۳۳ سے اس طرح مسئلہ چہرہ کر کے نہ ہو کہ والدین کے سہ سہ کے ساتھ قطب ہوا تو اگر چہ مرد و فرزند کا حصہ نہیں سہم میں ۳۳ اور والدین کا حصہ
 سہم میں چار ان کے چار باپ کے باقی رہے تو وہ بہائی ہیں کہ بن لڑکے مثل عطا نہیں لیا جیو چاہے اگر چہ تو فرزند میں لڑکے کا حصہ نہیں لڑکے کا حصہ
 طرف قلت ہذا نزل کوں بلکہ میں السیرۃ الایۃ لکثیرہ بن کہتا ہوں بھر مثال اس قدر ہے جسکے محل میں بیٹ ہو اور اگر محل غریب ہو تو اس کو
 مثال میں کمتر سے میں میں مثل نعم سہم و تاو متھ میرے مثال کی شمار کی تو چہرے کے جس قدر چل بیت ہو تو اس کی یہی مثال خاص ہے
 جسکو شمار نہ کر کیا اور مال کا ایسا نہیں ہے کہ انی الطحاوی کا قول کہتے تو سبب انرا مانجیہ غلام میرے الخسۃ و للامۃ الشک و الخلل ان قلت
 المسلمان لا حصۃ فی شہادۃ انی فی حقن الہ تعالیٰ فی حقن الہ تعالیٰ لکثیرہ بن کہتا ہوں بھر مثال اس قدر ہے جسکے محل میں بیٹ ہو اور اگر محل غریب ہو تو اس کو
 نصف ہو اور ان کا حصہ تھا میں سے اور علی کر اگر مرد و فرزند کیجئے تو میں میں سہم اس طرح کہ وہ عصب پر باقی رہا تو بچا کو محل کو عورت زمین کر کے تاکہ بچہ
 ہو اور اس کو اس طرح نصف متروک نہ ہو اور علی کر بچا میرے مسئلہ کے نزدیک شہادۃ میں نہیں سے ہم جسکے چہرہ میں شہادۃ اور ثلث کے میں ہو جانے سے
 اور محل کر بچا آ کر کھلتے نصفین اور ثلث کے انصار سے کہ انی الطحاوی و قلت ولہم آدم مالو کان علی احدی التقدیرین و ثلث و علی الاخر کا کھلتے
 آخری کا تقریر ان فرزند ذکر کر کے انی فی حقن الہ تعالیٰ فی حقن الہ تعالیٰ لکثیرہ بن کہتا ہوں بھر مثال اس قدر ہے جسکے محل میں بیٹ ہو اور اگر محل غریب ہو تو اس کو
 کا سہم ایک تقدیر ہر وارث ہو اور دوسری تقدیر وارث نہ ہو چنانچہ مثال ذکر کرے وارث اور دو انسانی بیانیہ میں ایک عورت مگر نہ زوج اور حاملہ ان اور
 انسانی یا سب کو چہرہ کر تو اگر محل کو مرد و فرزند کیجئے تو اس کو اس طرح کہ باقی رہے تو بچا کو محل کو عورت زمین کر کے تاکہ بچہ
 مول کر کے مسئلہ کو کی طرف ہم میرے مسئلہ ہمانہ کے اس میں کہ چہرہ اسکے مذکر ہوگی مرد و فرزند کرنے میں اس طرح کہ اس طرح کہ باقی رہے تو بچا کو
 کا فرزند حصہ نصف ہو اور ان کا حصہ اس سے اور انسانی یا سب کو چہرہ کر تو اگر محل کو مرد و فرزند کیجئے تو اس کو اس طرح کہ باقی رہے تو بچا کو محل کو عورت زمین کر کے تاکہ بچہ
 محل کو عورت زمین کیجئے تو اس کو اس طرح کہ باقی رہے تو بچا کو محل کو عورت زمین کر کے تاکہ بچہ
 ان کا اور ثلث انسانی یا سب کو چہرہ کر تو اگر محل کو مرد و فرزند کیجئے تو اس کو اس طرح کہ باقی رہے تو بچا کو محل کو عورت زمین کر کے تاکہ بچہ
 قاتلہ یابین فلہم ۲۲ + وان ولدتہا بنتا لہا الثلث فقدرہا و ہمانہ میں کہا اور مالو اگر لڑکا جو نہ ہو تو لڑکا وارث نہ ہو اگر لڑکی جنی تو لڑکا
 اس طرح تھا میں سے ہم بہرہ و مسکد جسکو شمار نہ لے ایہی ذکر کیا ثلث نصیبہ علی ہی اس طرح کہ تین بیانیہ کی کہ انی الطحاوی فصل
 فی المناکح کہتے ہم فصل سے مناسبات میں ہم مناسبات و مناسبات میں عبادت ہر والد اور فرزند اور نقل اور تحویل سے اور اصطلاح فراموش میں

بارہ سے ہند تک اور بیسویں کے سہام یعنی آٹھ فقط ان کے عدد دوس پر یعنی چھ ہند تک میں لیکن عدد سہام اور عدد دوس میں توافق بالنتیجہ سے
 تو ہونے اور ان کے دوس کو نصف کیلئے سمجھا لینے میں کثرت برہین کو اصل مسئلے اور اسکے حل میں یعنی ہند میں ضرب کیا تو قسم حاصل ہوئی تو اب مسئلہ
 مستقیم ہو گیا اور اس کی زبرد کا حصہ پہل مسئلے میں سے یعنی سہم کا تھا اور اس کو مفروضہ میں تین میں ضرب کیا تو حاصل ہوئے تو سہم وہ چ کے ضرب سے اور
 والدین کا حصہ اس میں سہم چار سہم کا تھا اور اس کو اسی مفروضہ میں یعنی تین میں ضرب کیا بارہ حاصل ہوئی تو ہر ایک کے سہم چار اور بیسویں کا حصہ
 سہم کا تھا اور اس کو بھی تین میں ضرب کیا سہم حاصل ہوئے تو ہر ایک کا سہم چار سہم کا ہوا اور اس کو آٹھ سہام اور دوس کا حاصل تمام سہم کے برابر ہوا
 ناخودہ از خارج دار ثون پر مستقیم ہو گئے تو یہ حصلا کا عدد چار اور اگر مستقیم نہ ہوئے تو یا ایک گروہ پر ہند کے یا اکثر گروہ و سری شق تو اصول ایہ میں
 مذکور ہے اور اول مشق لینے ایک ہی گروہ پر انگار ہو دہ و حال سے خالی نہیں کر اس گروہ کے سہام میں اور اسکے عدد دوس میں موافقت سے یا

نہیں اگر موافقت ہو تو دہ دوسرا کا عدد چار اگر موافقت نہیں بلکہ مبادت ہو تو دہ قسما کا عدد چار یا کسی اور شری فی خذ انکسہ سہام چار و فی خذ انکسہ
 اکثر و عاقل کر یہ ہو ممتا لکھ خضرت احمد لا اخلہ فی اقل المستلزم و لو اخلہ اور بیکہ دو فرین یا زیادہ کے سہام ہند تک ہوں اور دار ثون کے
 دوس مسائل بارہ پر ہوں تو اعداد متان سے یکدہ کو ضرب کر اصل مسئلے میں اور اس کو حل میں اگر حل ہو تو اصل مسئلے میں ضرب کر اور اگر مسئلہ
 عالم ہو تو اصل مسئلے میں اور اسکے حل کے ساتھ ضرب کر ہم بیان سواد چار کا عدد کا ذکر ضرور ہم چار ہوا چہ تین دوس کے ہنر لحاظ سے کہ ایک گروہ
 اور اسکے شروع میں حل مذکور نہیں لہذا ایک فریق کے ہند پر دوس سو زیادہ ہند کی یکہ مثال ہے کہ زود چار دین میں یکی بہنیں اور تین اخبار فی
 بہنیں وارث ہوں مگر ظاہر بتا ہے ثلثہ اعمام کو تکلیفی فی اصل الممتا تان فاضلہ بتا ہے ثلثہ فی اصل الممتا تان فاضلہ بتا ہے ثلثہ جہاں بہنیں
 بیسیان اور تین چار وارث ہوں تو احد الممتا تان پر انگار کو تین کو اصل مسئلے میں ضرب کر تو حاصل ہوئی چار بہنیں سے مسئلہ سمجھ ہو گیا ہم اصل مسئلہ
 تین سے ہے بسبب اجتماع ثلثین اور ثلث کے اور تین کے ثلثین یعنی دہ و سہم پر مستقیم نہیں اور اس کا ثلث یعنی ایک اعمام پر مستقیم نہیں اور اگر
 در مسئلہ میں ہیں کہ مبادت بھی میں اور اعمام بھی میں ہیں تو احد الممتا تان کو اصل مسئلے میں یعنی تین کو تین میں ضرب کیا تو حاصل ہوئی چار بہنیں
 سمجھ ہو گئی بات کا حصہ دہ تھا اور اس کو تین میں ضرب کیا چہ حاصل ہوئے تو تین ہند کو دہ دہ پونچھے اور اعمام کا حصہ ایک تھا اور اس کو تین میں ضرب کر
 کیا تین حاصل ہوئے ایک ایک ہر چار کو پونچھا اور انگار وارث انکسہ کے ثلث یعنی اربعہ فاضلہ الممتا تان لکھ اور ابین الشہام ولا عاقلہ و شریہ
 لا عاقلہ ولا عاقلہ ثم اقل کا فعلت و الفریقین فی المداخلہ و الممانہ و المواقفہ و الممانہ و الممانہ فاضلہ الممتا تان لکھ و الفریقین فی المداخلہ و الممانہ و المواقفہ و الممانہ

فی اصل الممتا تان لکھ و الفریقین فی المداخلہ و الممانہ و المواقفہ و الممانہ فاضلہ الممتا تان لکھ و الفریقین فی المداخلہ و الممانہ و المواقفہ و الممانہ
 لکھ و الفریقین فی المداخلہ و الممانہ و المواقفہ و الممانہ فاضلہ الممتا تان لکھ و الفریقین فی المداخلہ و الممانہ و المواقفہ و الممانہ
 یعنی نسبت کو طلب کر چلے امین سہام اور عدد دوس کے برابر نسبت تلاش کر امین اعداد اور اعداد کے پیرہ عمل کر جو کئے گئے جو دہ فریق کے
 اندر داخلت اور مخالفت اور موافقت اور مبادت میں موجود کہ حاصل ہوا سلام جز سہم سے اور اس کو مفروضہ بھی کہنے میں کذا فی الحکمہ
 سو اس کو ضرب کر اصل مسئلے میں مستقیم اس مذکور کیلئے اشارہ کیا جو ہے اس قول میں اور اگر بعض اعداد بعض میں داخل ہو جائیں یا خارج
 زود چار دین والدین اور بارہ چار کو اکثر اعداد کو بسبب ان کے داخل کئے اصل مسئلے میں ضرب کر اور دہ یعنی اصل مسئلہ بارہ چار تو اس ضرب سہم حاصل
 ہو گئے انہیں سے مسئلہ سمجھ ہو گیا ہم اصل مسئلہ سے بارہ سو تین والدین کا حصہ دس یعنی دہ و سوا پر مستقیم نہیں اور اس کے سہام اور دوس میں
 مبادت ہو تو ان کے تمام دوس کو یعنی تین کو سمجھ لیا اور چار دہ کا حصہ دس سے یعنی تین سو اس میں بھی مبادت نہیں اور سہام اور دوس میں
 بھی مبادت ہو تو ان کے بھی تمام دوس کو لیا اور باقی یعنی ساٹھ چار کا حصہ دہ سے بارہ پر مستقیم نہیں بلکہ دہ و تین تین سے تو ان کو بھی
 اعداد دوس کو بالکل لیا پھر دوس ناخودہ کے اعداد میں نسبت طلب کی تو تین اور چار کو بارہ میں داخل لیا اور یہی بارہ اعداد دوس میں کثرت

قطعه تاریخ آرد و طبع ترا دشا عربا جوش و خروش مدلولی نواب نیاز احمد خانصا

| | | | |
|---------------------------|---|------------------------------|-------------------|
| سجل درخت کار ترجمه | جو صدیقی ملین اس طرک | کر مثل اسکا عالمین دیکه بنین | وہ پھر کا |
| نذائی ہرک کرب وہ کتاب | قطعه تاریخ فارسی طبع و تالیف علی تخلص خوانان بریلوی | وہ وقت نے پھر | |
| در ساک طبع آہ این دیر کون | کشش نریدہ گویدہ خلق | چاکر سرشویے سال طبعش | گفتا کتاب پسندیدہ |

ایضا در فارسی

| | | | |
|-------------------------|-----------------------------|----------------------------|-------------------|
| سجل این کتاب سیدہ عثمان | جو سیدہ از دست کیا خان بافر | پچہ تاریخ سانش گفت تو امان | شدہ پیشل مطبعہ وچ |
|-------------------------|-----------------------------|----------------------------|-------------------|

ایضا در فارسی

| | | | |
|-----------------------|--------------------------|---------------------------|--------------------------|
| سجل سوم عالم در مختار | بہر جانب ز طبعش رفت شہرت | اگر کسی زمین اندوخی ایمان | کجویم سال اورا پیش طبعیت |
|-----------------------|--------------------------|---------------------------|--------------------------|

ایضا در اردو

| | | | |
|--------------------|-------------------------|-------------------------------|-----------------------------|
| بہ مولوی صاحب کرم | سلامت انکور کھے رب اکبر | اتھون نے طبع فراہمی تحسیم | کتاب در مختار ای برادر |
| یت مستند اسکا سائل | لمی جس سو بہن را وچ سید | کجو خوانان سو خوانان کی تاریخ | لوچہ پائی پھر کتاب فقہ بھتہ |

| | | | |
|-----------------------------|--|---------------------------------|-----------------------------|
| | قطعه تاریخ از شیرین منشی مٹھوالل کاتب نسخہ ہذا | | |
| بشکر کہند طبع این کتاب عجیب | کمال بہت و فرحت بجا امان افزود | ز جوش طبع بی سال گفتن ابن سمرام | ہزار دو صد چھشتاد و شش ہجری |

ایضا در اردو

| | | | |
|------------------------|------------------------|---------------------------|--------------------------|
| پاگیا جب یہ نسخہ بناور | فکر تاریخ تب ہوئی پیدا | سردین سو بھہ پایا سال طبع | دور تابا بے سہر طبعیت کا |
|------------------------|------------------------|---------------------------|--------------------------|

استمار

جہ قانون مسلم ۱۹۰۷ء مل بھی جسٹری گورنٹ ہرقی ہو کسی صاحب دین اجارت میری طاہر کے قصد طبع فرائض

اطلاع

۱) جس کتاب پر ناظرین میر طراز و اختر ناظرین اس کو سہ روز قمر کریں اور ہر قصد مرداری صحتہ نامین و

تنبیہ

۱۱ سہ اس بات کے کہ میر کتاب طبع صدیقی میں مطبوع ہو ہی سطر حوائج شمس اورہ تاریم لکھی گئی ہو

